مسلسل اشاعت کے پچاس سال

ماہنامہ

الحق

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

601/ ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ ستمبر 2015ء

بیاد
شیخ الحدیث
مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ

سرپرست اعلیٰ: مولانا سمیع الحق

مدیر اعلیٰ: مولانا راشد الحق سمیع

اپیل

قربانی کی کھالوں کا بہترین مصرف
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اپیل

صدقہ جاریہ میں شامل ہوکرتا قیامت ثواب دارین حاصل کریں

جامعہ میں زیر تعلیم تین ہزار طلباء کی دینی تعلیم وتربیت میں حصہ لینے کیلئے چرمہائے قربانی یا انکی قیمت' صدقات وعطیات وغیرہ سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ان مہمانانِ رسول ﷺ کے سالانہ لازمی اخراجات کا تخمینہ بغیر تعمیرات کے تین کروڑ سے زیادہ ہے جو اہل خیر حضرات کے عطیات' صدقات اور زکوۃ و تعاون سے پورا ہورہا ہے۔ انشاءاللہ آپ کی یہ خدمت اور نصرت آپ کیلئے صدقہ جاریہ بنے گی جو قیامت تک علم دین کی شکل میں جاری وساری رہے گی۔

فون نمبر : 0332 5773536 -- (0923) 630435- 630793

فیکس نمبر :630922 (0923) **ای میل ایڈریس**:editor_alhaq@yahoo.com

اکاونٹ نمبر :یونائیٹڈ بینک اکوڑہ خٹک 100-0001-7 (کوڈ 0288) **منتظم اعلیٰ** : جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی تعمیر

قال الله جل جلاله :انما یعمر مساجد الله من آمن بالله والیوم الاخر (سورۃ توبہ ۱۸)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر ایمان لائے۔

عن ابی ھریرہ ان رسول الله ﷺ قال احب البلاد الی الله تعالیٰ مساجدها وابغض البلاد الی الله اسواقها
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں میں سب سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں (مسلم)

قارئین کرام! جامعہ دارالعلوم حقانیہ جو بحمداللہ ایشیاء کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے' ہزاروں طلباء اور دیگر نمازیوں کیلئے پہلے سے موجود مسجد کا دامن ناکافی ہونے کی وجہ سے عرصہ سے حقانیہ کے شایان اور ہزاروں مسلمانوں کو اس اہم عبادت کی ادائیگی کیلئے وسیع وعریض اللہ کے گھر کی تعمیر شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ انجینئرز حضرات نے مجوزہ مقام کی جگہ وغیرہ کے سروے کے بعد ایک عظیم الشان نقشہ ماڈل کی صورت میں پیش کردیا ہے جسکے مزید جزئیات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ حضورؐ کے ارشاد کہ جس نے مسجد بنانے میں حصہ لیا اس نے اپنے لئے جنت میں اپنے لئے گھر مختص کرایا۔ تعمیری افتتاح چند دن قبل ہوچکا ہے اور کام جاری ہے۔ آپ بھی آیت کریمہ کے مطابق جو لوگ مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں گے' ان کا خاتمہ ایمان سے ہوگا میں شامل ہونے اور جنت میں اپنے لئے گھر الاٹ کرنے والوں کی فہرست میں نام درج کرنے کیلئے ''مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ'' کے تعمیر میں ابھی سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

انتظامیہ : **جامع مسجد حضرت مولانا عبدالحقؒ** جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ نوشہرہ برانچ کوڈ (0120) مسجد اکاؤنٹ نمبر: 3710187-4

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ اکوڑہ خٹک: 21634029 .... (رابطہ نمبر 0332-5773536)

محمد شاہد حنیف
مجلس التحقیق الاسلامی، ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور

اشاریہ ماہنامہ الحق جلد ۵۰ [۲۰۱۴-۱۵ء]

اس اشاریے میں تمام مضامین کی موضوعاتی تقسیم کے بعد تبصرۂ کتب کو بھی متعلقہ موضوع کے تحت مقالات کے بعد لکیر لگا کر نیچے درج کیا ہے تاکہ ایک موضوع و کتب سے آگاہی ہو سکے۔

قرآنیات

انوار الحق، مولانا	قرآن کریم، ایک معجزۂ کتاب: فضائل وآداب [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	مئی ۲۰۱۵/ ۴۷-۵۳
سعید الحق جدون	رسم قرآنی اور اختلاف قراءات پر مستشرقین کے اعتراضات [۲/اقساط]	جون ۲۰۱۵/ ۲۵-۳۲، جولائی ۲۰۱۵/ ۳۴-۴۰
عبدالرزاق	سبزیوں کا گلاب بصل (پیاز)	جون ۲۰۱۵/ ۴۹-۵۶
عبدالرزاق	کدو (یقطین): قرآن وسائنس کے تناظر میں اہمیت وفوائد	جولائی ۲۰۱۵/ ۵۹-۶۶
عبدالرزاق	گلشن قرآن کا تعارف [قرآن میں ذکر کیے گئے پھل اور سبزیوں کا تعارف]	فروری ۲۰۱۵/ ۵۳-۵۹

علومِ حدیث

حبیب اللہ حقانی/ محمد اسامہ	حدیث نبویؐ کی اہمیت ومقام ومرتبہ [دارالعلوم حقانیہ کی جلسہ دستار بندی وتقریب ختم بخاری]	مئی ۲۰۱۵/ ۴-۱۰

محمد اسرار ابن مدنی (مبصر)	شرح صحیح مسلمؒ جلد سوم از مولانا عبدالقیوم حقانی	اکتوبر ۲۰۱۴/ ۶۱-۶۲
محمد اسلام حقانی (مبصر)	تحفة القاری بحل مشکلات البخاری، جلد دوم از علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ	جولائی ۲۰۱۵/ ۷۰
محمد اسلام حقانی (مبصر)	تحفة القاری بحل مشکلات البخاری، جلد سوم از علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ	جولائی ۲۰۱۵/ ۷۲

عبادات

راشد الحق سمیع، حافظ	رمضان المبارک: صبر وبرداشت واخوت کا مہینہ [اداریہ]	جون ۲۰۱۵/ ۲-۳
انوار الحق، مولانا	جمعة المبارک کے فضائل وآداب اور حقوق [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	مارچ ۲۰۱۵/ ۱۸-۲۴
انوار الحق، مولانا	روزے کی اہمیت وفضیلت [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	جون ۲۰۱۵/ ۱۷-۲۳
انوار الحق، مولانا	عشرہ ذی الحجہ کے فضائل مسائل اور اعمال [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	ستمبر ۲۰۱۵/ -۳۸

ذاکر حسن نعمانی، مفتی	احرام میرا پاسپورٹ، لبیک میرا طیارہ، ٹانگیں میرا کرایہ	ستمبر۲۰۱۵/۵۳
غلام حسین، مفتی (مبصر)	وحدت رمضان وعیدین از مفتی غلام قادر	جون۲۰۱۵/۶۱-۶۲
محمد اسرار ابن مدنی (مبصر)	انعام ربانی از معارف قربانی از محمد اقبال رنگونی	جنوری۲۰۱۵/۶۲

فقہ واجتہاد

ابوالمعز حقانی	درود شریف دنیا وآخرت کی کامیابیوں کا زینہ	مارچ۲۰۱۵/۲۵-۳۸
بدر الحسن القاسمی	فقہ البیوع مولانا محمد تقی عثمانی کا ایک نیا علمی کارنامہ	مئی۲۰۱۵/۵۴-۵۸
سعید الحق جدون	شریعت اسلامی میں توہین رسالتؐ کی سزا [فرانس کا گھناؤنا کردار]	جنوری۲۰۱۵/۳۴-۴۶
سعید الحق جدون	معذور بچوں کی تعلیم وتربیت	دسمبر۲۰۱۴/۵۶-۵۹
محمد راشد ڈسکوی	محرم الحرام کا مہینہ [شرعی حیثیت، احکامات، سوگ کا حکم، شادی کا حکم]	اکتوبر۲۰۱۴/۴۵-۵۵
محمد اسحاق (مبصر)	ماتم نہ کیجیے از محمد اقبال رنگونی	مئی۲۰۱۵/۶۴
ابوخزیمہ حقانی (مبصر)	مجمع النوادر فی مسائل العساکر (فقہ عسکری مسائل) از حکیم محمد عمر فاروق	جون۲۰۱۵/۶۳
سعید الحق جدون (مبصر)	التقریر الحاوی علی مباحث السراجی از مولانا فضل باقی	مارچ۲۰۱۵/۷۱
محمد اسلام حقانی (مبصر)	احسن الفوائد شرح الفقہ الاکبر از مولانا سید شاہ حسنؒ	جولائی۲۰۱۵/۷۱
محمد جان اخونزادہ (مبصر)	فیصلہ (علم غیب، توسل، استغاثہ وغیرہ) از علامہ شمس الحق افغانی	فروری۲۰۱۵/۶۳
محمد سجاد الحجابی (مبصر)	فقہ البیوع علی المذاہب الأربعۃ از شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی	مارچ۲۰۱۵/۶۹-۷۰
منفعت احمد (مبصر)	آسان فقہی مسائل از مولانا عمر فاروق	جنوری۲۰۱۵/۶۴

سیاسیات ومعاشیات

انوار الحق، مولانا	اسلام: ایک مکمل ضابطۂ حیات [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	جولائی۲۰۱۵/۲۹-۳۳
محمد الیاس ندوی بھٹکلی	اسلامک بینکنگ: اسلامی سے زیادہ ایک انسانی ضرورت	جون۲۰۱۵/۳۳-۳۷
محمد اسرار ابن مدنی (مبصر)	اسلامی حکمرانوں کے اخلاق واوصاف از عبد الباقی حقانی [مترجم: محمد جان حقانی]	نومبر۲۰۱۴/۶۲
محمد اسرار ابن مدنی (مبصر)	اسلامی نظام خلافت اور ہماری ذمہ داری از محمد زاہد اقبال	جون۲۰۱۵/۶۱

تعلیم وتعلم اور دینی مدارس

ابوالحسن علی ندویؒ	جدید فضلاء کی خدمت میں، خود کو نیلامی کی منڈی میں نہ پیش کیجیے!	مئی۲۰۱۵/۱۱-۲۰
راشد الحق سمیع، حافظ	دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ [اداریہ]	جنوری۲۰۱۵/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	دینی مدارس کے خلاف وفاقی وزیر پرویز رشید کی ہرزہ سرائی [اداریہ]	مئی۲۰۱۵/۳

راشد الحق سمیع، حافظ	مدارس کے خلاف جاری مہم میں شدت [اداریہ]	فروری ۲۰۱۵/۲-۴
عارف محمود، ابوالخیر	اگر یہ مدارس نہ رہے تو!	فروری ۲۰۱۵/۲۶-۳۱
محمد حنیف جالندھری	مدارس کے بارے میں اعلیٰ سطحی اجلاس	ستمبر ۲۰۱۵/۴۷
محمد اسرار ابن مدنی (مبصر)	محاضرات تعلیم از محمود احمد غازی	مئی ۲۰۱۵/۶۳
محمد اسلام حقانی (مبصر)	تعلیم امن اور اسلام [.....از مجلس تحقیقات اسلامی]	جنوری ۲۰۱۵/۶۳-۶۴

عالم اسلام و عالم مغرب

(تصویر وطن)

دوست محمد خان	استحکام پاکستان کے لیے مذہب کا کردار	اکتوبر ۲۰۱۴/۳۳-۳۶
راشد الحق سمیع، حافظ	بینظیر بھٹو کا قتل......اصل حقائق اور قاتل بے نقاب کیے جائیں [اداریہ]	فروری ۲۰۱۵/۴-۶
راشد الحق سمیع، حافظ	سانحہ پشاور کا المناک واقعہ اور دینی مدارس کے کردار پر بے جا تنقید [اداریہ]	دسمبر ۲۰۱۴/۲
محمد فضل اللہ	سانحہ پشاور اور ہمارے صحافتی رویے، چند گزارشات!	دسمبر ۲۰۱۴/۲۹-۳۳

(افغانستان)

اسلم بیگ، مرزا	افغانستان پاکستان تعلقات: ایک نئے موڑ پر	فروری ۲۰۱۵/۳۲-۳۵
اسلم بیگ، مرزا	پاکستان اور افغانستان کے قومی سلامتی کے تقاضے	نومبر ۲۰۱۴/۴۶-۴۸
اسلم مرزا، مرزا	ایشیاء کے قلب میں اتحاد کی دھڑکن! [مسئلہ افغانستان کے ضمن میں]	جنوری ۲۰۱۵/۵۷-۵۹
حامد میر	افغان طالبان کا مستقبل؟	جولائی ۲۰۱۵/۱۳-۱۵
راشد الحق سمیع، حافظ	دارالعلوم حقانیہ کی جانب سے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کو اعزازی ڈگری	جولائی ۲۰۱۵/۶-۷
محمد اسرار ابن مدنی	ملا محمد عمر مجاہد کی وفات اور خطے میں بدلتی صورتحال [دارالعلوم حقانیہ اور مولانا سمیع الحق کا کردار]	جولائی ۲۰۱۵/۸-۱۲

(اُمتِ مسلمہ)

ارشاد الرحمٰن	ترکی میں طیب اردگان کی کامیابی اور درپیش چیلنج	جولائی ۲۰۱۵/۴۱-۴۵
راشد الحق سمیع، حافظ	برما میں مسلمانوں کی حالتِ زار اقوام عالم کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی [اداریہ]	مئی ۲۰۱۵/۲-۳
ریحان اختر قاسمی	عصر حاضر میں اسلامی قوانین جنگ کی معنویت [۳/اقساط]	دسمبر ۲۰۱۴/۳۴-۳۹، جنوری ۲۰۱۵/۵۰-۵۶، فروری ۲۰۱۵/۳۶-۴۲
شمس تبریز قاسمی	ملالہ کے ساتھ یورپ کی مسلسل مہربانی	دسمبر ۲۰۱۴/۴۰-۴۵
محمد اسلام حقانی	اسلام اور جدیدیت کی کشمکش از محمد ظفر اقبال [تفصیلی تعارف وتبصرہ/ اسلام اور مغرب]	جولائی ۲۰۱۵/۵۵-۵۸
محمد ایوب منیر	میانمار برما کے مسلمانوں کا المیہ [عالم اسلام کے حکمرانوں کے لیے تازیانہ عبرت]	جولائی ۲۰۱۵/۴۶-۵۰

واضح رشید حسنی ندوی	سب سے بڑا المیہ...... یورپی سازشیں [مترجم: محمد امین حسنی]	جنوری ۲۰۱۵/۴۷-۴۹
واضح رشید حسنی ندوی	عالم اسلام کی موجودہ صورت حال	مئی ۲۰۱۵/۳۳-۳۶

سیرت النبیؐ

فصیح الدین (پی ایس پی)	قبائل، امن اور سیرت نبوی صلی اللہ وآلہ وسلم	دسمبر ۲۰۱۴/۲۴-۲۸
محمد اسلام حقانی (مبصر)	نبی کریمؐ کی صورت وسیرت از مولانا حکیم محمد عمر فاروق	مارچ ۲۰۱۵/۷۰-۷۱

سیرت صحابہؓ

انوار الحق، حافظ	شان سیدنا ابوبکر صدیقؓ [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	نومبر ۲۰۱۴/۱۶-۲۱
انوار الحق، حافظ	مراد رسولؐ سیدنا عمر فاروقؓ [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	دسمبر ۲۰۱۴/۱۷-۲۳
انوار الحق، مولانا	تذکرہ شیر خداؓ [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	فروری ۲۰۱۵/۲۰-۲۵
انوار الحق، مولانا	داماد رسولؐ خلیفہ ثالث سیدنا عثمان ذوالنورینؓ [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	جنوری ۲۰۱۵/۲۷-۳۳
انوار الحق، مولانا	ماہ محرم کی اہمیت وفضیلت اور شہادت حسینؓ [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	اکتوبر ۲۰۱۴/۱۵-۲۱
ابوحسان (مبصر)	یزید، اکابر علماء اہل سنت دیوبند کی نظر میں [مرتبین: محمد ضیاء الحق، میاں رضوان نفیس]	نومبر ۲۰۱۴/۶۲-۶۳

شخصیات، تذکرہ، وفیات

ابوالمعز حقانی	بزم مدنیؒ کے آخری چراغ مولانا مجاہد خانؒ کی رحلت	نومبر ۲۰۱۴/۳۹-۴۵
ابوالمعز حقانی	چند اکابر کی جدائی [مولانا محمد نافعؒ، مولانا محمد عثمانؒ، مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ]	فروری ۲۰۱۵/۴۴-۵۲
ابوالمعز حقانی	کاروان آخرت [مولانا سید اماںؒ، مولانا فضل الرحیمؒ، مولانا امیر حمزہؒ، مولانا احمد عبدالرحمن صدیقیؒ]	جون ۲۰۱۵/۳۸-۴۸
ادارہ	مولانا الحاج اظہار الحق صاحب، ناظم اعلیٰ حقانیہ کے لیے دعائے صحت کی اپیل	نومبر ۲۰۱۴/۴
ادارہ	برطانیہ کے معروف اخبار ''گارڈین'' سے مولانا سمیع الحق صاحب کا خصوصی انٹرویو	جنوری ۲۰۱۵/۵-۹
اشرف علی مروت	میری اہلیہ اُم اسامہ زین العابدین کی وفات	دسمبر ۲۰۱۴/۶۰
حبیب اللہ شاہ حقانی	فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات-۱۷	اکتوبر ۲۰۱۴/۵۶-۵۷
حبیب اللہ شاہ حقانی	مولانا محمد طلحہ کاندھلوی ودیگر اکابرین کی آمد اور محفل علم وسلوک [کتب کی تقریب رونمائی]	مارچ ۲۰۱۵/۳۹-۵۰
راشد الحق سمیع، حافظ	چند مشاہیر کی جدائی (امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد، مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ، جناب جنرل حمید گلؒ، ، جناب سردار عبدالقیوم خانؒ، مولانا یوسف قریشیؒ)	ستمبر ۲۰۱۵/-۸-۱۰
راشد الحق سمیع، حافظ	خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی رحلت [اداریہ]	جنوری ۲۰۱۵/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کی دارالعلوم حقانیہ آمد [اداریہ]	مارچ ۲۰۱۵/۲-۳

عرفان الحق حقانی — فاضل دیوبند مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ کی رحلت — جولائی ۲۰۱۵/۵۱-۵۴

محمد اسرار ابن مدنی — شاہ عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ کے مزار پر بیتے ہوئے لمحات — نومبر ۲۰۱۴/۴۹-۵۹

محمد تقی عثمانی — میری علمی ومطالعاتی زندگی — جنوری ۲۰۱۵/۱۰-۱۴

محمود الحسن عارف — حضرت شیخ عبدالمجید لدھیانوی: ایک عظیم معمارِ قوم — مارچ ۲۰۱۵/۵۱-۶۳

نغمہ پروین — دارالمصنفین میں سید سلیمان ندویؒ کا اہم کردار — اکتوبر ۲۰۱۴/۳۷-۴۴

حبیب اللہ حقانی (مبصر) — مولانا سمیع الحق (حیات وخدمات) از مولانا عبدالقیوم حقانی — مارچ ۲۰۱۵/۶۷-۶۸

سمیع الحق، مولانا (مبصر) — تجلیاتِ غور غشتوی از مفتی محمد قاسم بجلی گھر — دسمبر ۲۰۱۴/۶۳-۶۴

محمد اسحاق (مبصر) — سوانح مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی از خلیل احمد مخلص — جولائی ۲۰۱۵/۷۴

محمد اسرار ابن مدنی (مبصر) — حیاتِ شیخ زبیرؒ (مولانا زبیرالحسن کاندھلوی) از [مرتبین: زین العابدین، انیس احمد مظاہری] — اکتوبر ۲۰۱۴/۶۲

محمد اسرار ابن مدنی (مبصر) — سہ ماہی انوارِ اسلام خانیوال کا ''حیاتِ مولانا محمد اشرف شادؒ'' نمبر [مدیر: مفتی احمد نور] — جولائی ۲۰۱۵/۷۳

محمد اسلام حقانی (مبصر) — منہج الشیخ محمد اسحاق خان المدنی فی تفسیرہ زبدۃ البیان از اُم کلثوم — جون ۲۰۱۵/۲-۶۳

منفعت احمد (مبصر) — علماءِ شانگلہ اور ان کی علمی خدمات از ابوعطاء احسان الحق نٹوی — نومبر ۲۰۱۴/۶۳-۶۴

صحافت

جعفر مسعود حسنی ندوی — میڈیا: کتنا سچ، کتنا جھوٹ [دورِ حاضر کا سب سے بڑا فتنہ] — نومبر ۲۰۱۴/۲۲-۲۷

راشد الحق سمیع، حافظ — ماہنامہ الحق کی مسلسل اشاعت کے پچاس برس [اداریہ] — اکتوبر ۲۰۱۴/۲-۳

مجاہد الحسینی، مولانا (مبصر) — ماہنامہ ''الرحیم + الولی'' کا اشاریہ [مرتب: محمد شاہد حنیف] — اکتوبر ۲۰۱۴/۶۳-۶۴

محمد اسلام حقانی (مبصر) — سہ ماہی المظاہر، کوہاٹ [مدیر: مولانا محمد طفیل قاسمی] — مئی ۲۰۱۵/۶۳-۶۴

محمد اسلام حقانی (مبصر) — سہ ماہی نظریات لاہور کا 'گوشہ بر تہذیب مغرب' نمبر [مدیر: طاہر اسلام عسکری] — جنوری ۲۰۱۵/۶۲-۶۳

ادارے/جماعتیں/رپورتاژ

راشد الحق سمیع، حافظ — جمعیت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس اور اعلامیہ [اداریہ] — دسمبر ۲۰۱۴/۳-۴

حامد الحق حقانی — دارالعلوم کے شب وروز [مولانا سمیع الحق ودیگر کی مصروفیات، دارالعلوم حقانیہ میں اکابرین کی آمد ودیگر سرگرمیاں]

اکتوبر ۲۰۱۴/۵۸-۶۰، نومبر ۲۰۱۴/۶۰-۶۱، دسمبر ۲۰۱۴/۶۱-۶۲، جنوری ۲۰۱۵/۶۰-۶۱، فروری ۲۰۱۵/۶۰-۶۲،

مارچ ۲۰۱۵/۶۴-۶۶، مئی ۲۰۱۵/۵۹-۶۲، جون ۲۰۱۵/۵۷-۶۰، جولائی ۲۰۱۵/۶۷-۶۹، ستمبر ۲۰۱۵/۶۱-۶۲

راشد الحق سمیع، حافظ — دارالعلوم کی چند جدید علمی مطبوعات کی تفصیل — مارچ ۲۰۱۵/۴-۷

سمیع الحق، مولانا — دیوبندی جماعتوں کے سربراہی اجلاس سے خطاب [اداریہ] — نومبر ۲۰۱۴/۲-۳

عالم کتب [متفرق]

ابوالمعز حقانی — روئیداد: تقریب رونمائی کتب لاہور [۱-افغان طالبان نظریاتی جنگ اور امن کی جدوجہد، ۲-مولانا سمیع الحق حیات و خدمات] — مئی ۲۰۱۵/۲۱-۳۲

جمیل جالبی — جب مجھے کسی کتاب کے شائع ہونے کی خبر ملتی ہے — فروری ۲۰۱۵/۴۳

حبیب اللہ شاہ حقانی — تقریب رونمائی کتاب "منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر": ایک عظیم کارنامہ — ستمبر ۲۰۱۵/-

راشد الحق سمیع، حافظ — مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ کا نیا علمی شاہکار، خطبات مشاہیر دس جلدیں [اداریہ] — جولائی ۲۰۱۵/۲-۵

فصیح الدین (پی ایس پی) — چند اوراق کتب چند بزرگوں کے خطوط [مکتوبات مشاہیر پر بے لاگ تبصرہ] — اکتوبر ۲۰۱۴/۲۲-۳۲

مریم سابق یوآنے رڈلے — Taliban: As I see them از مولانا سمیع الحق [مترجم: محمد جان اخونزادہ] — دسمبر ۲۰۱۴/۴۶-۴۸

ادارہ (مبصر) — نادر اقوال کا نادر مجموعہ [مرتب: گل سید ننذرک] — اکتوبر ۲۰۱۴/۶۴

محمد اسلام حقانی (مبصر) — اسلام کا نظریہ صحت اور مرض از محمد اسرار مدنی — دسمبر ۲۰۱۴/۶۴

محمد اسلام حقانی (مبصر) — قیامت کو ملیں گے (شاعری) از محمد حنیف — فروری ۲۰۱۵/۶۳-۶۴

محمد الیاس، مفتی (مبصر) — والدین کے سائے سے حرمین کے سائے تک (سفرنامہ حرمین شریفین) از محمد عدنان زیب — نومبر ۲۰۱۴/۶۴

متفرقات

ابوالحسن علی ندویؒ — جو پاؤں پھیلاتا ہے وہ ہاتھ نہیں پھیلاتا [لمحہ فکریہ] — جون ۲۰۱۵/۲۴

عبدالرزاق — شمسی تقویم، تاریخ کے تناظر میں — دسمبر ۲۰۱۴/۴۹-۵۵

عرفان الحق حقانی — عہدِ طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات [قدیم ڈائری سے...../قسط ۳۲ تا ۴۰
اکتوبر ۲۰۱۴/۴-۱۴، نومبر ۲۰۱۴/۵-۱۵، دسمبر ۲۰۱۴/۵-۱۶، جنوری ۲۰۱۵/۱۵-۲۶، فروری ۲۰۱۵/۷-۱۹،
مارچ ۲۰۱۵/۸-۱۷، مئی ۲۰۱۵/۳۷-۴۶، جون ۲۰۱۵/۴-۱۶، جولائی ۲۰۱۵/۱۶-۲۸، ستمبر ۲۰۱۵/-۳۰

ادارہ...... (مبصر) — دمولانا شیر حسن تذکرہ [مولانا امانت اللہ ثابت] — ستمبر ۲۰۱۵/-۶۳

ادارہ...... (مبصر) — رشتہ داری کا خیال کیجئے [مولانا بشارت الٰہی] — ستمبر ۲۰۱۵/-۶۳

ادارہ...... (مبصر) — آب زم زم کے فضائل و برکات [مولانا روح اللہ نقشبندی] — ستمبر ۲۰۱۵/-۶۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلِّم تَسلِیمًا

جلد نمبر.................50
شمارہ نمبر.............12
ذی الحجہ......١٤٣٦ھ
ستمبر.........٢٠١٥ء

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی

اس شمارے کے مضامین

- وفیات: چند مشاہیر کی جدائی (امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد، مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی، جناب جنرل حمید گل، جناب سردار عبدالقیوم خان، مولانا یوسف قریشی)، ....مولانا راشد الحق ٨
- تقریب رونمائی ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر''......مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی ١١
- عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات......مولانا حافظ عرفان الحق ٣٠
- عشرہ ذی الحجہ کے فضائل مسائل اور اعمال..........شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق ٣٨
- مدارس کے بارے میں اعلیٰ سطحی اجلاس..........................مولانا محمد حنیف جالندھری ٤٧
- احرام میرا پاسپورٹ، لبیک میرا طیارہ، ٹانگیں میرا کرایہ...............مفتی ذاکر حسن نعمانی ٥٣
- دارالعلوم کے شب و روز..........................مولانا حامد الحق حقانی ٦١
- تعارف و تبصرہ کتب..........................ادارہ ٦٣

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔
فون نمبر: +92 923 -630435
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
فیکس نمبر: +92 923 -630922
فیس بک ایڈریس: facebook\Alhaq Akora Khattak
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/30 روپے۔ سالانہ -/350 روپے۔ بیرون ملک 35$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق ' مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ منظور عام پریس پشاور

کمپوزنگ: بابر حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفیات — مولانا راشد الحق سمیع

چند مشاہیر کی جدائی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کی وفات حسرت یاس سے ملت اسلامیہ یتیم ہوگئی ،وہ امارت اسلامیہ افغانستان کے سربراہ تحریک طالبان افغانستان کے بانی، تاریخ اسلام کے عظیم جرنیل، روس کے خلاف جہاد کے بہادر سپوت اورسب سے بڑھ کر عہد حاضر کے فرعون اور سپر پاور امریکہ ونیٹو کی تمام افواج کو تاریخ ساز شکست سے دوچار کرنے والی کرشماتی شخصیت تھے۔ان کی ذات سامراجی قوتوں کے سامنے غیرت وحمیت جرات و بہادری اورمظلوم قوم کی آزادی وخودمختاری کے تحفظ کی علامت بن چکی تھی۔ تاریخ اسلام اور مسلمان ہمیشہ انہیں حضرت عمر فاروقؓ ،حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرح تیسرے محمد عمر مجاہدؒ کی مثالی حکمرانی کو بھی یاد رکھیں گے۔آپ عظیم مجاہدین وفاتحین کے قافلے کے سالار اعظم تھے۔ظاہری و مادی اعتبار سے دنیا کی مضبوط ترین قوت امریکہ اپنے جدید ترین ٹیکنالوجی کے ساتھ ان کا سراغ نہ لگا سکی اوران کی موت کی خبر کو پراسرار رکھ کر افغان طالبان نے جس سیاسی تدبر اور جنگی حکمت عملی کا نمونہ پیش کیا عصر حاضر کی ''ترقی یافتہ'' دنیا اُس سے عاجز ہے۔ دارالعلوم حقانیہ اس غم میں امارت اسلامیہ اور موجودہ امیر ملا اختر محمد منصور کے ساتھ برابر شریک ہے۔امید ہے ملا محمد عمر مجاہد مرحوم کی لازوال جدوجہد اور کارنامے خون شہداء کے ہمراہ رنگ لائے گی اور افغانستان میں کامل آزادی کا سورج امارت افغانستان کی صورت میں بہت جلد طلوع ہوگا۔

بقیۃ السلف حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ

قافلہ علمائے دیوبند کے سرخیل ،میزاب مدنی کے فیضیافتہ ،علم وعمل اور رُشد و ہدایت کے آفتاب حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ مرحوم دارالعلوم دیوبند کے قدیم فاضل ،علم وفضل کے مرکز جامعہ نجم المدارس کلاچی کے مہتمم تھے،تعلیم وتدریس کے ساتھ ساتھ تحقیق وتصنیف کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔تحریر میں بے ساختگی ،تنوع اور شعروادب کی وجہ سے علمی وادبی حلقوں میں منفرد مقام کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کوعلوم وفنون اورعربی وفارسی ادب کا منبع بنایا تھا۔

مسند افتاء پر جلوہ افروز ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی موشگافیوں اور علمی اسرار ورموز کی وجہ سے مرجع عام و خاص تھے۔ ''نجم الفتاویٰ'' آپ کے علمی اور فقہی شاہکار ہیں۔ ''فتاوی حقانیہ'' کے عظیم مجموعے پر بھی آپ نے خصوصی نظرثانی فرمائی تھی، دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا عبدالحقؒ اور ماہنامہ ''الحق'' کے ساتھ خصوصی انس رہا۔ اس کے علاوہ حضرت قاضی صاحب مرحوم اور ان کے برادرم مکرم حضرت مولانا قاضی عبداللطیفؒ مختلف دینی اور سیاسی تحریکات میں والد ماجد مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ رہے۔ آپ نے اپنے فرزندوں اور خاندان کے تمام نوجوانوں کو دارالعلوم حقانیہ تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا، آپ کے بڑے فرزند مولانا قاضی عبدالحلیمؒ بھی ایک بہت بڑی علمی اور ادبی شخصیت کے مالک تھے۔ (آج اُن کی یاد بھی مسلسل دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔) اور موجودہ جانشین حضرت مولانا قاضی محمد نسیم اپنے عظیم علمی خاندان کی تمام روایتوں کے امین اور متعدد صلاحیتوں کی حامل شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے تمام خاندان کے افراد کو اس عظیم سانحہ پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ امین۔

عظیم مجاہد جنرل حمید گل صاحبؒ

معروف جہادی شخصیت، سابق ڈی جی آئی ایس آئی اور ڈی جی ملٹری ایجنسی جناب جنرل حمید گل صاحب اچانک انتقال فرما گئے۔ مرحوم پاکستان کے غیرت مند جرنیل، مجاہد اور غمخوار تھے۔ ہر فورم پر پاکستان کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو بے نقاب کرتے۔ مغرب زدہ اور لبرل طبقے کی آنکھوں میں کھٹکتے رہتے مگر تادم وفات اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور اپنی حقانیت پر آنچ نہ آنے دی۔ فوج کے اہم مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ ان کے زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ والد ماجد کے قائم کردہ ''پاک افغان ڈیفنس کونسل'' اور بعد میں ''دفاع پاکستان کونسل'' میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی۔ والد ماجد مدظلہ کے ہمراہ راقم نے بھی جنازے میں شرکت کی اور آپؒ کو فوجی اعزازات کے ساتھ راولپنڈی میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں تمام مذہبی و سیاسی قائدین کے علاوہ فوجی جرنیلوں اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل راحیل شریف نے بھی شرکت کی۔

جناب سردار عبدالقیوم خانؒ

جہاد کشمیر کے بانی مجاہد اول جناب سردار عبدالقیوم خان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ گئے، مرحوم مسلم کانفرنس کشمیر کے بانی، ریاست کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے، مرحوم

لاکھوں کشمیریوں کے حقوق کے تحفظ اور جدوجہد کیلئے ایک توانا آواز تھے، خداداد صلاحیتوں کے مالک سردار صاحب ہمارے مروجہ ارباب اقتدار سے بالکل مختلف تھے۔

انتہائی دیندار، محب وطن، شریف شخصیت تھی، والد گرامی کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور دادا جان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے خصوصی مراسم تھے، شریعت بل جیسے اہم اور نازک موڑ پر ہمیشہ والد محترم کا ساتھ دیا، اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بحیثیت صدر آزاد کشمیر ملک کے طول وعرض میں بذات خود جلسوں، جلوسوں اور اجتماعات میں شرکت کی۔اس کے علاوہ وہ پاکستان کی قانون سازی اور اسلامائزیشن میں بھی بھرپور حصہ لیا، مولانا قاری سعیدالرحمٰن مرحوم کے مدرسے کے قریب کامران ہوٹل میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا سمیع الحق کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ رہے۔

سردار صاحب مرحوم کو سب سے اہم کارنامہ جسے تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا، سب سے پہلے قادیانیوں کے اقلیتی فیصلہ کو کشمیر میں عمل درآمد اور منظوری تھی۔ بعد میں جب سردار صاحب عمر اور بیماری کی وجہ سے کمزور ہوئے تو باقاعدہ طور پر اپنے لائق وفائق فرزند ارجمند جناب سردار عتیق احمد خان کو آگے لائے، سردار عتیق بھی اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نمایاں کردار ادا کیا۔

دارالعلوم حقانیہ اور جمعیۃ علماء اسلام سردار عتیق احمد خان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

حضرت مولانا یوسف قریشیؒ (خطیب تاریخی مسجد مہابت خان)

ہمارے قریبی رشتہ دار اور بزرگ، تاریخی مسجد مہابت خان کے خطیب اور جامعہ اشرفیہ پشاور کے مہتمم مولانا یوسف قریشیؒ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہم سے بچھڑ گئے۔مرحوم تادمِ وفات تدریس، تصنیف، تالیف، خطابت وامامت سے وابستہ رہے۔جہد مسلسل اور استقامت کی وجہ سے آخر تک مدرسہ کے انتظام وانصرام انجام دیتے رہے۔دینی غیرت وحمیت اپنے والدِ ماجد خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالودود سے وراثت میں ملی۔اظہار حق اور ابطال باطل کی وجہ سے بعض اوقات ارباب اختیار کے ستم کا نشانہ بنے رہے، ایک آدھ مرتبہ خطابت سے بھی ہٹائے گئے، مدرسہ بھی سیل کر دیا گیا۔علم وقلم سے آخر وقت تک رشتہ جڑا رہا۔اپنے ماہنامہ "صدائے اسلام" کو کئی سالوں سے جیسے تیسے شائع کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی اولاد برادرم مولانا احتشام الحق، مولانا محمد طیب (خطیب مسجد مہابت خان پشاور)، مولانا محمد آصف، مولانا محمد اقبال ودیگر کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔امین

(یہ چند تعزیتی سطور ان مشاہیر کی خدمات کیلئے یقیناً کافی نہیں، عیدالاضحیٰ کی آمد، دارالعلوم کی تعطیلات اور صفحات کی کمی کے باعث کماحقہ حق ادا نہ ہوسکا۔جس کا افسوس ہے)

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی*

تقریب رونمائی ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کی روحانی مجلس میں بیتے ہوئے لمحات

''مردان حق آگاہ'' اس فانی دنیا میں روشنی کا مینار ہوتے ہیں وہ اپنی رفتار، گفتار اور اپنے کردار میں اللہ تعالیٰ کی حجت اور برہان ہوتے ہیں یہ اپنی نظر کیمیا اثر سے انسانی قلوب میں وہ تغیر اور انقلاب پیدا کردیتے ہیں کہ دنیا کی مادی طاقتیں محو حیرت رہ جاتی ہیں جو ان سے لاتعلق ہوتا ہے اس پر سعادتوں کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔

آج کی لٹی لپٹی دنیا کے درد کا درماں یہی ہے کہ انہیں ''مردان حق آگاہ'' کے دامن میں پناہ لے انکے فیوضات و برکات اور ارشادات و مواعظ سے مستفید ہوں اس دنیا کی دیرینہ بیماری دل کی ناحکمی ہے اور اس کا حقیقی علاج یعنی آب نشاط انگیز انہیں اللہ والوں کے چشمہ نور سے حاصل کیا جاسکتا ہے انہی ''مردان حق'' میں اکابرین دیوبند اور مشائخ حقانیہ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے ان کے ارشادات سے لوگوں کی زندگیاں بدلیں، ان کے خطبات و مواعظ سے دل کی بیماریوں کا علاج دریافت ہونے لگا اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو کہ انہوں نے دارالعلوم حقانیہ میں اکابر و مشائخ کے کیے ہوئے بیانات، خطبات و مواعظ کا ۵۷ سالہ مجموعہ ۱۰ جلدوں میں ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' مرتب فرما کر لوگوں کو زندگی کا رہنما مہیا فرمایا۔

۳۱ راگست ۲۰۱۵ء بروز پیر اسی عظیم کتاب کی تقریب رونمائی تھی تقریب جامعہ حقانیہ کے وسیع و عریض ایوان شریعت ہال (دارالحدیث) میں منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام و خواص، علماء و طلبہ نے شرکت کی۔ اس مجلس و تقریب کے صدر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ تھے مہمان خصوصی شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تھے جب کہ سٹیج سیکرٹری کے خدمات حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ انجام دے رہے تھے ایسے محفل و مجلس میں سامعین و حاضرین کا کثیر تعداد میں آنا بدیہیات میں سے ہے، سٹیج

---

* رفیق مؤتمر المصنفین

پر درج ذیل اکابر مشائخ علماء وزعمائے قوم وملت تشریف فرما تھے (۱) شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ (۲) شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ (۳) مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس) (۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ (۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار مدظلہ (تلمیذ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی وفاضل دارالعلوم دیوبند) (۶) شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس حقانی مدظلہ (۷) حضرت مولانا محمد طیب ترنگزئی چارسدہ مدظلہ (جامعہ امدادیہ فیصل آباد) (۸) شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ (۹) مولانا عبدالباقی حقانی مدظلہ مصنف اسلام کا نظام حکومت وسیاست (۱۰) مولانا فضل علی حقانی مدظلہ (سابق صوبائی وزیر تعلیم) (۱۱) مولانا سجاد الحجابی مدظلہ (۱۲) مولانا میاں ایاز احمد حقانی (۱۳) سردار عتیق الرحمان (سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر) (۱۴) جناب عبداللہ گل (خلف جنرل حمید گل) (۱۵) پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد (ڈائریکٹر شیخ زید اکیڈمی) (۱۶) مولانا عبدالرؤف فاروقی (۱۷) مولانا قاضی محمد نسیم حقانی فرزند مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی (۱۸) مولانا محمد طیب قریشی (فرزند مولانا محمد یوسف قریشی) ''(۱۹) شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی صاحب ،(۲۰) مولانا قاری عبداللہ (بنوں) ،(۲۱) مولانا قاری عمر علی (۲۲) مولانا محمد قاسم بجلی گھر (۲۳) مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی ،اساتذہ ومشائخ حقانیہ وغیرھم۔

مولانا محمد یوسف شاہ نے طلبہ اور حاضرین کو مہمانوں کا تعارف فرمایا کہ سٹیج پر کون کون تشریف فرما ہیں مولانا قاری حمایت الحق لبیب کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے سٹیج سنبھالتے ہوئے سب سے پہلے اس تقریب کے روح رواں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو دعوت دی حال ہی میں چند اکابر علماء مشائخ اور زعمائے قوم وملت کا ارتحال ہوا تھا حضرت مولانا نے ان کے صاحبزادوں کو دعوت دی تھی وہ اس تقریب میں شریک تھے مولانا مدظلہ نے تعزیت اور ایصال ثواب کرایا۔

اہم زعماء کی وفات کی تعزیت: حضرت مولانا سمیع الحق کا افتتاحی خطاب

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا:

الحمدللہ وکفی والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ صدق اللہ العظیم۔

آغاز سخن:

میرے محترم دوست مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب! مولانا حنیف جالندھری صاحب! علمائے کرام طلبائے عظام اور مہمانانِ گرامی! قریبی دنوں میں ہمیں قومی ،ملی اور علمی سانحات سے دوچار ہونا پڑا

فاضل دیوبند یادگار اسلاف مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ، غمخوار امت مجاہد کبیر جنرل حمید گل خان، مجاہد اول جہاد کشمیر سردار عبدالقیوم، ہمارے رشتہ دار مولانا محمد یوسف قریشی اور حقانیہ کے قدیم فاضل مولانا عبیداللہ شاہ (مسجد دارالسلام اسلام آباد) انتقال کر گئے ہیں میں نے ان کے جانشینوں کو بلایا کہ ان سے تعزیت کرلیں۔

غمخوار امت، درد دل رکھنے والے انسان

جنرل حمید گل درد دل رکھنے والے انسان تھے، غم خوار امت تھے افغان جہاد کے ہیرو اور میرے ہر معاملے میں دست وبازو رہے دفاع پاکستان کونسل کی تشکیل میں ساتھ تھے ہمارے لانگ مارچوں میں بڑھاپے، ضعف عوارض وامراض کے باوجود ٹرکوں میں سفر کرتے ان کے سانحہ ارتحال سے پورے جہادی طبقوں کو صدمہ پہنچا ہے ہاں اگر کوئی خوش ہورہے ہیں تو وہ سیکولر طبقہ ہے ان کے دلوں کے لئے وہ کانٹا تھے ان کے فرزند عبداللہ گل صاحب تشریف فرما ہیں۔

جہاد کشمیر کے اولین مجاہد

جہاد کشمیر کے اولین عظیم مجاہد سردار عبدالقیوم خان نے کشمیر میں نفاذ اسلام کی مقدور بھر کوشش کی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، علامہ شمس الحق افغانی، علامہ محمد یوسف بنوریؒ کو راولپنڈی مدعو فرماتے اور تین تین دن تک ان سے مشورہ کرتے ان سے مشورہ لیتے کہ اسلامی نظام کا نفاذ کیسے ہو؟ پہلی دفعہ انکی کوششوں سے ریاست کشمیر کے عدالت عظمیٰ نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا پاکستان کے فیصلے سے بہت پہلے، انتہائی نیک اور صوفی صافی انسان تھے چلے کاٹتے تھے انکے صحیح جانشین سردار عتیق احمد خان بھی تشریف فرما ہیں یہ میرے ساتھ مختلف محاذوں پر پہلے صف میں ہوتے ہیں مصروفیت کے باوجود میری درخواست پر تشریف لائے۔

اکابر دیوبند کی آخری نشانی

اکابر دیوبند کی آخری نشانی نجم المدارس کلاچی کے بانی مولانا قاضی عبدالکریمؒ نہایت حق گو اور بے باک بزرگ تھے فاضل دیوبند اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے شاگرد تھے دارالعلوم حقانیہ اور مجھ فقیر سے بیحد محبت فرماتے تھے ان کے جانشین مولانا قاضی محمد نسیم صاحب فاضل حقانیہ بھی تشریف لائے ہیں۔

ہمارے خاندان کے ایک بزرگ مولانا محمد یوسف قریشی مسجد مہابت خان کے خطیب اور جامعہ اشرفیہ کے مہتمم آپ سب ان کے نام اور خدمات کو جانتے ہیں ان کے صاحبزادہ مولانا محمد طیب قریشی تشریف لائے ہیں پرسوں مولانا عبیداللہ شاہ قدیم فاضل جامعہ حقانیہ باب الاسلام راولپنڈی کے خطیب انتقال کر گئے میں جنازہ میں نہ جاسکا دور دراز علاقہ ہے مانسہرہ کی طرف، ان سب کے لئے اخلاص سے دعا کریں اور سورۃ فاتحہ وسورۃ اخلاص کی تلاوت کرکے ایصال ثواب کرے۔

جامعہ حقانیہ تحقیق وتصنیف کے میدان میں

آپ سب دارالعلوم کے خدمات سے واقف ہیں دارالعلوم منبع الجہاد ہے یہاں کے طلباء نے اسلام کے جھنڈے گاڑھے ہیں ایک سپر پاور روس کو شکست دے کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا امریکہ کو بھی ذلیل وخوار کیا امریکہ شکست خوردہ ہے بھاگنے پر مجبور ہے۔

تصنیف وتالیف کا میدان بھی بحمداللہ فضلائے حقانیہ نے تشنہ نہیں چھوڑا تدریسی میدان بھی خالی نہیں والحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ ان تمام خدمات کو قبول فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے اب مولانا تقی عثمانی صاحب ان کے لئے دعا فرمائیں گے ،(شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی نے مرحومین کے لئے طویل دعائے مغفرت فرمائی، حاضرین ان کی دعا پر آمین کہتے رہے)۔

حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ کا خطاب

تحقیقی و تصنیفی میدان میں جامعہ حقانیہ کی خدمات

شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہ (نائب صدر وفاق المدارس) کو دعوت دی گئی آپ نے مختصر خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا: جناب مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب ! وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب ودیگر علماء کرام ومہمان گرامی !

علماء کی آمد باعث مسرت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ آپ کی آمد ہمارے لئے بہت ساری مسرتوں کا باعث ہے آج آپ کی آمد سے الحمدللہ صوبہ خیبر پختونخوا کے دور دراز علاقوں سے بالعموم اور پنجاب سے بالخصوص لاہور تک مہمان آئے ہیں اکابر، مشائخ اور علماء بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے گرمی کی شدت زیادہ ہے اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اس پر آپ سب حضرات سے پیشگی معذرت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا آنا ہمارے لئے اور دارالعلوم کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے۔

حضرت مولانا عبدالحقؒ کی فیوضات کا ثمرہ

دارالعلوم پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ تعلیم وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی اللہ تعالیٰ لے رہا ہے ،اب تک مؤتمر المصنفین سے تقریباً سو تک بڑے معرکۃ الاراء کتب شائع ہوئیں ،اگر ایک طرف درس وتدریس کا سلسلہ ہے تو ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی بڑے زوروں سے جاری ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے صدقات جاریہ ہیں اور یہ

ان کی اخلاص وللھیت کی برکت ہے کہ ایک چھوٹی سی مسجد سے دارالعلوم کی بنیاد ڈالی،اس سے پہلے دارالعلوم دیوبند میں مدرس رہے انہی کے اخلاص اور اکابر کی دعاؤں سے الحمدللہ آپ کا یہ دارالعلوم پوری دنیا میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جتنا نام بڑا ہے اسی طرح پروپیگنڈے ،مشکلات اور رکاوٹیں بھی زیادہ ہیں میں آپ سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ اس دارالعلوم اور دیگر تمام مدارس دینیہ کو تا قیامت قائم ودائم رکھے یہ مدارس ملک کے نظریاتی محافظ ہیں جیسا کہ حضرت مہتمم صاحب نے ذکر فرمایا دارالعلوم اور اس کے فضلاء کے کارنامے اظہر من الشمس ہیں سوویت یونین کو جس نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اس جہاد کے زمانے کے اکثر مجاہدین حقانیہ کے فاضل تھے۔

خطبات مشاہیر میں وفاق المدارس کے تاسیسی اجلاس کی روداد

خطبات مشاہیر، کا پورا ایک جلد انہی کے خطبات ہیں ایک جلد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مجلس شوریٰ کا اجلاس جو یہاں دارالعلوم میں منعقد ہوا تھا کی تفصیلی رپورٹ ہے اس اجلاس میں مجاہدین کے لیڈر بھی تشریف لائے تھے اسیر مالٹا مولانا عزیر گل بھی اس اجلاس میں شریک تھے میں خود انہیں لانے کے لئے گیا تھا بڑے بڑے علماء اور مشائخ دارالعلوم آتے تھے اور اب بھی آتے ہیں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دارالعلوم بنا ہے اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان بھی بنا ہے دارالعلوم اور پاکستان بننے کی تاریخ ایک ہی ہے ،اسی وقت سے لے کر آج تک جن مشائخ اکابر اور زعمائے قوم وملت مختلف اوقات میں دارالعلوم تشریف لائے ان کے یہاں خطبات وبیانات ہوئے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اسے جمع کرتے رہے اب انتہائی عرق ریزی سے ان تمام خطبات کو دس جلدوں میں شائع کرایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی آمد مبارک فرمائیں اور جو تکلیف آپ کو گرمی اور تنگی کی وجہ سے پہنچ رہی ہے،اس پر اجر عظیم سے نوازے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کا خطاب

قلم وقرطاس سے مولانا سمیع الحق کا مضبوط رشتہ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا ''خطبات مشاہیر'' مرتبہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ ۱۰ جلدوں میں منظر عام پر آئی حضرت مولانا مدظلہ شب وروز لگے رہے،ضعف میں، ہمہ جہتی مشاغل میں، مشاغل بھی جان لیوا امراض وعوارض میں گرے ہوئے سب مجھے معلوم ہے اس حالت میں بھی قلم سے کتاب سے رشتہ نہیں توڑا......

ع کتابے وجلوتے وگوشۂ چمنے

آج یہاں ''خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی ہے اوراس سے قبل ''مکاتیب مشاہیر'' کی تقریب رونمائی تھی اسکے بعد مولانا سمیع الحق مدظلہ کی حیات وخدمات کی رونمائی تھی اور پھر انگریزی کتاب "The War of Idiology struggle for peace" کی تقریب رونمائی تھی آج ''خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی ہے گویا آج یہ مصرع بدلا ہے...... ؏ کتابے وجلوتے وگوشۂ چمنے

آج ان کی جلوت میں بھی کتاب ہے، نقشہ بدل گیا ہے اور کتاب کا تعارف ہزاروں لوگوں میں ہوگیا ہے کہ وہ یہاں آپ اکابر مشائخ اور زعمائے قوم وملت کی زیارت کررہے ہیں جنت یہ نہیں تو اور کیا ہوگی ''خطبات مشاہیر'' کی پہلی جلد لے کر تعارف فرمایا کہ پہلی جلد میں کن شخصیات کے خطبات ہیں۔

خطبات کی ہر جلد کا مختصر تعارف

پہلی جلد دارالعلوم دیوبند کے مشائخ واکابر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ، حضرت مولانا اسعد مدنیؒ، مولانا معراج الحقؒ، مولانا مرغوب الرحمان، مولانا نعمت اللہ اعظمیؒ، مولانا عبدالحق اعظمیؒ، مولانا محمد عثمانؒ، مولانا انظر شاہ کشمیریؒ وغیرھم۔

دوسری جلد میں ''مشاہیر عالم اسلام مثلاً مولانا شیخ عبدالغفور عباسیؒ، شاہ ابرارالحقؒ، مولانا یوسف دہلوی ودیگر، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، سید سلمان ندوی، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، عبدالمجید زندانی اور مولانا طلحہ کاندھلوی وغیرہم کے خطبات ہیں۔

تیسری جلد ''زعماء ومشائخ پاکستان'' مثلاً امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، علامہ شمس الحق افغانی، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد یوسف بنوریؒ جیسے درجنوں اکابر کے بیانات ہیں۔

چوتھی جلد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے غیر مطبوعہ خطبات پر مشتمل ہیں۔ پانچویں جلد میں مرتب خطبات مشاہیر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کے خطبات ہیں جن میں عصر حاضر کے موضوعات، قرآن حکیم، تعمیر اخلاق، سیرت، اسلامی نظام کے نفاذ، مدارسِ دینیہ کے خدمات جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ہے۔

چھٹی اور ساتویں جلد میں اساتذہ ومشائخ جامعہ حقانیہ کے خطبات ومواعظ اور بیانات ہیں۔

آٹھویں جلد دارالعلوم حقانیہ میں دینی مدارس، نصاب ونظام تعلیم تجاویز اور فیصلوں سے متعلق وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس کی کارگزاری اور شریک علماء ومشائخ کے خطبات پر مشتمل ہے۔ نویں جلد مختلف اوقات میں دارالعلوم حقانیہ میں منعقدہ تقریبات سے علماء ومشائخ اور زعماء امت کے بیانات کا مجموعہ ہے۔ دسویں جلد نفاذ شریعت کے اجتماعات، تائید جہاد افغانستان، ملی یکجہتی کونسل، دفاع افغانستان اور جلسہ ہائے دستار بندی

وغیرہ کے تقریبات جو دارالعلوم میں ہوئیں کا مجموعہ ہے۔ ۱۰ جلدوں کی کتاب نہایت مناسب قیمت پر مؤتمر کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے درجہ تکمیل کے استاد حضرت مولانا رشید احمد سواتی نے عربی میں خطبات مشاہیر اور اس کے مرتب کے متعلق اپنا بنایا ہوا قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ (قصیدہ دوسری قسط میں ملاحظہ فرمائیں)

تقریب کے مہمان خصوصی مولانا محمد تقی عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا ......الخ ......بعد از حمد وصلوٰة

حضرات علمائے کرام، عمائدین ملت اور میرے عزیز طالب علم ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل جلالہ کے فضل وکرم سے اس وقت ہمارے لئے بہت بڑی مسرتیں جمع ہیں اور ان سب مسرتوں میں سب سے بڑی مسرت یہ ہے کہ اس محفل میں حضرات علماء کرام صلحاء امت کا ایک حسین گلدستہ جمع ہے، مقررین حضرات کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے نمایاں افراد کا نام لیتے ہیں اور پھر حاضرین سے کوئی بات کرتا ہے، لیکن جب مجھے خطاب کرنے کا موقع ملا تو ماشاء اللہ اتنی طویل فہرست ہے کہ دل کہتا تھا...... کہ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

اس لئے میں نے ایک عمومی انداز خطاب اختیار کرنا پسند کیا، اللہ تعالیٰ نے یہ علماء امت، مفکرین امت اور زعماء امت ایک ایسی شخصیت کے طفیل جمع کئے ہیں، جس کو آج ہم خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں میری مراد ہے قائد ملت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کہ انکی مایہ ناز تالیف "خطبات مشاہیر" جو اس مبارک مجلس کا سب سے بڑا عنوان ہے، کی تقریب رونمائی آج ہو رہی ہے۔ مجھے جب مولانا نے دعوت دی اور یہ فرمایا کہ تم اس کتاب کی تقریب رونمائی میں بحیثیت مہمان کے آؤ، تو مجھے یاد آیا کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم سے الحمد للہ میرا ۶۰ سال پرانا تعلق ہے، اور اس تعلق کے دوران ہم دونوں کی یہ صورت حال رہی ہے کہ ہم ملاقات برائے تقریب نہیں بلکہ تقریب برائے ملاقات کیا کرتے تھے غالب نے کہا کہ

ع تقریب کچھ تو بہرے ملاقات چاہئے......

مجھے بھی یاد ہے اور ان کو بھی یاد ہوگا کہ ملاقات کی خاطر تقریبات پیدا کیا کرتے تھے یعنی اس بات

کے مواقع ڈھونڈتے تھے کہ کسی طرح ایسی تقریب ہو کہ جس میں ملاقات ہوجائے ،تو جب مولانا صاحب نے یہ فرمایا چونکہ اب میں ۷۵ سال کا ہو چکا ہوں اور مولانا تو مجھ سے ہر معاملے میں آگے ہیں ،علم میں بھی آگے ہیں خدمات میں بھی آگے ہیں عمر میں بھی آگے ہیں لیکن میں اس تقریب کو بہر حال ملاقات کا بہانہ سمجھ کر حاضر ہوا ہوں اور اس کو اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ اس عظیم کتاب کی رونمائی کے موقع پر اللہ نے مجھے یہاں حاضری کی توفیق عطاء فرمائی ،لیکن بے تکلفی کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ بار بار مجھے کہا جارہا ہے مہمان خصوصی ! تو نہ میں مہمان ہوں اور نہ خصوصی ہوں ،یہ دارالعلوم میرا گھر ہے ،حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ میرے لئے باپ کی حیثیت رکھتے تھے ،اور ہمیشہ انہوں نے مجھ ناکارہ کیساتھ باپ جیسی محبت رکھی شفقت کا معاملہ فرمایا اور جتنا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو عزیز رکھتے تھے تو اس سے کم مجھے بھی عزیز نہیں رکھتے تھے ان کی شفقتیں ان کی محبتیں اس کی وجہ سے یہ دارالعلوم حقانیہ میرا گھر ہے لہٰذا میں یہاں مہمان نہیں ہوں میں الحمدللہ اپنے گھر میں ہوں لہٰذا اس وجہ سے مجھے نہ مہمان کہیں اور خصوصی تو میں اسے کہلانے کا قابل نہیں ہوں میں عام مہمان کہلانے کو تیار نہیں ہوں پھر رہا مہمان خصوصی اور سب سے بڑا ظلم جو بہت سی محفلوں میں کیا جاتا ہے اور وہ میں اس سے پہلے ایک مرتبہ اسی دارالحدیث کے اندر یہ کہہ چکا ہوں کہ خدا کے لئے شیخ الاسلام کے لقب کی ایسی توہین نہ کیجئے یہ وہ لقب ہے جو حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی صاحبؒ اور حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صاحب کو سجتے تھے وہ اس کے لائق اور اہل تھے اور مجھ جیسے آدمی کیلئے آپ یہ لفظ استعمال کریں گے تو یہ لفظ سوقیانہ لفظ بن جائے گا لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم کہ مجھے اس لقب سے یاد نہ کیا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس موقع پر ایک تو مسرتیں جمع فرمائی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ حسرتیں بھی ،حسرت ان ہمارے عظیم مجاہدین کی اور علماء کی جو ابھی حال ہی میں ہم سے بچھڑ گئے ہیں ،لیکن مولانا نے کمال دانش مندی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے ان کے صاحبزادوں کو یہاں جمع کر دیا جناب حمید گل صاحب اور جناب سردار عبدالقیوم صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحب ،حضرت مولانا یوسف قریشی صاحب رحمھم اللہ تعالیٰ کہ ان سب کے صاحبزادے یہاں تشریف فرما ہیں اللہ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدمات قبول فرمائے اور دو ہستیاں ایسی ہیں جن کا نام اس دوران نہیں لیا گیا لیکن مجھے ان کی کمی یہاں بڑی شدت کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے ،ایک شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ اور پچھلی مرتبہ جب حضرت مولانا کے مکاتیب کی افتتاحی تقریب تھی تو وہ اس وقت اس محفل کے روح رواں تھے آج وہ یہاں موجود نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو درجات عالیہ نصیب فرمائے اور ان کی روح کو اپنے فضل وکرم اور اپنے خاص رحمتوں سے نوازے اور دوسرے حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب

دامت برکاتہم ان کی تو الحمد للہ کل زیارت کا شرف حاصل ہوا لیکن ان کی اس مجلس میں کمی ایسی ہے جو بیان نہیں کی جاسکتی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو عافیت کے ساتھ قوت کیساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔ تقریب ہے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی کتاب ''خطباتِ مشاہیر'' کی اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ پہلی بار اسکی زیارت بھی ہوئی اور اس کی ورق گردانی کا بھی موقع ملا جس سے پوری طرح استفادہ مشکل تھا کہ ۱۰ جلدوں کی کتاب ہے پورا استفادہ تو ممکن نہیں تھا لیکن اسکی فہرست دیکھ کر اس کی مضامین کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ مولانا نے اپنے دستور کے مطابق اس کتاب کی تالیف اور تصنیف میں اس قدر محنت اور مشقت اٹھائی میں حیران ہو رہا تھا کہ کتاب کی بالکل پہلی صفحہ پر حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی ایک تحریر ہے جو سن ۱۹۳۸ء کی ہے یعنی میرے پیدائش سے بھی پانچ سال پہلے وہ انہوں نے اٹھا کے رکھی آج تک اسکو اپنے سینے سے لگائے رکھا آج اس کو اس کتاب کے صفحہ اول کا زینت بنایا جس پر حضرت کے دست مبارک کے دستخط بھی موجود تھے اور پھر حضرت کے خطبات سے ان کا آغاز کیا اور پھر اس پوری کتاب میں تقریباً پون صدی کے حضرات علمائے کرام، خطباء عظام، زعماء ملت پاکستان و ہندوستان اور عالم اسلام کے حضرات نے اس عظیم درسگاہ کے اندر جو جو ارشادات فرمائیں ان کو بڑی خوبصورتی کیساتھ جمع کیا مولانا سمیع الحق صاحب نے یہ انہی کا حصہ ہے اور انشاء اللہ ان کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بڑے عظیم وزن پیدا کرے گا یہ کتاب لکھ کر انہوں نے ایک طرح سے اپنے سر پر جو امت کا قرض تھا وہ چکایا، کیونکہ جن حضرات نے یہاں تشریف لاکر اپنے خطبات سے امت کی رہنمائی فرمائی وہ ایسی چیز تھی جو اس ادارے تک محدود تھی اس وقت کے شاگردوں کے اندر محفوظ تھی لیکن مولانا اپنے عرق ریزی کے ذریعے اس کو پوری امت کے لئے سرمایہ بنا دیا اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائیں یہاں میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں اسی خطبات کے سلسلہ میں اکثر خطبات ہوتے ہی ایک شخص کے لیکن یہاں مولانا نے خطبات کا ایک ضخیم گلدستہ جمع کیا ہے جو گونا گوں صفات کے حامل لوگ تھے اور ان کے خطبات یہاں موجود ہیں تو خطبات میں اکثر جو بات ایک خطبے میں ہوتی ہے وہ دوسرے میں بھی ہوتی ہے اور بعض اوقات کوئی نئی بات بھی آجاتی ہے لیکن حقیقت میں خاص طور پر اہل اللہ کے جو خطبات ہوتے ہیں علمائے کرام کے اور صلحائے عظام کے جو خطبات ہوتے ہیں ان کی ایک خصوصیت یہ ہے یہ بات یاد رکھنے کی ہے اور سمجھنے کی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی طالب کی طلب کی برکت سے کسی اللہ کے بندے پر کوئی ایسی بات کھول دیتے ہیں اور ایسی بات اس کے قلب پر القاء کر دیتے ہیں جو پہلے اسکے اپنے خیالات اور وہم و گمان بھی نہیں ہوتی یہ طالب علم کی طلب پر ہے طالب علم کے اندر اگر طلب ہو تو وہ

طلب اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے استاد اسکے شیخ اسکے معلم اسکے مربی کے دل میں بھی آتی ہے جو اسکے حق میں فائدہ مند ہوتی ہے، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے بارے میں حضرت تھانویؒ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ ان کے مرید نے حضرت سے کہا ہم کو جو کچھ ملا آپ کے ذریعے ملا تو حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ تمہیں تو ایسے ہی سمجھنا چاہئے لیکن اگر تمہارے اندر تڑپ کی چنگاری نہ ہوتی تو میں تم کو کچھ فائدہ بھی نہیں دے سکتا تھا پھر انہوں نے مثال دی کہ پہلے زمانہ میں جو چولہے ہوتے تو ان میں آگ جلانا بھی ایک مستقل مسئلہ ہوتا تھا آگ جلانے کے لئے لکڑیاں ڈالی جاتی تھی اور ان کو جلایا جاتا تھا اور پھر ان سے انگارے لیے جاتے تھے تو اب تو وہ چولہے آگئے کہ اسکا ذرا کان مروڑو تو آگ نظر آئے گی لیکن اس وقت آگ جلانا ایک مستقل مسئلہ ہوتا تھا تو بعض اوقات کسی عورت کو جلدی کھانا پکانا ہوتا یا کوئی چیز تیار کرنی ہوتو چولہے کے اندر آگ نہیں ہوتی تھی تو وہ اپنے پڑوسن سے کہتی کہ مجھے تھوڑی سی آگ دے دو تاکہ میں اپنے چولہا گرم کرلوں تو ایک عورت آئی پڑوسن سے کہا کہ بی بی! مجھے تھوڑا سا آگ یا انگارا دے دو تاکہ میں اپنا چولہا گرم کرلوں اس نے کہا میرے پاس تو آگ نہیں ہے تو اس عورت نے کہا کہ اگر مجھے اجازت دے دو تو میں آپ کے چولہے کو کھرید لو اس نے کہا کہ اگر چنگاری مل جائے تو کھرید لوں تو وہ گئی اور چولہے کے اندر جو راکھ پڑی تھی اس کو کھریدنا شروع کیا تو اتفاق سے ایک چھوٹی سے چنگاری پڑی تھی تو وہ چنگاری اس نے اٹھائی اور آگ جلائی اور آگ سے انگار بنا اور اس انگارے سے اس نے چولہا روشن کیا اور کھانا تیار ہوگیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر چولہے کے اندر چنگاری نہ ہوتی تو ہزار کھرید لیتی لیکن اس کو چنگاری نہ ملتی ،تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ایک طالبعلم کے دل کے اندر طلب صادق کی چنگاری نہ ہوتی تو کیا کوئی استاد، کوئی شیخ، کوئی مربی اسے فائدہ پہنچا سکتا تھا؟ تو اسکے اندر طلب کی چنگاری ہوتی ہے ،تو دینے والا تو اللہ ہے نہ استاد نہ کچھ دے سکتا ہے، نہ شیخ اور نہ مربی کچھ دے سکتا ہے لیکن طالب کی برکت سے استاد کے دل میں کوئی بات ڈال دیتے ہیں، پتہ نہیں کس طالب علم کی برکت سے استاذ کے دل میں اللہ بات ڈال دیتے ہیں جو دوسرے علماء کو سمجھ نہیں آئی ہو میرے ساتھ اساتذہ کرام بیٹھے ہیں ان کو بھی شاید تجربہ ہوا ہوگا مجھے تو بارہا ہوا ہے کہ جب ہم پڑھانے جاتے ہیں رات کو تیاری کی مطالعہ کیا اور جتنے متعلقات تھے سب دیکھ لئے لیکن پڑھنے پہنچے تو پڑھاتے پڑھاتے دل میں ایک ایسی بات آجاتی ہے جو مطالعے کے وقت سامنے نہیں آئی یہ پتہ نہیں کس طالب علم کے تڑپ اور طلب کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے دل میں کوئی ایسی بات ڈال دیتا ہے جو پہلے ہمارے دل میں نہیں ہوتی تو یہ خطبات اللہ والوں کے خطبات ہیں علماء کرام کے خطبات ہیں یہ ایسے ہیں کہ پتہ نہیں کس وقت کس کے طلب کی برکت سے کس کی زبان پر کیا بات آئی ہو تو

اس خطبات کو اس نقطہ نظر سے اس کی قدر کرنے کی ضرورت ہے پتہ نہیں کہ اسمیں ہمیں کیا ہدایت کی بات ملے ہر ایک کا انداز بیان بدلا ہوا ہوتا ہے دوسرے سے پتہ نہیں اس وقت کس کا انداز ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو جائے۔

دوسری بات ہمارے والد ماجدؒ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی یاد آتی ہے وہ عجیب بات میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنی اور نہ اسکے بعد سنی وہ ایک دن فرمانے لگے میں جب کہیں سے گذرتا ہوں اور راستے میں کہیں کسی کا وعظ ہوتا ہے تو میں تھوڑی دیر کھڑا ہو کر کچھ ضرور سن لیتا ہوں یعنی ایک عام واعظ وعظ کر رہا ہے کسی مسجد میں یا کسی جلسے میں کسی بھی موقع پر وعظ کر رہا ہے تو مفتی اعظم پاکستانؒ اس کو سننے کھڑا ہوا ہے جسکے وعظ سننے کو لوگ ترستے ہیں جسکی قدر کر کے عزت سے لوگ بلاتے ہوں وہ فرما رہے ہیں کہ جب ایک عام آدمی کا وعظ ہو رہا ہوتا ہے میں تھوڑی دیر کھڑے ہو کر کچھ سن لیتا ہوں اس لئے سن لیتا ہوں کہ پتہ نہیں اس اللہ کے بندے کی دل سے کوئی ایسی بات نکل جائے جو میرے دل پر اثر کر دے اور میرے دل کی دنیا بدل دے، کیونکہ تاثیر پیدا کرنا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے قبضے میں ہے بعض اوقات کسی اللہ کے بندے کا ایک کلمہ انسان کی زندگی بدل دیتا ہے اسکی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے ایک مثال نہیں سینکڑوں مثالیں آپ نے پڑھی ہونگی، حضرت امام قعنبیؒ جو امام بخاریؒ کے بھی استاد ہے اور امام ابی داؤدؒ کے بھی استاد ہیں، امام ابوداؤدؒ انکا ذکر کرتے ہیں انکا واقعہ لکھا ہے کہ یہ آوارہ تھے اور غنڈہ ٹائپ کے آدمی تھے اور گالی گلوچ وغیرہ کے عادی تھے آوارہ گردی کرتے تھے۔ علقمہ بن حجاجؒ امیر المؤمنین فی الحدیث یہ حدیث کا درس دیا کرتے تھے ایک مرتبہ حدیث کا درس دے کر اپنے گھر جا رہے تھے اور گھوڑے پر سوار تھے تو پتہ ہے اس آوارہ گرد نے انکے گھوڑے کی باگ پکڑی اور کہہ رہا ہے، تم ساری دنیا کو حدیث سناتے ہو مجھے بھی حدیث سناؤ، اس نے کہا یہ کونسی جگہ ہے حدیث سننے کی اور کہا کہ اگر تم نے حدیث پڑھنی ہے تو وہاں درس میں آکر حدیث پڑھ لینا، اس نے کہا کہ مجھے ابھی حدیث سناؤ ورنہ آگے نہیں جانے دوں گا اس نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ آپ کو آگے نہیں جانے دوں گا، تو علقمہ بن الحجاج نے اپنی سند سے حدیث روایت فرمائی قال رسول اللہ ﷺ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت، کہ اگر تمہارے اندر حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو یہ حدیث سنائی یہ ایک حدیث سننا تھا کہ دل کی دنیا بدل گئی اور اسی وقت سے اس نے آوارگی سے بدمعاشی سے توبہ کی، علقمہ بن حجاج کے حلقہ درس میں جا کر ان کے بہترین ساتھی بنے ایسے ساتھی بنے کہ امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابوداؤدؒ کے استاد ہیں تو کس وقت کون سا کلمہ کونسی بات انسان کے دل پر اثر انداز ہو جائے جس سے اس کی دل کی دنیا بدل جائے اس کی زندگی میں انقلاب آجائے، تو میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ میری عادت ہے کسی کا

بھی وعظ ہو رہا ہو اگر چہ کسی معمولی آدمی کا ہو رہا ہو میں تھوڑا دیر اسکو ضرور سنتا ہوں اس نیت سے سنتا ہوں کہ شاید اسکی کوئی بات میرے دل پر اثر انداز ہو جائے اور پھر فرمایا کہ جو لوگ بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں تقریر کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں انکو باقاعدہ اہتمام کرکے وعظ کرنے کیلئے بولا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو دوسروں کی نصیحت سے بے نیاز سمجھتے ہیں کہ ہم تو دوسرے کو سنانے والے ہیں ہمیں کون کیا سنائے گا، میں ایک جلسے میں موجود تھا تو وہاں ایسے ہی مجلس میں جیسے آپ تشریف فرما ہیں تو ایک تقریر ختم ہونے والی تھی تو اس نے کہا یہ ختم ہو جائے تو آپ تقریر کریں گے تو اس نے کہا ہم تقریر سننے نہیں آئے ہیں ہم سنانے آئے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ یہ بے نیازی غرور اور تکبر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے تو پھر فرمایا کہ جہاں بھی کوئی دین کی بات ہو رہی ہو اسکو سنو شاید کہ اس بات کے سننے کے نتیجے میں تمہاری زندگی بدل جائے ،تو بھائی یہ ذخیرہ اتنا بڑا ذخیرہ ہے۔تو اس خطبات مشاہیر سے بھی تمہارے اندر تبدیلی آسکتی ہے اور اس میں کیسے کیسے لوگوں اور کیسے کیسے بزرگوں نے خطاب فرمایا ہے اور ان کی کونسی بات ہمارے دل پر اثر انداز ہو جائے اور ہمارے دل کو بدل دے لہٰذا اس کی پوری قدر کرنی چاہئے اور پوری قدر کرتے ہوئے اسکا مطالعہ کرنا چاہے اور یہ نہ ہو کہ ہر بزرگ کا انداز اور اسلوب مختلف ہوتا ہے اور افعال مختلف ہوتے ہیں اور ہم اسکو نہیں دیکھتے بہرحال ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیے تو ہر پھول سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کے فیوض کو جو الحمدللہ ساری دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں برکت عطاء فرمائے الحمدللہ انہوں نے اپنی زندگی میں بھی جو آنکھوں سے نظر آرہا ہے ایک ٹیم تیار کرلی انکے صاحبزادگان بھی انکے رفقاء کار بھی اور انکے شاگرد بھی الحمدللہ اب ایسی ٹیم تیار ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم اور دائم رکھے اور دن دگنی رات چگنی ترقی عطاء فرمائے ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

(پھر حضرت نے تمام طلبائے دورہ حدیث کو اجازت حدیث سے نوازا)

مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں فاضل حقانیہ کا خطاب

حقانیہ اور رجال کار کی تیاری

اس کے بعد حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں کو دعوت دی گئی انہوں نے کتاب سے متعلق چند قیمتی جملے ارشاد فرمائے فرمایا: دارالعلوم حقانیہ کی برکت وفیوض شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے فیوضات وبرکات اور ثمرات پوری دنیا میں موجود ہیں ''خطبات مشاہیر'' بھی انہی برکات میں سے ہے۔

دارالعلوم نے میدان علم کے شہسوار، میدان تدریس کے تاجدار، تصنیف وتالیف کے میدان میں

نامور مصنفین، میدان سیاست کے مدبر امام، تصوف وسلوک کے مرشدان باصفاء، جہاد فی سبیل اللہ کے جرنیل غرض ہر میدان کے لئے رجال کار مہیا کئے اور یہ سب دارالعلوم حقانیہ ادامھا اللہ کی برکات ہیں۔

خطبات مشاہیر کے علمی وروحانی جلوے

"خطبات مشاہیر" علم بالقلم کے علمی وروحانی جلوے جسے حضرت شیخ مولانا سمیع الحق نے جمع کئے سب سے پہلے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تقریر لائے ہیں مکاتیب مشاہیر کہ پہلی جلد میں بھی سب سے پہلے حضرت مدنیؒ کے خط کی عکسی تصویر لگائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں یہ کتاب کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے

مردان کے مشہور عالم دین مولانا سجاد الحجابی نے حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کی خدمت میں اپنا ایک وقیع مقالہ بطور سپاس نامہ پیش کیا جس میں مفتی تقی عثمانی کی علمی منقبت اور مشاہیر عالم کا ان کے بارے میں تاثرات کا بیان تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد صاحب

چند احساسات

تین چار احساسات بحیثیت طالب علم علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں سب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں علامہ اقبالؒ سے استفادہ کرتے ہوئے ایک شعر پیش کرتا ہوں ......

صحبت پیر روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف
آگ اس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں اگر ایک بھی ہو صاحب یقین

نائن الیون کے بعد عالم اسلام مدارس اور علماء کو بہت سارے خطرات درپیش ہیں اس حوالے سے عالم اسلام کے تین چار شخصیات سے اس لئے متاثر ہوں کہ انہوں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے زمینی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے حق کا اظہار کیا۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ بھی زمینی حقائق سے بے نیاز رہے اس وقت حالات کیا تھے ہمارا یہ مسئلہ ہے وہ مسئلہ ہے لہذا اسلام کا نفاذ ممکن نہیں آپ سب جانتے ہیں دشمن کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں اور پھر ماتم کناں رہتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے حوصلہ دیا

ان حضرات میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ، جنرل حمید گلؒ میرے اچھے دوست اور مہربان تھے پشاور تشریف لاتے تو بہت گپ شپ رہتی اور سب میں نمایاں مولانا سمیع الحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

کو صحت دے، زندگی دے میں نے ان سے حوصلہ لیا ایک زمانہ تھا مجھے ایک ٹی وی پروگرام میں بلایا جاتا اس وقت حالات اچھے تھے طالبان کا دور تھا، پھر حالات تبدیل ہو گئے، تو مجھ سے پوچھا گیا کہ لوگ حالات کے رخ کو کیوں نہیں سمجھتے جب یہ سانحہ ہوا؟ میں نے کہا یہ سانحہ نہیں ہوا یہ حادثہ ہوا ہے اور حادثہ سے بڑھ کر سانحہ یہ ہوا کہ حادثہ کو دیکھ کر کوئی رکتا ہی نہیں۔

دینی مدارس سے قلبی تعلق

لہٰذا مجھے مدرسے کے اس چٹائی پر بیٹھنے کی خواہش، میں اب بھی اچھی طرح جانتا ہوں مجھے استاد محترم مفتی حبیب الرحمان صاحب نے کہا بھی مگر کاش! مجھے وقت پر یہ اندازہ ہوتا تو میں کسی مدرسے میں داخلہ لیتا، الحمدللہ اب بھی مدرسوں کے ساتھ قلبی تعلق ہے مفتی غلام الرحمان صاحب کے مدرسے میں گیا تھا انہوں نے مجھے دعوت دی تھی، بہت اعزاز سے نوازا تو میں نے وہاں غالب کا ایک شعر پڑھا......

اگر واں نہیں یہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

تو ان مدارس سے الحمدللہ پرانا تعلق رہا ہے، میں اب بھی حق پرست علمائے کرام کو ان کی گھنی داڑھیوں میں، پگڑیوں میں اور ان لمبے قمیصوں میں اور ان کے کردار کی ماضی میں جھانک کر کڑیوں کو ملاتا ہوں تو اپنے اسلاف کی نشانیاں پاتا ہوں آپ یقین کریں اس وقت جتنا بڑا چیلنج درپیش ہے اس کا مقابلہ صرف اور صرف علماء نے کرنا ہے، آج ''آواز دوست'' کے عنوان سے روزنامہ مشرق میں جو کالم لکھتا ہوں اس میں یہی رونا رویا ہے اقبال کے الفاظ میں............

غم نصیب اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
چن لیا تقدیر نے وہ کہ تھا محرم ترا

تہذیبی بحرانوں کا مقابلہ

آج عقائد کو خطرہ ہے، ہماری تہذیب کو خطرہ ہے ان سارے بحرانوں کا مقابلہ آپ نے کرنا ہے آج کل کہا جارہا ہے کہ مدارس کو مین سٹریم میں لاؤ میں ہمیشہ اس کا مخالف رہا ہوں، مین کا معنی بڑا اور سٹریم کا مطلب نالہ، مین سٹریم کا معنی ہوا بڑا نالہ مطلب یہ کہ ان خیر کے چشموں اور آبشاروں کو بڑی ندی میں ڈالدو تا کہ یہ صاف وشفاف صحت بخش چشمے اور آبشار اس گندی ندی کا حصہ بن جائے تا کہ پتہ ہی نہ چلے کہ صاف پانی کونسا ہے اور گندہ کونسا لہٰذا میں مین سٹریم کی ہمیشہ مخالفت کر رہا ہوں مین سٹریم تو یہ مدارس ہیں جو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت، اسلامی تہذیب وثقافت کے امین ہیں حکومتوں کو اس مین سٹریم میں لاؤ مملکت

خدا داد کو بھی اس سٹریم میں لانا چاہئے ، میں کہتا ہوں کہ تمام مدارس کے علماء وطلبہ اس تہذیب کے پیرو ہیں جو جناب رسول کریم ﷺ لے کر آئیں آپ کی داڑھی آپ کی پگڑی ایک لائف اسٹائل بتاتا ہے جس سے غیروں کی پوری لائف اسٹائل کو خطرہ ہے۔

مدارس اسلامی تہذیب کے امین

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یورپ میں مساجد کی تعمیر پر پابندی ہے اگر اجازت دیتے ہیں تو مینار کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ الگ تہذیب کی علامت ہے یورپ کو اسی سے خطرہ ہے اور ہمارا ایمان ہے هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اس لئے ہمارا ایمان ہے مدارس اسی تہذیب کے لئے امین ہیں علماء کو اللہ تعالیٰ زندگی دے وہ کوششیں کرتے ہیں مجھے چونکہ حکم ہوا ایسے مواقع پر میں کہا کرتا ہوں......

یارب شب وصال کو اتنا دراز کر
تاحشر سجدوں میں اذان سحر نہ ہو
شب وصال بہت کم ہے آسمان سے کہو
کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

میں ایک مرتبہ پھر مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس عظیم کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں آخر میں ڈاکٹر دوست محمد صاحب نے اقبال کے چند اشعار ترنم میں پڑھ کر سنائے اور داد وتحسین وصول کی۔

پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

الحمدللّٰه و کفی والصلاۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلیٰ اله واصحابه القیا امابعد تمام حضرات درود شریف پڑھیں۔ اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ اله سیدنا ومولانا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی ال سیدنا ابراھیم انك حمیدمجید اللھم بارك علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ ال سیدنا ومولانا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم انك حمید مجید۔

آغاز سخن:

انتہائی واجب الاحترام مہمان خصوصی پیر طریقت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت فیوضہم اور ہمارے انتہائی محبوب دینی مدارس کے دفاع کرنے والے نوجوان اور عظیم خانقاہ

علمی مرکز کے صدر مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر اکابر مشائخ علماء طلباء! میں یہاں بیان کرنے نہیں آیا کیونکہ میں اس مدرسے کا ایک ادنی سا طالب علم ہوں اور اپنے استادگرامی شیخ مکرم حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کے نعلین کا صدقہ ہے میں ان کے صاحبزادں حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب دامت فیوضہم اور حضرت شیخ صاحب مولانا انوار الحق صاحب دامت فیوضہم اوران کے صاحبزادگان کا دل سے احترام کرتا ہوں میں یہاں تقریر کے لئے نہیں حاضر ہوا ہوں بلکہ ہمارے محسن حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مجھے حکم فرمایا تو میں اس مبارک محفل میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوا یہاں اتنے اولیاء صلحاء کا مبارک اجتماع ہے کہ شاید اس کی برکت سے میری مغفرت ہوجائے۔

شیخ الاسلام کی سادہ طبیعت

میرے والد کی چچا زاد بہن کا انتقال ہوا ہے، مجھے وہاں بھی جانا تھا لیکن اس جگہ حاضری کو میں بہت بہتر سمجھتا تھا میں اپنا سارا وقت مہمان گرامی کو دوں گا۔ آج مجھے ایک افسوس ہے کہ میرے استاذ مکرم حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم بیماری کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے،اللہ انہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تقریر نہیں کررہا صرف ایک بات کروں گا کہ ابھی آپ نے حضرت شیخ الاسلام صاحب کی تعریف سنی وہ کتنی سادہ طبیعت کے ہیں میں انکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا،ان کو ان تعریفوں سے خوشی نہیں ہورہی تھی

مولانا سمیع الحق کی بلندی

مولانا سمیع الحق صاحب کو بھی اللہ نے بہت بڑی بلندی دی ہے، یہ بلندی باتوں سے نہیں ہے یہ اخلاص،للّٰہیت سے ملتی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب یہ دارالحدیث نہیں تھا پہلے والا دارالحدیث تھا جب حضرت شیخ تشریف لاتے تھے تو عجیب منظر ہوتا ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر اخلاص اور للّٰہیت پیدا کریں اسی اخلاص نے کراچی میں دارالعلوم اور بنوری ٹاؤن بنایا اور ہندوستان میں دیوبند بنایا اور تبلیغی جماعت کو پوری دنیا کے اندر پھیلایا ان سب کے بانی سادہ طبیعت کے تھے،اب حضرت شیخ الاسلام صاحب اگر یہاں سے باہر تشریف لے جائیں تو ان کو کوئی نہیں پہچانے گا،اس طرح میں نے اپنے اکابر کو دیکھا ہے تو آپ سے بھی یہ درخواست ہے خود کو پہچانو۔

اخلاص وللّٰہیت میں کامیابی

طالب علم بھائیو! اپنے اکابر کے طریقوں کو اپناؤ کامیابی اسی میں ہے، کامیابی دنیا میں نہیں مال میں نہیں کامیابی اخلاص اور للّٰہیت میں ہے اپنے اکابر کے ساتھ بڑے ادب اور احترام سے پیش آیا کرو، اسی پر اکتفا کرتا ہو بس اپنے اکابر کی زیارت کیلئے حاضر ہوا ہوں اللہ میری حاضری کو قبول کرے۔

خطبات مشاہیر اخلاص وللّٰہیت کا نمونہ

اسی اخلاص وللّٰہیت کی برکت ہے کہ ان اکابر کا جن کا آپ نے صرف نام سنا ہے انہیں دیکھا اور سنا نہیں، آج مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ۱۰ جلدوں میں ان کے خطبات کو ''خطبات مشاہیر،، کے نام سے جمع کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے ان خطبات کو دیکھیں، پڑھیں، اپنی لائبریریوں کی زینت بنائیں، خطبات میں آپ کو بہت کچھ ملے گا، یہ گویا آپ ان حضرات کی مجلس میں شریک ہوکر ان کے خطبات سن رہے ہیں، اس سے دل کی دنیا روشن ہوگی، تصوف وسلوک، علم وعمل اور زندگی گزارنے کا فن سیکھ لیں گے۔

حضرت مولانا محمد طیب صاحب (جامعہ امدادیہ فیصل آباد)

خطبات مشاہیر سلف سے تعلق جوڑنے کا وسیلہ

انہوں نے اکابر کے سامنے بولنا مناسب نہ سمجھا اور اپنا پیغام دے کر پڑھوایا۔

'' حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ''خطبات مشاہیر،، کے ذریعے امت کا تعلق سلف صالحین سے جوڑ دیا ہے اور ان شاء اللہ ہم سب اس تعلق کو جوڑے رکھیں گے۔،،

سردار عتیق احمد خان صاحب (سابق وزیراعظم آزاد کشمیر)

کلمات تشکر:

حضرات اکابرین علماء اور طلبہ! میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے یاد کیا اور اس عظیم علمی روحانی اور تاریخی تقریب میں مدعو فرمایا، اس عزت افزائی کے لئے میں حضرت مولانا کا ممنون ہوں۔ ''خطبات مشاہیر،، کی تقریب میں تعزیتی تقریب کا انعقاد حضرت مولانا کی وسیع ظرفی ہے، آپ حضرات کے علم میں ہے ابھی ان کا ذکر بھی ہوا کہ ہم ضرب وحرب کے ماہر مسلمان جرنیل جنرل حمید گل صاحب سے محروم ہوگئے، امت مسلمہ کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔

جہاد افغانستان ہو یا آزادی کشمیر کا معاملہ، دفاع پاکستان ہو یا دیگر قومی مسائل انہوں نے مجاہدانہ کردار ادا کیا، ہمارا ان کے ساتھ بیٹھنا ہوتا تھا، مختلف فورموں پر اکھٹے کام کرنے کا موقع ملا۔ ہمیشہ شفقت فرماتے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات نصیب فرمائے۔

مولانا سمیع الحق کے علمی اور قومی خدمات

مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے علمی، قومی اور ملی خدمات بہت زیادہ ہیں، اس عظیم دینی مرکز (جامعہ حقانیہ) کے سربراہ ہونے کے ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان کے بھی شہسوار ہیں، حقانیہ عظیم دینی مرکز ہے جس طرح یہاں ترویج دین، تبلیغ اور عقیدہ کی بات ہوتی ہے اسی طرح یہاں سے استحکام پاکستان کی

بات بھی کی جاتی ہے۔ ہمارے اور آپ کا جو تعلق ہے اس کو کشمیر میں بھی اور پورے پاکستان میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں سے اٹھنے والی آواز کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

مجاہد اول کا ذکر خیر

اس روحانی تقریب میں میرے والد بزرگوار سردار عبدالقیوم خانؒ جسے مجاہد اول کہا جاتا ہے کا ذکیر خیر ہوا، ان کے اخلاق سے ہندو تک متاثر تھے، ان کی وفات پر ہندوؤں نے سات دن سوگ کرنے کا اعلان کیا۔ ان کا جنازہ جہاں جہاں سے گزرا لوگوں نے عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ان کا علماء سے اور دین سے تعلق پر بات فرمائی، دین اور قوم وملت کا درد رکھنے والے تھے۔

کشمیر میں آزادی کی بات ہوتی ہے تو الحمدللہ! سردار عبدالقیوم نے بھرپور کردار ادا کیا ہے، پاکستان کو تنہا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ایٹمی قوت ہوکر باقی اسلامی ممالک کی حفاظت کرے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہر طرف سے سازشوں کا جال بنا جارہا ہے...... گول ایک ہندو ہے اس نے رپورٹ جاری کی ہے میں پڑھ رہا تھا، اس نے لکھا کہ ہم نے پاکستان کے مذہبی، ثقافتی اور تہذیبی ورثے تک رسائی حاصل کی ہے اور بہت جلد اس کی دیواریں ڈھا دیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں ہونے دیا، جامعہ حقانیہ کے غیور فضلاء اور طلبہ نے روس اور امریکہ کو ناکوں چنے چبوائے تو انڈیا کا بھی بھرپور مقابلہ کریں گے۔ ان شاء اللہ

خطبات مشاہیر اسلاف کے فرامین کا مجموعہ

میں آخر میں ایک بار پھر حضرت مولانا کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ''خطبات مشاہیر'' کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، یہ خطبات پون صدی کی تاریخ ہے اور اسلاف کے فرامین وارشادات کا مجموعہ ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

اس کے جامعہ حقانیہ کے فاضل اور دارالعلوم نرشک کے استاد مولانا ابرار حقانی نے عربی میں ''خطبات مشاہیر'' کے متعلق اپنا بنایا ہوا قصیدہ پڑھا۔ (وہ قصیدہ دوسری قسط میں ملاحظہ فرمائیں گے ان شاء اللہ)

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب (مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور)

خطبات مشاہیر پر میرے جذبات واحساسات

مجھے فخر ہے کہ عالم اسلام کی عظیم شخصیت شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اس محفل کی رونق ہیں، ''خطبات مشاہیر'' پر میرے جذبات واحساسات وہی ہوں گے جو کہ ایک بیٹے کا اپنے باپ کے کارناموں پر ہوتے ہیں۔ ابھی میرے بھائی مولانا عبدالقیوم حقانی ذکر کررہے تھے کہ میں نے ''البلاغ'' کے

اشتہار (سوانح مولانا تقی عثمانی) سے متاثر ہوکر دو جلدوں میں ''مولانا سمیع الحق حیات و خدمات'' لکھی اور تیسری جلد پر کام جاری ہے، میں مولانا حقانی سے عرض کروں گا کہ یہ کام تین جلدوں پر نہ روکنا بلکہ اسے آگے بڑھاتے ہوئے دس جلدوں تک پہنچائیں۔

مولانا سمیع الحق کا علمی انہماک

میں ریاض (سعودی عرب) کے ایک علمی کانفرنس سے واپس آرہا تھا اس کانفرنس میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ جسے میں اپنا محسن سمجھتا ہوں بھی شریک تھے، واپسی ایک ہی جہاز میں تھی ہم جیسے آرام پسند اس طویل سفر میں آرام کررہے تھے لیکن ہمہ تن حضرت مولانا مدظلہ سارے سفر کے دوران ''خطبات مشاہیر'' کی تصحیح اور عنوانات کا کام فرمارہے تھے، میں نے دیکھا تو میرا بھی جذبہ بنا اور دل میں کہا کہ ایک بوڑھا اور کمزور انسان سارا وقت لکھنے لکھانے میں صرف کرے شاگرد سوتا رہے لہذا یہ میرے لئے بڑی بے غیرتی کی بات ہوگی، جامعہ عثمانیہ کے فتاویٰ پر کام شروع کرایا اور بحمد اللہ ۱۰ رجلدوں تک کام مکمل ہوگیا۔

خطبات مشاہیر عظیم لوگوں کے افکار کا نمونہ

''خطبات مشاہیر'' میں آپ کو مفسرین ملیں گے، محدثین ملیں گے، مدرسین اور زعماء قوم وملت ملیں گے، یہ صرف خطبات نہیں بلکہ عظیم ذہین لوگوں کے افکار ہیں، محاسن وخوبی کو جمع کئے ہوئے ہیں ان تمام پھولوں کو ترتیب سے رکھنا مولانا مدظلہ کا عظیم کارنامہ ہے اس کی ہر سطر سے خوبی ٹپک رہی ہے، وہ خوبی وسعت ظرفی ہے کہ ہم جیسے شاگردوں کے خیالات کو جگہ دی۔ مولانا سمیع الحق مدظلہ کواللہ تعالیٰ نے جتنی وسعت ظرفی عطا فرمائی وہ کم ہی کسی میں دیکھنے کو ملے گی۔ طلبہ بھائیوں سے یہی عرض کروں گا کہ حضرت مولانا کی یہ خوبی اپنے اندر سمولیں۔ ''خطبات مشاہیر'' اسی خوبی کا عظیم الشان شہکار ہے۔

مولانا محمد طیب قریشی (خطیب مسجد مہابت خان)

خطبات مشاہیر قابل صد تحسین

میں استاد العلماء شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے والد ماجد کے لئے اس عظیم الشان تقریب میں ایصال ثواب کرایا، حضرت مولانا مدظلہ ہمارے خاندانی بزرگ ہیں، ہم انہیں اباجی کہہ کر پکارتے ہیں۔ شیخ الحدیث کو داجی کہا کرتے تھے۔ اب بھی یہی معمول ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی شفقتیں اور عنایتیں اتنی زیادہ ہیں کہ اس مختصر وقت میں اس کا بیان نہیں ہوسکتا۔

بہرحال! حضرت مولانا مدظلہ اور مؤتمر کے اراکین کو ''خطبات مشاہیر'' کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

(قسط ۴۱) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۲ء/۱۳۹۰ھ۔ ۱۳۹۱ھ کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب' اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

گورنر سرحد جناب محمد حیات خان شیر پاؤ کی آمد

۸ مارچ ۱۹۷۲ء کو جناب حیات محمد خان صاحب شیر پاؤ گورنر صوبہ سرحد دارالعلوم تشریف لائے۔ دارالعلوم سے باہر اساتذہ وطلبہ نے ان کا استقبال کیا۔ دارالعلوم پہنچ کر آپ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ کے ساتھ درسگاہوں، کتب خانہ اور نئی تعمیرات کا معائنہ کیا اور بے حد متاثر ہوئے، کچھ دیر کیلئے آپ احقر کے ساتھ دفتر الحق بھی تشریف لائے اور الحق سے اپنی دیرینہ دلچسپی اور تعلق کا اظہار فرمایا۔ بعد میں آپ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کے ساتھ دارالحدیث ہال تشریف لے گئے اور طلبہ کے ساتھ حلقہ درس میں چٹائیوں پر بیٹھ گئے۔ اس استقبالیہ مجلس میں احقر نے طلبہ واساتذہ دارالعلوم کی طرف سے آپ کی اچانک آمد کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ حکام اور امراء کا ان بوریہ نشین طلبہ علوم نبوۃ کے پاس آنا خود ان کے حق میں عزت اور بھلائی کی بات ہے جبکہ علماء اور فقراء کا حکام کے در پر جبہ سائی علم اور دین کی تذلیل ہے۔ اس طرح جناب شیر پاؤ صاحب کی اچانک آمد اور طلبہ کی محفل میں بیٹھنے سے علم پرور حکام کی

یادتازہ ہوگئی ہے۔ جناب محترم گورنر صاحب نے مختصر خطاب میں فرمایا کہ میں حضرت مولانا مدظلہٗ کا دیرینہ معتقد ہوں اور میں نے حضرت مولانا اور دارالعلوم کے بارہ میں جو کچھ سنا تھا آج دارالعلوم کو اپنی توقعات سے بہت بڑھ کر پایا۔ علوم دینیہ کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ پاکستان جس مقصد سے قائم ہوا ہے، اسے حاصل کرنے کے لئے ہم یہاں دین کے فروغ اور دینی تعلیم کی ترویج پر بھی پوری توجہ دیں۔ اس طرح اگر حکام ایک طرف کالجوں، یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں تو دوسری طرف یہاں آکر طلبہ علوم دینیہ سے بھی ملنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ قیام پاکستان کے اساسی مقصد کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں جو کہ اسلام کی اشاعت وحفاظت ہے۔ بعد میں جناب گورنر صاحب موصوف نے دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کے ساتھ چائے نوش فرمائی، اس موقع پر گورنر صاحب موصوف نے اپنی جیب سے دارالعلوم کو پانچ سو روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیا۔

قائد جمعیت کی تشریف آوری:

قائد جمعیۃ العلماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ حسب معمول ماہ مارچ بھی متعدد بار پشاور آتے جاتے دارالعلوم حقانیہ میں رونق افروز ہوئے طلبہ اساتذہ بالخصوص حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سے حالات حاضرہ پر پُر لطف مجالس رہیں۔ ۹ مارچ کو سہ جماعتی معاہدہ کی بخیر وخوبی تکمیل کے بعد راولپنڈی سے دارالعلوم تشریف لائے اور رات کو جامع مسجد میں ایک عظیم الشان اجلاس سے خطاب فرمایا۔

شیخ المحدثین نصیرالدین الغورغشتویؒ

شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین قدس سرہٗ کی سوانح کے بارہ میں درج ذیل مختصر مضمون موصوف کے حاشیہ مشکوٰۃ شریف کی طبع ثانی کے لئے ناشر کتاب کی خواہش پر بطور دیباچہ لکھا گیا۔

زمانہ طالب علمی کی ایک سوانحی عربی تحریر

أسرتہٗ ومولدہ: هو الشيخ الأجل الزاهد المجاهد، و المرشد الراشد، نابغة العصر، الثقة، الثبت، الفقيه، بقية السلف، آية من آيات الله شيخ الحديث مولانا نصير الدين بن مولانا بهاء الدين بن مولانا سعد الدين بن الشيخ محمد موسیٰ بن أخوند محمد بشارتؒ۔ آباء هم (من قبيلة كاكڑ الافاغنة) رحلوا من قندهار بنيّة الجهاد ضد الهنود، ثم أقا موا في بلاد (چهچه) و كان والد الشيخ عالماً نحريراً ورعا شيخ طريقة الجشت في زمانه توفي غرة جمادى الاولیٰ ۱۳۰۹ھ وكان سن الشيخ المحشي حينئذٍ أربع عشر سنةً، فيظهر من ذلك أن الشيخ ولد في ۱۲۹۵ھ و مولدہٗ غورغشتي مديرية كيملبور الواقعة في إقليم بنجاب باكستان ودامت منطقة (چهچه) مو شحةً بإزهاء العلم والورع

ولازالت متلألئة بجواهر ثمينة، كأمثال الشيخ قطب الدين الغور غشتى، والشيخ الاجل عبدالرحمان البهبودیؒ ومولانا سعد الدين الجلالویؒ وغير ذلك من اعلام العلم والفضل.

دراسته: تاثر الشيخ فی أول حياته عن والده غاية التأثر، ونشأفی أسرة تحلّت بخصائص العلم والتقویٰ، و بحسن تربية الأسرة والوالد الشفيق نشأ فی العلم والعبادة، واجهاد النفس، وسهر الليالی، وتحلی بمكارم الأخلاق زاهداً عن المظاهر والذات. بدأ دراسته الابتدائية من أخيه الفاضل الشيخ شهاب الدين(وهو والد الشيخ الكبير قطب الدين من أرشد تلامذة فقيه العصر سيد نا رشيد أحمد جنجوهی) ثم قرأ مبادی النحو والصرف فی بلدة (سروبه) مديرية فتح جهنك، واستكملها فی قرية "لے" من نواحی (ملتان) ثم رحل إلی قرية"نوتهه" و تلمذ من الشيخ غلام رسول المعروف به "انی بابا" فی كتب المنطق، والمعانی ثم انتقل الی "جكڑاله" من منطقة "ميانوالی" وقرأ الصحاح الستة من الشيخ الأجل قاضی قمر الدين المحدث الشهير، و صاحب المدراج والمقامات (تلميذ الشيخ أحمد حسن الأمروهی من أجل تلامذة حجة الاسلام محمد قاسم النانوتویؒ) والشيخ القاضی استر شد فی السلوك عن الشيخ خواجه محمد عثمان الدامانی صاحبُ الطريقة المجد دية بموسیٰ زئی، واستجاز فی الصحاح عن الشيخ الأجل أحمد علی السهار نفوری.

تدريسهٗ: بعد فراغهٖ من الدراسة وقف حياته لخدمة العلم، و درس العلوم والفنون، و بلغ أوج الكمال فی العلوم الآليه ولكن الله اصطفاهٗ لحديث نبيهٖ الكريم ﷺ وذلك فضلهٗ يؤتيه من يشاء، وبعد بُرهةٍ من الزمان سافرإلی "رنگون" عاصمة برمايدرس أعواماً متفرقةً، ويطالع فی مدرسةٍ بجوارالمسجد الجامع، وفی هذا السفر سافرمن "رنگون" إلی الحج ولزيارة الحرمين الشريفين فی عهد الحرب العالمية الأولیٰ وخلافة السلطان عبدالحميدؒ وفی ذلك الوقت شاعت مظالم "الروس" وهاجرالمسلمون إلی الحرمين فإذارأی الشيخُ أحوالهم الشعثة تأثرشديداً ويبكی علی مصائب المسلمين وفی عودتهٖ من "رنگون" نزل فی ديو بند' لما كان يسمع من محاسنه كثيراً، و يزداد فی قلبهٗ شوقاً إلی ان يلتحق بمعهدٗ الإسلامؔ، و يتشرف بتلمذ شيخ العالم "محمود الحسن الديو بندیؒ" فحضر فی خدمتهٖ لاختبار الالتحاق بالمدرسة فی الترمذی، والهداية الأخيرين، والتوضيح والتلويح فاعترف الشيخؒ بذكاء ه التام، واستعدادهٖ الكامل، ومكث أسابيع فی ديوبند، ولما وجد الجو غير مساعدٍ لصحتهٖ، رجع الی بلدته غور غشتی، وظل يدرس مشكوٰة المصابيح، و أمهات الكتب من علم الحديث والتفسير والفقه وينشر

السنن النبوية زُهاء نصف قرنٍ إلى وفاته، حتى اختلط حب الحديث وانهما كه به بلحمهٖ ودمهٖ، وصار لقب 'شيخ الحديث' علماً عله أشهر من اسمه، وجمعت إليه الطلبة من أقصىٰ البلاد، والأقطاع الإسلاميه وصار درس حديثه مالامثل لهٗ فى الهند إلا بدارالعلوم ديو بند، حيث يدرس شيخ العرب و العجم مولانا حسين احمد المدنى قدس سرهٗ العزيز، وبحب التلامذه كأنهم أفلا ذكبدهٖ، وفى آلاف من تلامذةٖ كبارالعلم والمشيخة لم يكتفوا بتحصيل العلوم الظاهرية فقط، بل استر شد وامنه فى السلوك والا رشاد واستكمال مدارج السلوك، وكثير منهم فازوا بتخلعة الخلافة فى الطريقة النقشبندية، والإجازة فى علوم الحديث، منهم مدرسون وقضاة وحكام امتازوا بمزا يامن اتباع السنة، وانكار البدع مع حرمة السلف، وقد تشرفنى لما سالتهٗ تبركا بالإجازة المسندة لسائر كتب الحديث فكتب فى ورقة السند وانى حصل لى الإجازة والقرأة من شيخنا، ومولانا القاضى قمر الدين الجكڑالوى و حصل له الإجازة من مولانا و شيخ مشأيخنا أحمد على السهارنفورى، وحصل له الإجازة من مولانا شاه محمد اسحٰق الدهلوىؒ يتبين من سلسلة إن سنده عالٍ من الأسانيد المتداولةٰ فى بلادنا.

البيعة والإجازة: أجازهٗ الشيخ حسين علىؒ (وان بچهران)فى طرق التصوف المجاز من خواجه محمد عثمان الدامانى صاحبؒ الفوائد العثمانيه، وكان الشيخ حسين على من أبطال الإسلام فى ردالبدع ،ودعوة التوحيد التى غلبت على سائر أحواله، و كيفياتهٖ، وصار الشيخ نصير الدينؒ قرة عين لشيخه، و محباً اليه صاحبهٗ مدة طويلة ثم يردد الى زيارتهٖ طيلة حياتهٖ ،وكان يقول مرشدهٗ نصير الدين هدية أهدى بها إلى ربى ان استهدا نى عز جلاله۔

ضحايا ه وجهوده: كان مصداقا قولهٖ تعالىٰ۔ لا يخافون فى الله لومةلائم۔ ينتقد دائماً على المنكرات مضطرباً لإعلاء كلمة الله، وكبت أعداء الدين، فحياته المباركه مصبوغة بصبغ الحسينية يتلأ لأ على جبينه كأنهٗ سيف سلول يدمغ الباطل أدخل السجن فى حركة ختم النبوت۔ضد القاديانية۔ مع ضعفهٖ، ومكث طويلاً فى معتقل "لاهور" و"ساهيوال" وغير ذلك مع رفقتهٖ من العلماء والمشايخ، كان مشغلهٗ فى السجن الذكر، والمراقبة، والشيخ يقول اذا كان خارج السجن درس الحديث ففى السجن الله، الله۔ خير شغل وخير جليس۔ كذلك ينكر على الفرق الباطلة، وخاصةً الحركة المودودية، ويقول: إن راعيها ضال ومضل، ولا يجوز الصلاة خلف من ينتمى إليها. ويسعىٰ دائما لإجراء الأحكام، والقوانين الشرعية فى باكستان، و يؤيد جمعية العلماء فى تلك الأهداف، ومع ضَعفه يسا فرإلى حفلات المدارس الدينية وإرشاد الخلق.

مزاياه ومنن الله عليه: ومن مننه تعالىٰ عليه أن نشر الحديث بيديه في البلاد الغربية إلى ماوراء النهر، بعد أن اندرست آثاره، واضمحل صته، تحت الفلسلفة والمعقول، فتحوّل الله أنظار العلماء في البلاد الأفغانية إلى الحديث بجهوده المباركة،فلولا عنايتهٗ بعلوم الحديث لقضى عليها بالزوال فالحق أن منزلته، في بلاد وسط "آسيا" كمنزلة الشيخ ولي الله الدهولي الإمام، محي السنة في الهند، ومن مزاياه الإخلاص والخلوص الذي هو روح العبادة فهذا العمل روح أعماله و جهودہ ما أخذ أجراً قط على درس الحديث، ولا أرادالسمعة، وما طلب المنصب، ولا رضى بدرأسة أكبر المدارس، و مشيخة المعاهد، يدرس في المسجد أو في ظل الأشجار لا طلب ولا من مطوعاً محتسباً على الله القبولية والمحبوبية ما يجعله لعبادہ المخلصين ،ومن منن الله عليه أن أعطاه الله حظاً و افراً من الاعتدال والحكمة في المسائل الخلافية ،فلا يتجاوز قدر نقير ولا قطمير مسلك أهل السنة والجماعة ،ومن مزاياه شدة تصلبه في الدين وانتصارهٗ لفقه أبي حنيفه يؤيد ها بالدلائل مع احترام أئمة الفقه، ومن مزاياه علوا لهمة في العبادة، وإحياء الليال بالتلاوة، والصلاة، والمطالعة ومن مزاياه حسن منظره اذا رأيته تذكر الله و تقشعر قلبك من خشية الله يجذبك كأنه مغناطيس القلوب عليه سيما النور كانهٗ ملك نزل من السماء خاشعا متوا ضعاً في تكلمه، و مشيه،وزاهداً في مسكنہ و مطعمہ۔

حاشيته على مشكوٰة المصابيح: ومن مآثرہ المباركة هذه الحاشية ما تدل على تفقهه،وتعمقہ فهي مع وجازتہ واختصاره يغني العالم المتعلم من الشروح المتداولة، قد جمع بين الرواية والدراية كأنهٗ سلالة المبسوطات فهذه الحاشية مأثرة علمية مملوة ببدائع فرائدہ ودرر فوائدہ لا سيما هوامش الفصل الثالث من المشكوٰة لأن أحاديثہٗ قلمّا توجد في شروح الصحيحين وأكثر الجوامع. وهذا مع أنهٗ لا يكتب بيد يہ بل يمليہ على الكاتب ثم يصححه، واعتمد غالباً على شرح المشكوٰة لعلي القاريؒ، ولكن الأسف أن الهوامش ما طبعت في ثوب رشيق يليق بشانہ ما زال الشيخ يقوم بأداء الخدمات الهامة، والذكر، والعبادة، الدعوة والإرشاد رغم ضعفه وأمراضہ حتى استولت أشواق الحج والزيارة على مشاعره تتهيا الى زيارت بيت الله بالباخرة مع وفور شوقہ إلى الله فمن كان يدعواله بطول الحياة ينكر عليه، و يتمنى موت الحرمين، وأن لا يرجع، ولكن الله رحم جثتهٗ الطاهرة الضعيفه فتشرفهٗ بلقاء ہ دون القاء البيت ودعاه الى رحمتہ راضيا مرضياً بعد حياة حافلة وذالك يوم الخميس ٤ ذي القعده ١٣٨٨ھ ٢٣جنوری ١٩٦٨ء بمستشفى "واه" ثم انتقل أقاربه إلى غورغشتي وصلى عليه بعد

صلاة الجمعة خامس ذى القعده آلاف من العلماء والصلحاء والمسلمين بزفرات وعبرات على العلم والهدىٰ، وكان لجنازته منظراً لاثعامالم يره العيون فى تلك البلاد، ودفن فى الناحية الجنوبية من البلدة قرب ضريح الشيخ قطب الدينؒ.

وكان وداعه كما قال الشيخ الإمام محمد أنور الكشميريؒ فى رثاء شيخه شيخ الهندؒ قدس سره......

سرىٰ نعشهٗ فوق الرقاب وطالما — سرىٰ علمهٗ فوق الركاب ورفعا

وشيعهٗ المخلوق من كل جانب — فلم أرإلا الفضل كان مودعا

ولم أرمثل اليوم كم كان باكياً — وما كان دمع القوم دمعاً مضيعاً

اللهم اعظم أجره ولا تفتنا بعده..........

لقد بذال الجهود ضحى حياتهٗ — لخدمة دين الله ناء بكلكل

نئے گورنر سرحد ارباب سکندر کی حلف وفاداری کے فوراً بعد دارالعلوم آمد

سرحد کے نئے گورنر جناب ارباب سکندر خان خلیل کراچی میں حلف وفاداری اٹھانے کے بعد دوسرے دن پشاور جاتے ہوئے دارالعلوم تشریف لائے۔ دارالعلوم حقانیہ میں اچانک آمد کے موقعہ پر دارالعلوم کے صحن میں استقبالیہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہو چکی ہے اور اللہ نے ہمیں ایک بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث اور حاضرین سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں اسی ملک کے تمام مسائل کے بہترین حل کی توفیق دے اور ہم نہ صرف مزدور کسان اور پسماندہ طبقہ کی صحیح خدمت کرسکیں بلکہ جس طرح ہمارے جوان ہمت بزرگ رہنما مولانا عبدالحق صاحب نے یہاں اسلام کی شمع روشن کی ہے۔ اس طرح پورے صوبہ میں اسلام کا بول بالا کرسکیں اور ایسے دارالعلوم جگہ جگہ بنا سکیں۔ اس موقعہ پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاب مدظلہٗ بھی موجود تھے۔ حضرت شیخ الحدیث نے حاضرین کے ساتھ ہر دو حضرات کو نئی ذمہ داریاں سنبھالنے کی دعا کی۔ دعا کے دوران حضرت گورنر صاحب احساس ذمہ داری سے آبدیدہ تھے۔ شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ اسلام کی روشنی میں گورنر صاحب اور مفتی صاحب اس ملک کو ایک مثالی ریاست بنا سکیں گے۔ گورنر صاحب کی آمد پر ہزاروں افراد، طلبہ و اساتذہ اور شیخ الحدیث مدظلہٗ نے دعا کی۔ موصوف کے ساتھ بیشمار حکام اور معززین بھی دارالعلوم اُترے جو استقبالیہ جلوس میں شامل تھے۔

حضرت شیخ الحدیث کا پارلیمانی لیڈروں کے مذاکرات میں شرکت

۱۰/اپریل ۱۹۷۲ء: حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ ۱۰ اپریل کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی معیت

میں راولپنڈی تشریف لے گئے۔ جہاں اس دن حضرت مفتی صاحب کے ساتھ پریزیڈنٹ ہاؤس میں جناب صدر پاکستان کے ساتھ پارلیمانی لیڈروں کے مذاکرات میں شرکت کی۔ دوسرے دن اسمبلی کے اجلاس کے سلسلہ میں گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد منتقل ہوئے۔۱۹راپریل کو واپسی ہوئی۔

اسلامیہ کالج کے جلسہ سیرت میں شیخ الحدیث کی صدارت وخطاب

۲۵ راپریل کو اسلامیہ کالج پشاور کی دعوت پر آپ نے وہاں کے جلسہ سیرت میں شرکت کی۔ دس بجے آپ کالج کے روس کیپل ہال پہنچے تو جناب عبدالہاشم خاں صاحب وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی نے پرنسپل صاحب اسلامیہ کالج اور دیگر حضرات کے ساتھ استقبال کیا۔ ہال یونیورسٹی کے طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت مدظلہٗ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے اجتماع کی صدارت بھی آپ نے فرمائی۔ وائس چانسلر صاحب اور پرنسپل صاحب نے آپ کا پرجوش اور پرخلوص کلمات سے خیر مقدم کیا۔ حضرت مدظلہٗ نے ایک گھنٹہ تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر سیر حاصل رشنی ڈالی تمام شرکاء و سامعین طلبہ نے نہایت وقار اور سنجیدگی سے آخر تک حضرت کے ارشادات سنے۔ آخر میں آپ نے یونیورسٹی کے حکام عملہ واساتذہ کے ساتھ چائے اور دوپہر کی دعوت طعام میں شرکت کی۔

حضرت والد ماجد، مولانا مفتی محمود کے حلف وفاداری اور جمعیۃ کے کنونشن میں شرکت

یکم مئی ۱۹۷۲ء کو پشاور کے گورنر ہاؤس میں حضرت مفتی محمود صاحب کے وزیراعلیٰ سرحد کیلئے حلف وفاداری اٹھانے کی تقریب ہوئی۔ اس میں حضرت شیخ الحدیث صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ طلبہ دارالعلوم حقانیہ نے منصب وزارت پر فائز ہونے اور شراب پران کے اعلان پابندی کی خوشی میں شہر میں ایک شاندار جلوس نکالا۔ ۵ مئی کو آپ پشاور میں جمعیۃ کے تاریخی کنونشن میں شریک ہوئے۔

مولانا عبداللطیف جہلمی اور مولانا عبدالشکور دین پوری کا دارالعلوم میں خطاب

مئی ۲۷ء: ماہ رواں میں دارالعلوم کے طلبہ سے مولانا قاضی عبداللطیف جہلم اور مولانا عبدالشکور دین پوری نے خطاب فرمایا۔

گورنر اور وزیراعلیٰ سرحد شیخ الحدیث کے صاحبزادوں کی تقریب نکاح میں شرکت

گورنر سرحد جناب ارباب سکندر خان خلیل صاحب نے اسلامی مدارس پر زور دیا ہے کہ وہ اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ جدید علوم کی تحصیل پر بھی توجہ دیں۔ گورنر یہاں دارالعلوم حقانیہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے کے صاحبزادوں مولانا انوار الحق اور الحاج اظہار الحق کی تقریب نکاح میں شرکت کے موقع پر جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر، عمائدین ملک اور معززین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب

کر رہے تھے۔ گورنر صاحب نے فرمایا کہ میں نے مولانا عبدالحق صاحب سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اگر وسائل اجازت دیں تو اسلامی مدارس کی امداد کی جائے انہوں نے اس ضمن میں دارالعلوم حقانیہ کو غیر مشروط امداد دے کر یہاں طب جدید وقدیم کے کھولنے کی پیشکش کی تاکہ یہاں کے فارغ ہونے والے نصاب تعلیم میں ایسے مضامین سے بھی روشناس ہو کر نکلیں اور اس طرح دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی ترقیات اور مسائل سے بھی مناسبت رکھتے ہوں۔

جناب گورنر صاحب نے فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ علم کا ایک ایسا مینار ہے، جسے ہم دنیا کے سامنے پٹھانوں کے دین اور علم سے محبت کی ایک دلیل کے طور پر پیش کر سکتے ہیں اور یہ ایک مرد فقیر مولانا عبدالحق صاحب کی فقیرانہ تگ و دو کا ایک زندہ نمونہ ہے۔

دارالعلوم دیو بند کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے گورنر صاحب نے کہا کہ وہاں کے بڑے چھوٹوں نے انگریز کے خلاف جہاد میں مسلسل حصہ لیا اور اس سلسلہ میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور ان کے رفقاء کے نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

گورنر صاحب نے تقریر میں صوبہ سرحد کی پسماندگی اور حالات زار کا ذکر کرتے ہوئے اسے ہر طرح مثالی صوبہ بنانے کا عہد کیا۔ گورنر صاحب کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں گورنر صاحب کی آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے نئی حکومت کی کامیابی کیلئے دعا کی اور یقین دہانی کی کہ وہ علوم جدیدہ اور طب وغیرہ کو دارالعلوم میں شامل نصاب کرانے کے لئے تیار ہیں اور عرصہ سے یہ چیزیں خود ان کے زیر غور ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مدارس عربیہ کو موجودہ حالات اور تقاضوں کا شدت سے احساس ہے، حضرت نے تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ خوف خدا ساری حکمتوں کی جڑ ہے اگر یہ چیز دلوں میں آجائے تو ملک میں بغیر فوج، پولیس اور طاقت کے مکمل امن وامان ہو سکتا ہے اور معاشرہ بھی درست ہو سکتا ہے بعد میں گورنر سرحد نے دارالعلوم کے مختلف دفاتر اور شعبوں کا بھی معائنہ کیا اور شیخ الحدیث مدظلہ نے دفتر الحق میں تازہ شمارہ پر ان کا آٹو گراف لیا۔

شادی کی اس تقریب میں جو ۱۴ مئی کو ہوئی، صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب نے بھی کئی وزراء کیساتھ شمولیت کی۔ بعد میں برات وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت میں جہانگیرہ گئی، جہا مولانا مفتی محمود صاحب نے حضرت شیخ الحدیث کے دو صاحبزادوں حافظ انوار الحق مدرس دارالعلوم اور اظہار الحق کا نکاح پڑھایا۔ گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ کی آمد پر دارالعلوم کے گیٹ پر مولانا مولانا سمیع الحق مدیر ''الحق'' نے سالار جمعیۃ مولانا عبدالباقی اور جمعیۃ کے زعماء اور اساتذہ کیساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل، مسائل اور اعمال

نحمده ونصلي على رسوله الكريم أما بعد فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قال الله تبارك وتعالیٰ :وَالْفَجْرِ ۔وَلَيَالٍ عَشْرٍ۔ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۔ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۔ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۔(الفجر :۱تا ۵)

”قسم ہے (فجر کے وقت کی)اور (ذی الحجہ کے) دس راتوں کی اور جفت وطاق کی اور قسم ہے رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گذرنے لگے) کیوں اس (قسم مذکور) میں عقل مند کے واسطے کافی قسم بھی ہے“

میرے محترم دوستو!

رمضان المبارک گذرنے کے بعد شوال اور پھر ذی القعدہ اور اس کے بعد دس دن ذی الحجہ کے بہت اہمیت کے حامل ہیں ۔ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس قدر شدید گرمی اور لو میں پورے ۲۹ دن کے روزے رکھے جو خداوند قدوس کی مہربانی اور توفیق ہی سے اختتام پذیر ہوئے اگر اللہ ہمیں سخت بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی توفیق نہ دیتا تو ہم ہرگز اس عظیم عبادت یعنی رمضان شریف کے روزے نہ رکھ سکتے

بہرحال بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے اندر ایک عجیب ترتیب رکھی ہوئی ہے کہ سب سے پہلے رمضان لائے اور اس مبارک مہینے میں ۳۰ یا ۲۹ دن کے روزے فرض فرمادئے جسکی ادائیگی سے گویا روح انسانی کی تنقید وتطہیر ہوگی اور روح اس قابل ہوگیا کہ وہ باقی آنے والے عبادات یعنی حج، قربانی وغیرہ عبادات آسان اور لگن کے ساتھ ادا کریں اور حصول رضائے مولانا کے لئے کوشاں اور مستعد رہیں یعنی وجہ یہ ہے کہ رمضان ختم ہوتے ہی شوال المکرم حج کا مہینہ شروع ہوگیا چونکہ حج کی ادائیگی کے تین ہی مہینے ہیں شوال، ذی القعدہ ،اور ذی الحجہ اگر چہ حج کے مخصوص ارکان تو ذی الحجہ میں ادا ہوتے ہیں لیکن حج کے لئے احرام باندھنا شوال سے جائز اور مستحب ہوجاتا ہے لہذا اگر کوئی مسلمان حج کو جانا چاہے تو اس کے لئے شوال کی پہلی تاریخ سے احرام حج باندھنا جائز ہے اللہ تعالیٰ نے اختتام رمضان پر بطور شکرانہ صدقہ فطر

لازم قرار دیا اور دوسری عبادت اختتام حج پر قربانی فرض قرار دی گئی ، یہ دونوں عبادتیں یعنی صدقہ الفطر اور قربانی شکرانے کے طور پر ہم مسلمان ادا کررہے ہیں اور اسی طرح دوگانہ عیدین بھی رمضان اور حج کے ادا کرنے کے لئے شکرانہ ہیں۔

ذی الحجہ کی فضیلت

میرا مقصد ذی الحجہ کی فضیلت اور اس کے اندر جو عبادتیں ہوتی ہیں تم کو آگاہ کرنا ہے ذی الحجہ کی دس راتیں نہایت فضیلت اور شرف و بزرگی کی حامل ہے قرآن کریم میں ان دس راتوں کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے قسم کھانے کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا کی باتوں میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش ہے، بلکہ جہاں اس طرح کی کوئی قسم کا قرآن پاک میں ذکر ہوتا ہے اس سے مراد مقسم بہ (جس چیز پر قسم کھائی ہے) کی منزلت و مرتبہ وشرافت معلوم ہوتی ہے ،ایک اور جگہ ارشاد ہے لااقسم بہذا البلد یہاں بلد سے مراد مکہ مکرمہ ہے جو یقیناً محترم اور مشرف شہر ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا والتین ۔والزیتون۔ وطور سینین۔ وهذا البلد الامین انجیر اور زیتون کی درخت اور بلد امین پر قسم کھا کر ان تینوں کی عظمت وشرافت کو اشارہ کرنا ہے۔

ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں

اللہ پاک نے ذی الحجہ کی ان ابتدائی دس راتوں کی قسم کھائی ہے جو عظمت اور شرافت کی حامل ہیں اور خود نبی کریم ﷺ نے بھی ان دس راتوں کی عبادت کی فضیلت یوں ارشاد فرمائی ہے:

عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الیٰ اللہ ان یتعبد له فیها من عشرذی الحجه یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة

(الترمذی: باب الحج)

”حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کے اعمال دوسرے دنوں میں اتنے محبوب نہیں جتنے ان دس دنوں میں محبوب ہیں اسمیں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک سال روزوں کے برابر ثواب رکھتا ہے“

یہاں تعبد کا لفظ آیا ہے جس سے مراد صرف روزے رکھنا نہیں بلکہ تمام عبادات ہیں خواہ صدقہ ہو نفلی عبادت ہو یا ذکر وتسبیح، اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ان دس راتوں میں سے ایک رات کی عبادت کا ثواب لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے اور ان ایام کی اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہوگی کہ وہ عبادتیں جو سال کے

دوسرے ایام میں انجام نہیں دی جاسکتیں ان کی انجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان ایام کو منتخب فرمایا ہے مثلا حج ایک ایسی عبادت ہے جو ان مخصوص دنوں کے علاوہ کسی اور مہینہ میں ادا نہیں ہوسکتی برخلاف دوسری عبادتوں کے ،دوسری عبادتوں کا یہ حال ہے کہ انسان فرائض کے علاوہ جب چاہے جتنا چاہے نفلی عبادت کرسکتا ہے اس طرح رمضان میں روزہ فرض ہے لیکن نفلی روزہ ایام رمضان کے علاوہ وہ جب چاہے رکھ سکتے ہیں ،زکوٰہ پورے سال میں ایک مرتبہ فرض ہے ،مگر نفلی صدقہ جب چاہے ادا کردیں ،لیکن دو عبادتیں ایسی ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر فرمایا ہے جب وہ مخصوص وقت گذر جاتا ہے ان کی ادائیگی کا وقت بھی ختم ہوجاتا ہے پھر اگر ان عبادتوں کو کیا جائے گا تو وہ عبادت ہی شمار نہیں ہوگی۔

ارکان حج

ان میں ایک عبادت حج ہے حج کے ارکان مثلا عرفات میں جا کر ٹھہرنا مزدلفہ میں رات گذارنا ، جمرات میں رمی کرنا وغیرہ یہ وہ اعمال اور افعال ہیں کہ اگر ان ایام میں انجام دی جائیں تو ٹھیک ہے اور عبادت ہے اس کے گذرنے کے بعد اگر کوئی شخص گیارہ مہینے عرفات میں ٹھہرا رہے لیکن یہ کوئی عبادت نہیں اور نہ کوئی اجر وثواب ہے اور اگر اس کو عبادت سمجھے تو وہ شخص گنہگار رہے گا ، کیونکہ وہ زمانہ ہی گذر گیا جو عرفہ کے قیام کا تھا جمرات سال بھر اگر ایک شخص جا کر ان کو کنکریاں مارتا ہے تو یہ کوئی عبادت ہی نہیں تو حج جیسی اہم عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان ہی ایام عشرہ کو مقرر فرمایا ہے۔

قربانی کی فضیلت

دوسری عبادت قربانی ہے قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین دن ذی الحجہ کے مقرر فرمائے ہیں یعنی دس گیارہ اور بارہ تاریخ ان ایام کے علاوہ اگر کوئی شخص قربانی کی عبادت کرنا چاہے تو وہ قربانی نہیں رہے گی البتہ صدقہ محض رہ جائے گا ،اور قربانی کرنے کے عظیم ثواب سے محروم رہے گا اس وجہ سے علمائے کرام نے لکھا کہ احادیث کی روشنی میں رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے ایام عشرہ ذی الحجہ کے ایام ہیں ان میں عبادتوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان ایام میں اپنے بندوں پر خصوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے اب ان ایام کے اندر کچھ اعمال ہمارے مشروع ہوئے ہیں جن کا بجالانا ثواب کا کام ہے۔

بال وناخن نہ کاٹنا

ان میں ایک عمل جو مستحب ہے اور یہ فعل آپ ﷺ سے منقول ہے اس لئے اسکی رعایت رکھنے پر ثواب ملے گا اور وہ ہے ان ایام میں بال اور ناخن نہ کٹوانا یعنی جب ذی الحجہ کا چاند نظر آئے تو جو لوگ قربانی کرنا چاہتے ہیں انہیں مستحب ہے کہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹیں اسمیں چونکہ ایک گنا مناسبت مشابہت پیدا کرنا ہے حجاج کرام کیساتھ امام ابن ماجہ نے حدیث ذکر کرتا ہے:

من اراد ان یضحی فلایأخذ فی العشر من شعرہ و اظفارہ......الخ (ابن ماجہ)

"یعنی تم میں سے اگر کوئی قربانی کا ارادہ کریں تو وہ ان دس ایام میں بال وناخن نہ کاٹیں"

بال وناخن نہ کاٹنے کی حکمت

یہ حکم بہت عجیب وغریب معلوم ہورہا ہے لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان ایام میں اللہ تعالیٰ نے حج کی ایک عظیم الشان عبادت مقرر فرمائی اور الحمد للہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس عبادت سے بہرہ اندوز ہورہی ہے اس وقت وہاں یہ حال ہے کہ گویا بیت اللہ کے اندر ایک ایسا مقناطیس لگا ہوا ہے جو لوگوں کو چار دانگ عالم سے کھینچ رہا ہے اور فرزندان توحید ٹھاٹے مارتے ہوئے سمندر کی طرح جمع ہورہے ہیں اور ان لوگوں کو حج بیت اللہ کی ادائیگی کا حکم ہورہا ہے جو اس سعادت سے سرفراز ہورہے ہیں ان حضرات کے لئے یہ حکم ہے کہ جب بیت اللہ شریف کی طرف جائیں تو وہ بیت محرم کی وردی یعنی احرام پہن کر جائیں اور پھر احرام کے اندر شریعت نے حجاج کرام پر بہت سی پابندیاں عائد کردی مثلاً کوئی حاجی سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا، خوشبوں نہیں لگا سکتا منہ نہیں ڈھانپ سکتا وغیرہ ان میں سے ایک پابندی بال اور ناخن نہ کاٹنا بھی ہے۔

حجاج کی مشابہت

حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے کرم رحمت اور مہربانی کو متوجہ کرنے کیلئے ہم سب مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ حجاج بیت اللہ سے کچھ مشابہت اختیار کرلوں اور تھوڑی مشابہت اپنے اندر پیدا کرلوں جس طرح وہ بال نہیں کاٹتے، یہ دس دن تم بھی اپنے بال اور ناخن نہ کاٹو اسلئے تو فرمایا: من تشبه بقوم فهو منهم خدا کی رحمت کا کیا ٹھکانا ہے اگر حجاج کی مشابہت کی وجہ سے ہم گنہگاروں پر نظر کرم فرمائے۔ ہمارے بزرگ حضرات فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بہانہ ڈھونڈتی ہیں جب کہ وہ ہمیں یہ حکم دیتا ہے، تو اس کا

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حجاج کرام کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کا کچھ حصہ عطاء فرمانا چاہتا ہے ،اللہ تعالیٰ میدان عرفات پرحجاج کرام کے لئے اپنا بے بہااور بے تحاشا رحمت کا نزول فرماتا ہے تو کیا بعید ہے کہ وہ ہم پر بھی رحمت کا کچھ حصہ نازل فرماتا ہے:وماذلك علىٰ الله بعزيز۔

یوم عرفہ کی فضیلت

محترم سامعین! دوسری چیز جوان یام مبارکہ میں ہمیں کرنا ہے وہ عرفہ کے دن کا روزہ ہے چونکہ میں نے پہلے عرض کردیا کہ ان ایام میں عبادت کا اجر زیادہ ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ان ایام میں ایک یوم کے روزے کا ثواب ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی رات کی برابر ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گویا مسلمان بندہ جو بھی عبادت کرسکتا ہے خواہ ذکر اذکار ہو تہجد ہو یا نفل کی نماز ہو،تلاوت قرآن پاک ہو یا وظائف ودعا ضرور کرلے اور ۹ ذی الحجہ کا دن عرفہ کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حجاج کرام کے لئے عظیم عبادت یعنی وقوف عرفہ تجویز فرمایا اور ہمارے لئے اس روز نفلی روزہ مقرر فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

صوم يوم عرفه احتسب علىٰ الله تعالىٰ ان تكون كفارة لسنة قبلها وسنة بعدها

(ابن ماجه :كتاب الصيام)

’’عرفہ کے دن کا روزہ رکھے تو مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ اس کے ایک سال پہلے اوراس کے ایک سال بعد کے گناہ کا کفارہ ہوجائیں گا‘‘

یہاں پر ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس طرح کی حدیثیں سن کر ہم مطمئن ہوکر آرام سے بیٹھ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ جب سب گناہ معاف ہونگے تو اب عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں یا بالفرض اگر گناہ کبیرہ بھی کردے تو وہ بھی بعض نیک اعمال کرنے کی وجہ سے معاف کردئے جاتے ہیں مثلاً جو حدیث میں آیا ہے کہ وضوء کے وقت بندہ مومن جو بھی عضو دھوتا ہے اس کے دھونے سے اس عضو سے کئے ہوئے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اسی طرح حدیث میں آیا ہے من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه جو مسلمان بندہ ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان شریف کا روزہ رکھے اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اس طرح کی روایات سے مراد باتفاق علماء کرام صغیرہ گناہ ہے کبائر کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ وہ دو قسم کے ہیں (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد،

حقوق اللہ: مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنے میں غفلت آئی ہے یا کمی بیشی کی ہے وہ تو کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں لیکن شرط اس کیلئے بھی سچی توبہ ہے اور سچی توبہ کے بارے میں بار بار بتاچکا ہوں۔
حقوق العباد: بندوں کے حقوق کی عدم ادائیگی ہے مثلاً کسی کا حق دار ہے کسی کا حق دبایا ہے کسی کا مال ہڑپ کرلیا یا کوئی چیز چوری کرلی ہے وغیرہ اس کے معاف ہونے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے صاحب حق سے معافی مانگے اگر اس نے بخش دیا تو فبہا ونعمت ورنہ خداوند قدوس بھی حق العبد معاف نہیں کرتا بس جب احادیث میں گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اس سے اس سے مراد چھوٹے اور صغیرہ گناہ ہے۔

تکبیرات تشریق

دوسرا حکم عرفہ کا روزہ رکھنا ہے اور تیسرا عمل ان ایام کے اندر تکبیرات تشریق کا پڑھنا ہے جو عرفہ کے دن نماز فجر سے شروع ہوکر ۱۳ تاریخ کی عصر تک جاری رہتی ہے یہ تکبیرات ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ و اللہ اکبراللہ اکبر وللہ الحمد ۔مردوں کیلئے بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے اور آہستہ آواز سے پڑھنا خلاف سنت ہے ان تکبیرات کا اصل مقصد شوکت اسلام کا مظاہرہ کرنا ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد مسجد میں اس تکبیرات کے نعرہ مستانہ سے گونج اٹھے لہٰذا اس کو بلند آواز سے کہنا ضروری ہے اس لئے تو عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہنا ضروری ہے اور یہ مسنون طریقہ ہے البتہ عید الفطر کے موقع پر آہستہ آواز سے کہنی چاہئے۔

ایک بات یاد رکھو یہ تکبیرات تشریق خواتین کے لئے بھی مسنون ہیں اسمیں بڑی کوتاہی ہوتی ہے خواتین میں اس کا رواج بہت کم ہے بلکہ اکثر خواتین کو یہ مسئلہ معلوم تک نہیں اگرچہ خواتین پر وجوب کے بارے میں علماء کرام کے دو قول ہیں لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ عورتیں بھی 13 تاریخ تک یہ تکبیرات پڑھتی رہیں ،البتہ خواتین کے لئے آہستہ آواز سے پڑھنا چاہئے اور یاد آوری کے لئے یہ لکھ کر دیوار پر آویزاں کریں،تاکہ انہیں یاد آجائیں ، اور پھر چوتھا اور سب سے افضل عمل جو اللہ تعالیٰ نے ایام ذی الحجہ میں مقرر فرمایا ہے وہ قربانی کا ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ بعض اعمال مقررہ ایام کے علاوہ انجام نہیں دیے جاسکتے ،صرف ان ہی ایام میں ادا ہوسکتے ہیں۔ان میں سے ایک عمل قربانی کا بھی ہے یہ بھی مقررہ ایام یعنی ۱۰،۱۱،۱۲ تاریخ کو انجام دیا جاسکتا ہے اس کے بعد چاہے جتنے جانور بھی ذبح کردے جائیں لیکن قربانی نہیں ہوگی

فرض ذمے سے ساقط نہیں ہوگا بلکہ ترک کرنے سے بندہ گنہگار ہی ہوگا لہذا حج ،قربانی ،تکبیرات تشریق یہ سب وہ اعمال ہیں جو ان دنوں کے علاوہ کسی اور وقت میں انجام نہیں دئے جا سکتے۔

ثواب وعدم ثواب

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی حقیقت سمجھانا چاہتے ہیں کہ حقیقت میں دین وہ ہے جس کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے۔خود نہ تو کسی عمل میں کچھ رکھا ہے نہ کسی جگہ میں اور نہ کسی وقت اور زمانے میں بلکہ اگر کوئی عمل قبول ہے تو تب جب اللہ تعالیٰ اس سے کرنے کا حکم فرمادیتا ہے یا اگر کوئی جگہ متبرک اور عظمت والی ہو تو تب ہے جب اللہ تعالیٰ اس برکت والی کہے اور اللہ تعالیٰ کیساتھ اس کی نسبت آجائے ۔زمانہ اگر متبرک اور شرف والا ہے تو تب جب اللہ اسے شرف والا کہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا حکم فرمائے تو وہ کام ثواب رکھتا ہے اور اگر کسی عمل کرنے سے روکے تو پھر اس کے کرنے میں کوئی ثواب نہیں۔

مثلاً میدان عرفہ کو لیجئے ،یہ ایک بنجر زمین ہے یہاں کوئی میوہ دار درخت یا حسین وجمیل درخت نہیں لیکن ۹ ذی الحجہ کے علاوہ ۳۵۹ دن وہاں گذارے جائیں پھر بھی قیام عرفہ کا ثواب نہیں ملے گا ،حالانکہ وہی میدان جبل رحمت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے عام دنوں کے وقوف کرنے کو نہیں کہا جب اس نے اس نو ذی الحجہ کو فضیلت بخشی ہے ،تو ۹ ذی الحجہ ہی عبادت کا دن ہوگا اسی طرح اگر کوئی بندہ عرفہ کے دن میدان عرفات کے باہر قریب کچھ فاصلے پر ساری رات ہی وقوف کرے اور حدود عرفات سے تھوڑے فاصلے پر ہے لیکن ثواب کچھ نہیں ملا الٹا یہ ہوا کہ حج دوبارہ کرنا ہوگا آمدم برسر مطلب کہ نہ تو عمل میں کچھ ہے نہ ہی کسی مکان میں اور ہی کسی زمان میں کچھ فضیلت بزرگی اور شرافت ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وجہ سے یہی اصل دین ہے صراط مستقیم ہے ایک اور بات سمجھاتا ہوں وہ یہ کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کی فضیلت دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازوں کی برابر ہے اب کوئی حاجی بھی اس فضیلت کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ،لیکن جب ۸ ذی الحجہ کی تاریخ آجاتی ہے ،تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہوتا ہے کہ اب تم ایک نماز کا ایک لاکھ ثواب چھوڑ کر منٰی کی گھاٹیوں میں جاکر پتھریلی زمین پر جاکر پڑاو ڈالو ،اور آٹھ ذی الحجہ کی ظہر سے لیکر ۹ ذی الحجہ کی فجر تک وقت یہاں منٰی میں گذارو ،اگر ہم غور کریں تو حاجی کا منٰی میں کچھ کام نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اب یہ سب کچھ عبادت ہے اور اس کے خلاف کرنا گناہ اور نافرمانی ہے مطلب یہی

ہوا کہ اس کے حکم کے ذریعے یہ بتانا مقصود ہے کہ جو ثواب جس عمل یا جس وقت میں ہے وہ ہمارے کہنے کی وجہ سے ہے اگر کوئی احمق یہ سوچے کہ منیٰ میں تو کچھ کام نہیں چلو یہ پانچ نمازیں مسجد حرام میں ہی پڑھ لوں گا ،تو اس شخص کو ایک نماز لاکھ نمازوں کا ثواب تو کیا ایک نماز کا ثواب بھی نہیں ملے گا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کی۔

قربانی کی حکمت و مصلحت

قربانی کا جانور ذبح کرنا بھی کچھ اس طرح ہے اگر کوئی کہے کہ جانور ذبح کرنے میں کیا حکمت اور مصلحت ہے ،فضول خرچی اور جانوروں کا ضیاع ہے دولت اور پیسہ خرچ کرنا ہے اس کے بجائے اگر یہ مال اور غریبوں مسکینوں اور بیواؤں پر خرچ کیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا لیکن ہم حکم خداوندی میں حکمتیں اور مصلحتیں تلاش نہیں کرتے ان دنوں میں سب سے بڑی عبادت قربانی کا خون ہے، جو زمین پر گر جاتا ہے ،اور اس دن یعنی یوم النحر کا بہترین عمل اھراق الدم خون بہانا ہے حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی ﷺ قال ما عمل ابن آدم یوم النحر عملا احب الی اللّٰہ عزوجل من ھراقۃ الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ یقرونھا واظلا فھاواشعارھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع علی الارض فطیبو بھا نفسا

(ابن ماجہ ص ۲۲۶ باب الثواب الاضحیہ)

’’ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ عید قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں قیامت کے دن قربانی کے جانور کے سینگ، بال تک اعمال حسنہ کو بھاری کرینگے اس کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوجاتے ہیں،تو طیب نفس اور خوشی سے قربانی کرتے رہو‘‘

چونکہ یہاں بہانا ہی خداوند کا محبوب ترین عمل ہے لہٰذا اس کے بجائے مسکینوں غریبوں پر رقم خرچ کرنا قربانی کا خون بہانے کے قائم مقام ہرگز نہیں ہوسکتا بس ہمیں خداوند تعالیٰ کا حکم کا ماننا ہے جو اصل ایمان ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

قربانی کا سبق

اب آخری بات گزارش کرنی ہے وہ یہ کہ قربانی ہمیں کیا سبق دیتی ہے تو میں نے عرض کیا کہ حج

کی پوری عبادت اور ادائیں گویا دیوانگی ہے یہاں عقل کی تدبیر میں کوئی ترکیبیں نہیں چلتیں، یہیں دیوانگی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اسی دیوانگی کا اس نے حکم دیا ہے پس سب سے اچھی عبادت یہی ہے لاکھوں کروڑوں جانور ذبح ہوتے ہیں ندی نالیاں خون سے بھر جاتی ہیں لیکن عقل کے سانچے میں جو چیزیں ہم نے بٹھا رکھی ہے اور جو سینے میں بت بسار کھے ہے ان کو توڑنا ہے اور اس بات کا ادراک پیدا کرنا ہے کہ جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور ماننے میں ہے قربانی کا سارا فلسفہ بھی یہی ہے، اسلئے قربانی کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا، اور یہ لفظ قربان سے نکلا ہے اور لفظ قرُبان قرب سے نکلا ہے، تو گویا قربانی کے معنی ہوئے کہ ہر وہ چیز جس سے اللہ کا تقرب حاصل کیا جائے اور اس سارے عمل میں یہ بتایا جا رہا ہے، کہ ہمارے حکم کا اتباع کرنا ہی اصل دین ہے جب ہمارا حکم آجائے تو اس کے بعد عقلی گھوڑے دوڑانے کا موقع ہے نہ حکمتیں اور مصلحتیں تلاش کرنے کا موقع باقی رہتا ہے ایک مومن مسلمان کا کام یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو اپنا سر تسلیم خم کرے اور اس حکم کا اتباع کرے جس طرح حضرت ابراہیم نے بلا چوں وچرا ن حکم خداوندی کے سامنے سر جھکایا اور اسی طرح آپ کے فرزند ارجمند نے سر تسلیم خم کیا فرمایا فلما اسلما وتله للجبين

یعنی جب باپ بیٹے دونوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور بیٹے کو ماتھے کے بل گرایا تاکہ اسے ذبح کرے ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے اسکی کوئی مصلحت نہیں پوچھی عقل کی کسوٹی پر یہ حکم پورا نہیں اترتا کوئی عاقل اس سے اچھا نہیں سمجھے گا لیکن احکام خداوندی میں عقل نہیں چلتا بس یہی فلسفہ ہوا کہ جو حکم احکم الحاکمین ارشاد فرمائیں، اس سے بلا چوں وچرا اس مان لیا جائے کہ یہیں کامل ایمان کا تقاضہ ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو کما حقہ دین اسلام پر چلنے اور اسلام کے تمام احکامات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بقیہ صفحہ ۶۰ سے)

حاجی عبدالغفار بھی آگئے، یہ حاجی صاحب مجھے اپنے ہاں ٹھہرانے لگے۔ لیکن حاجی عبدالمجید نے کہا کہ یہ ایک باز ہے، جسے میں نے پکڑا ہے، اس کو کسی کے حوالہ نہیں کروں گا۔ حاجی عبدالمجید نے ایک عالی شان دعوت کا انتظام کر رکھا تھا اور بڑے بڑے امراء، کبرا اور علماء کرام کو مدعو کیا تھا۔ سب کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ رات بارہ بجے اپنے گھر قندہار کی طرف رخصت ہوا۔ دور دور سے لوگ ملنے کے لیے آتے تھے۔ رشتہ دار حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کہنے لگے کہ اگر آپ کو لوگوں نے حج کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو ہم آپ کی تصدیق نہ کرتے۔ پھر افغانستان کی اخبارات میں خبریں چھپیں۔

مولانا محمد حنیف جالندھری*

مدارس کے بارے میں اعلیٰ سطحی اجلاس

7 ستمبر بروز پیر وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد میں دینی مدارس کے بارے میں ایک اہم ،منفرد اورتاریخی اجلاس ہوا۔اس اجلاس اوراس میں ہونے والے فیصلوں کے بارے میں اندرون وبیرون ملک مقیم پاکستانیوں میں غیر معمولی دلچسپی دیکھنے میں آئی۔

آج کے اخبارات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اجلاس کے بارے میں کیا کچھ گھڑا اور چھاپا گیااور کتنی ہی ایسی چیزیں رپورٹ ہوئیں جن کا اجلاس میں سرے سے تذکرہ تک نہیں ہوا۔مثال کے طور پراس بات کی رپورٹنگ کی گئی کہ مدارس کا نصاب تبدیل کیا جائے گا اور مدارس میں اے لیول اوراولیول کی تعلیم لازمی طور پردی جائے گی یادرہے کہ مدارس عصری تعلیم کو نصاب میں شامل کرنے سے انکاری نہیں لیکن اس طرح کی کوئی بات اجلاس میں سرے سے ہوئی ہی نہیں ۔اسی طرح کسی کو بلاوجہ کافر کہنے،قتل پر اکسانے اور شرانگیز تقاریروغیرہ سب قابل مذمت ہیں لیکن اجلاس میں ان کا اس طرح ذکرنہیں آیاجس طرح اخبارات اور میڈیا میں رپورٹ ہوا ہے ۔اسی طرح یہ بھی کہا گیا کہ مدارس کے لین دین کے تمام معاملات آئندہ بینکوں کے ذریعے ہوں گے حالانکہ صرف یہ ذکر آیا کہ بعض علاقوں میں بینک جملہ ضروری دستاویزات جمع کروانے کے باوجود مدارس کے اکاؤنٹ کھولنے میں لیت ولعل سے کام لیتے ہیں ، تنگ کرتے ہیں اور بلاجواز رکاوٹ ڈالتے ہیں ۔اسی طرح یہ بات چھپی کہ بیرونی امداد کے لیے قانون سازی ہوگی اجلاس میں اس بات کا ذکر تک نہیں ہوا۔ واضح رہے کہ مدارس کسی قسم کی بیرونی امداد لیتے ہی نہیں، س لیے اگرحکومت اس بارے میں قانون سازی کرے تو ہمیں اعتراض نہ ہوگا تاہم حکومت قانون سازی سب کے لیے یکساں طور پر کرے وہ قانون سازی مدارس کے بارے میں امتیازی نہ ہو۔ان چند مثالوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح اپنی خواہش کوخبر بنا کر پیش کیا جاتا ہےاور کس طرح "میز کہانیاں" تخلیق کرکے معاملات کو بگاڑا جاتا ہے ۔ایسا پہلی دفعہ نہیں ہوا بلکہ جب بھی معاملات صحیح رخ پر چلنے لگتے ہیں ،پاکستان کے بہتر مستقبل کے کسی سفر کا آغاز ہوتا ہے،کوئی کامیاب اجلاس ہوتا ہےتو کئی منفی قوتیں اور سازشی عناصر کامیاب اجلاس کو ناکام بنانے کی کوشش میں جت جاتے ہیں اس لیے حکومت اور ارباب

* جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدارس کوایسے عناصر پر کڑی نظر رکھنی ہوگی۔

بہر حال یہ اجلاس پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور منفرد اجلاس تھا۔پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومتی اور عسکری قیادت نے کھلے دل سے مدارس سے متعلق جملہ امور کو سنا، پانچوں وفاقوں اور تمام مکاتب فکر کے قائدین نے کھل کر دینی مدارس کے بارے میں جملہ امور پر اظہارِ خیال کیا۔اجلاس انتہائی خوشگوار اور افہام وتفہیم کے ماحول میں ہوا۔اجلاس کے بعد دونوں طرف کے ذمہ داران نے انتہائی تسلی اور اعتماد واطمینان کا اظہار کیا، بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔اجلاس میں وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل راحیل شریف، ڈی جی آئی ایس آئی جنرل رضوان اختر، وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثارعلی خان، وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف، وزیر تعلیم میاں بلیغ الرحمٰن شریک ہوئے جبکہ دینی مدارس کی طرف سے راقم الحروف کے علاوہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا مفتی منیب الرحمٰن، پروفیسر ساجد میر، مولانا عبدالمالک، علامہ ریاض حسین نقوی، مولانا ڈاکٹر یاسین ظفر، صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن اور علامہ محمد نجفی شریک ہوئے۔

اجلاس کے موقع پر اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ وطنِ عزیز پاکستان کے استحکام کے لیے، پاکستان میں امن وامان کے قیام کے لیے، پاکستان سے دہشت گردی، انتہاپسندی اور تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی، عسکری اور دینی قیادت مل کر کردار ادا کرے گی۔اس موقع پر اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ ملک وملت کی تعمیر وترقی کے لیے کسی قسم کی سیاسی وابستگی، کسی قسم کی مفاد پرستی یا دباؤ کو آڑے نہیں آنے دیا جائے گا، اسی طرح یہ بھی طے پایا کہ مدارس کے بارے میں جملہ امور بات چیت اور افہام وتفہیم سے طے کیے جائیں گے اور مدارس دینیہ، حکومتی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے مابین رابطوں کو مزید بڑھایا جائے گا۔دینی مدارس سے متعلقہ جملہ طے شدہ معاہدوں پر عملدرآمد کے لیے چودھری نثار علی خان کی سربراہی میں رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اس اہم ترین اجلاس کے انعقاد کے لیے سب سے اہم اور فعال کردار وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثارعلی خان کی ذاتی دلچسپی اور سنجیدگی کا تھا جس پر وہ بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔اجلاس کے آغاز میں وفاقی وزیر داخلہ نے اجلاس کے انعقاد کا پس منظر، اس کے مقاصد اور ایجنڈے کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔اس کے بعد اجلاس میں درج ذیل امور زیرِ غور آئے۔

اجلاس کی ابتداء میں شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے کہا کہ دہشت گردی کے ساتھ مدرسہ کا تذکرہ کرنا، ہر دہشت گردی کے واقعہ کے بعد دینی مدارس کو ہدف بنا لینا انتہائی افسوسناک امر ہے۔

خاص طور پر نیشنل ایکشن پلان جو بنیادی طور پر دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ترتیب دیا گیا تھا اس میں مدارس کے تذکرے نے دینی مدارس کے بارے میں عمومی تاثر پر بہت منفی اثرات مرتب کیے۔ دہشت گردی کے ساتھ مدارس کے تذکرے سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دہشت گردی کے واقعات کے ڈانڈے مدارس سے ملتے ہیں اور دینی مدارس دہشت گردی کا منبع ہیں حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔اس پر تمام حکومتی اور عسکری ذمہ داران نے فرداً فرداً کہا کہ ہم دینی مدارس کے کردار وخدمات کی دل سے قدر کرتے ہیں اور دینی مدارس کو اپنا ملی اثاثہ اور قومی سرمایہ تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔اس موقع پر یہ بات بھی آئی کہ جس طرح نیشنل ایکشن پلان میں دینی مدارس کا تذکرہ بے محل ہوا اس سے کہیں بڑھ کر اکیسویں آئینی ترمیم میں دہشت گردی کو مذہب کے ساتھ نتھی کر کے اس قانون کو امتیازی اور متنازعہ بنایا گیا۔ہماری نظر میں دہشت گردی کو مذہب سے نتھی کرنا ناانصافی ہے دہشگردی دہشگردی ہے وہ لسانی،علاقائی یا سیاسی کسی بھی بنیاد پر ہو اس کی روک تھام ہونی چاہیے اس لیے اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ اکیسویں ترمیم کے بعد بائیسویں ترمیم لا کر اس تاریخی غلطی کا ازالہ کیا جائے۔اس پر اصولی اتفاق کیا گیا لیکن اس پر عملدرآمد کا جائزہ بعد میں لیا جائے گا۔

چونکہ راقم الحروف کو مدارس کا مقدمہ اور مسائل پیش کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی اس لیے میں نے دینی مدارس سے متعلقہ معاملات کو ترتیب وار پیش کیا اور اجلاس کو بتایا کہ

☆ دینی مدارس کے بارے میں اس وقت عمومی تاثر یہ ہے کہ مدارس رجسٹریشن سے انکاری ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔مدارس نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا لیکن رجسٹریشن کے عمل کی پیچیدگی اور حکومتی اہلکاروں کا طرزِ عمل رجسٹریشن کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور حال ہی میں جو پیچیدہ اور طویل رجسٹریشن فارم تیار کیا گیا وہ بھی رجسٹریشن کے عمل کو مزید پیچیدہ بنانے کا باعث ہے۔اس لیے یہ بات طے کی گئی کہ مدارس کی رجسٹریشن کا عمل سہل اور آسان بنایا جائے گا۔2005ء کے معاہدے اور طریقہ کار کی روشنی میں رجسٹریشن کا طریقہ کار اور رجسٹریشن فارم تیار کیا جائے گا۔

☆......دینی مدارس کے کوائف کے بارے میں اجلاس کو بتایا کہ دینی مدارس حکومتی اداروں کو کوائف فراہم کرنے سے نہ تو انکاری ہیں اور نہ ہی کبھی بھی لیت ولعل سے کام لیتے ہیں لیکن کوائف طلبی کا طریقہ کار انتہائی افسوسناک اور توہین آمیز ہے۔اس وقت ملک بھر میں بیسیوں قسم کے سروے فارم گردش کر رہے ہیں۔ہر ایس ایچ او اور ڈی پی او نے اپنا الگ فارم تیار کر رکھا ہے،بعض جگہوں پر مدارس کے اساتذہ وطلباء کی بہنوں اور بیٹیوں کے نام اور فون نمبر تک طلب کیے گئے'' اس بات پر چیف آف آرمی اسٹاف نے برہمی کا

اظہار کیا اور اپنے اسٹاف کو ہدایات جاری کیں کہ اس بات کا سراغ لگایا جائے کہ اس قسم کی نادانی کا مظاہرہ کس کی طرف سے اور کیوں کیا گیا؟'' اسی طرح کوائف کے معاملے میں سب سے ناقابل فہم عمل یہ ہے کہ ہر دوسرے دن کسی الگ ادارے کے اہلکار کوائف کے حصول کے لیے دینی مدارس میں آتے ہیں اور مدارس کی انتظامیہ کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں'' اس لیے اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ کوائف کے لیے ایک ہی ڈیٹا فارم تیار کیا جائے گا اور سال میں ایک یا دو دفعہ کوائف حاصل کر لیے جائیں گے اور بار بار مدارس کو پریشان نہیں کیا جائے گا بلکہ جس ادارے کو مدارس کے کوائف مطلوب ہوں گے وہ براہِ راست اہل مدارس کو پریشان کرنے کی بجائے متعلقہ ادارے سے رجوع کرے گا۔

☆......اس موقع پر دینی مدارس کے خلاف جاری کریک ڈاؤن، چھاپوں اور مدارس کے طلباء کو ہراساں کرنے کے حوالے سے صورت حال سے اجلاس کو تفصیل سے آگاہ کیا۔شرکاءِ اجلاس کو بتایا کہ کس طرح رات کی تاریکی میں مدارس پر لشکر کشی کی جاتی ہے،بیسیوں گاڑیوں اور سینکڑوں اہلکاروں کے ساتھ مدارس پر اس طرح یلغار ہوتی ہے جیسے شاید کشمیر میں انڈین آرمی کی طرف سے بھی نہ ہوتی ہو۔مدارس کے کمسن بچے سہم جاتے ہیں،اساتذہ کی اپنے طلباء کے سامنے بے توقیری کی جاتی ہے،مدارس کی اپنے علاقے میں جو ساکھ ہوتی ہے اسے لمحوں میں تہس نہس کر دیا جاتا ہے۔گزشتہ دس ماہ سے یہ سلسلہ جاری ہے اور شاید ہی کوئی چھوٹا بڑا مدرسہ ایسا ہو جس پر چھاپہ نہ مارا گیا ہو ان مدارس سے نہ کوئی مشکوک شخص برآمد ہوا اور نہ ہی کسی قسم کا اسلحہ یا کوئی اور ممنوعہ چیز پکڑی گئی لیکن اس کے باوجود چھاپے مارے جارہے ہیں اس بارے میں پہلے سے یہ بات طے چلی آرہی ہے کہ مدارس کے بارے میں اگر ٹھوس ثبوت ہوں گے تو متعلقہ وفاق کو اعتماد میں لے کر ان کے خلاف کاروائی کی جائیگی لیکن اب ثبوت تو کجا بلاجواز چھاپے مارے جارہے ہیں،جھوٹے مقدمات بنائے جاتے ہیں،علماءِ کرام کے نام فورتھ شیڈول میں ڈال دیئے جاتے ہیں اس کی فوری تلافی ہونی چاہیے۔خاص طور پر بعض مقامی پولیس اہلکار مسلکی یا ذاتی تعصب یا شخصی مفاد کی بنیاد پر کارروائیاں کرتے ہیں انکی روک تھام کی جانی چاہیے۔اس پر فیصلہ ہوا کہ آئندہ کسی مدرسہ پر بلاجواز چھاپہ نہیں مارا جائے گا اگر کسی ادارے کے خلاف ٹھوس ثبوت ہوئے تو متعلقہ وفاق کو اعتماد میں لے کر اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔اسی طرح ایسے مدارس جن پر بلاجواز چھاپے مارے گئے یا جن علماء کرام کو بلاوجہ گرفتار کیا گیا۔جن کے نام کسی عناد کی وجہ سے فورتھ شیڈول میں ڈالے گئے ان معاملات کا کیس ٹو کیس جائزہ لیا جائے گا اور کسی قسم کی زیادتی کے مرتکب اہلکاروں اور افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائیگی

☆......یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ مدارس کے بارے میں امتیازی طور پر بار بار اصلاحات اور ریفارمز کی بات

کی جاتی ہے حالانکہ ہمارے ہاں تو ہر شعبہ زندگی میں اصلاحات کی ضرورت ہے اس لیے صرف مدارس کو ہدف بنانا درست نہیں۔ اس پر اجلاس میں شریک ایک اہم ذمہ دار کی تجویز پر یہ طے پایا کہ مدرسہ ریفارمز کے بجائے ایجوکیشن ریفارمز کی بات کی جائے گی اور عمومی طور پر ایجوکیشن ریفارمز پر کام کیا جائے گا۔

☆......اجلاس کے دوران دینی مدارس کے تعلیمی مسائل بھی زیر بحث آئے۔ ہم نے شرکاء اجلاس کو بتایا کہ دینی مدارس کے بارے میں یہ جو تاثر کہ مدارس میں عصری تعلیم کی کوئی گنجائش نہیں اور مدارس عصری مضامین کی تعلیم وتدریس کی مخالفت کرتے ہیں یہ تاثر بالکل درست نہیں مدارس نے از خود عصری تعلیم کو شامل نصاب کر رکھا ہے۔ دینی مدارس اگرچہ بنیادی طور پر دینی تعلیم کے ادارے ہیں لیکن اس کے باوجود ایک حد تک عصری مضامین کو ہم دینی ضرورت سمجھتے ہیں البتہ ہمیں مشکل یہ پیش آتی ہے کہ طلباء کا امتحان کیسے دلوایا جائے اور ہماری اسناد کی حیثیت کیا ہو؟ اس سے بھی زیادہ عجیب امر یہ ہے کہ ہماری عالیہ کی سند کو تو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے لیکن تحتانی اسناد کو میٹرک، ایف اے اور بی اے کے برابر تسلیم نہیں کیا گیا اس حوالے سے 2010ء میں اس وقت کی حکومت سے ہمارا یہ معاہدہ طے پا گیا تھا کہ دینی مدارس کی پانچوں نمائندہ تنظیمات کو خود مختار امتحانی بورڈ کا درجہ دیا جائے گا لیکن تاحال اس معاہدے پر عملدر آمد نہیں ہوا۔ ہم نے یہ بھی تجویز کیا کہ اگر پانچوں وفاقوں کو خود مختار امتحانی بورڈ کا درجہ دینا ممکن نہ ہو تو کم از کم اتنا تو کر لیا جائے کہ جس طرح مدارس کی عالیہ کی سند ایم اے کے مساوی ہے اسی طرح تحتانی اسناد کو میٹرک، ایف اے اور بی اے کے مساوی تسلیم کیا جائے۔ اس پر وزیر تعلیم میاں بلیغ الرحمٰن کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل پائی جو مدارس کو خود مختار امتحانی بورڈ یا مدارس کی اسناد کی مساوی حیثیت اور اس سے متعلق دیگر امور اور جملہ تجاویز کا جائزہ لے کر اپنی تجاویز پیش کرے گی بعد ازاں اس حوالے سے مزید پیش رفت ہو گی۔

اسی طرح غیر ملکی طلباء کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا کہ دینی مدارس میں اس وقت اگرچہ غیر ملکی طلبہ بہت تھوڑی تعداد میں ہیں لیکن انہیں بھی کافی مشکلات کا سامنا ہے ان کے ویزوں میں توسیع نہیں کی جاتی ، حالانکہ انہوں نے قانون کے مطابق درخواستیں جمع کروا رکھی ہیں لیکن انہیں بلاوجہ پریشان کیا جاتا ہے اور ان کے بارے میں ان کے اداروں کی انتظامیہ سے کہا جاتا ہے کہ انہیں ڈی پورٹ کر دیا جائے گا ان کے بارے میں ہماری درخواست یہ ہے کہ ان کے ویزوں میں توسیع کی جائے اور انہیں اپنی تعلیم مکمل کرنے دی جائے۔ اسی طرح دنیا بھر کے ایسے طلباء جو پاکستان دینی تعلیم کے حصول کے لیے آنا چاہتے ہیں وہ پاکستان کے سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں لیکن ہم نے ان کے لیے اپنے دروازے بند کر رکھے ہیں اور انہیں

انڈیا سمیت دیگر ممالک اپنے ویزے دے کر پاکستان کی بدنامی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں تو اس بات کو اپنا اعزاز سمجھنا چاہیے کہ دنیا بھر سے محض دینی تعلیم کے لیے تشنگان علوم پاکستان کا رخ کرتے ہیں ورنہ تو پاکستانی طلباء غیر ملکی یونیورسٹیز میں ڈگریوں اور عصری تعلیم کے حصول کے لیے جاتے ہیں لیکن کوئی غیر ملکی طالبعلم ہماری یونیورسٹیز کی طرف رخ بھی نہیں کرتا۔

اسی طرح شرکاء اجلاس کی توجہ مدارس کے بینک اکاؤنٹس کی طرف بھی مبذول کروائی گئی کہ مدارس کے نئے اکاونٹ کھلوانے کے حوالے سے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا تدارک کیا جائے اور مدارس کی قیادت کی گورنر اسٹیٹ بینک سے ملاقات کروا کر مدارس کے اکاؤنٹس کھولنے کا طریقہ کار، مطلوبہ دستاویزات اور ٹائم فریم طے کیا جائے تاکہ مدارس کا بروقت آڈٹ بھی ہو سکے اور مدارس بارے پروپیگنڈہ بھی بند ہو۔ ــــ علامہ پروفیسر ساجد میر نے بطور خاص اس بات کا تذکرہ کیا کہ ہمارے ہاں جو لوگوں کو بلاجواز لاپتہ کر دیا جاتا ہے یہ پاکستان کی بدنامی اور ان کے خاندانوں کے لیے اذیت کا باعث ہے اس لیے تفتیش کو مہینوں اور سالوں تک نہ پھیلایا جائے بلکہ فی الفور تفتیش مکمل کر کے ان کے خلاف قانونی اور عدالتی کارروائی کی جائے۔ ــــ مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے بڑی تاکید کے ساتھ یہ نکتہ اٹھایا کہ دینی قیادت کی میڈیا مالکان سے جلد از جلد ایک ملاقات کروائی جائے۔ جس میں یہ بات طے کی جائے کہ میڈیا پر مذہب کے بارے میں کیا بات زیر بحث لانی ہے اور کیا نہیں لانی؟ اور اسی طرح ہماری مذہبی اور اسلامی روایات کا کس قدر پاس رکھنے کی ضرورت ہے؟ مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے وزیر اعظم سے گلہ کیا کہ وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید کا مدارس بارے جو بیان سامنے آیا اس پر ہمیں دلی دکھ ہوا اور اس سے زیادہ اس بات کا افسوس ہوا کہ وزیر اعظم نے اس بیان اور اس پر آنے والے شدید ردعمل کا نوٹس نہیں لیا اس پر وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ اس بیان کا کوئی جواز نہیں تھا اور اس کا ہمارے پاس کوئی جواب بھی نہیں ہے اس لیے ہم اس پر معذرت کرتے ہیں۔

آخر میں ہم سب نے یہ بات زور دے کر کہی کہ حکومت آج کے اجلاس میں ہونے والے فیصلوں پر عملدرآمد کو یقینی بنائے کیوں کہ ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ عملدرآمد کا ہے۔ اسی طرح دونوں طرف سے ان خواہشات کا بھی اعادہ کیا گیا کہ پاکستان کے مفاد کے لیے ہمیں مل جل کر کوشش کرنا ہوگی اور پاکستان کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنانا ہوگا خاص طور پر ان قوتوں کو ناکام بنانا ہوگا جو کبھی لسانیت، کبھی سیاست اور کبھی مذہب کی آڑ لے کر پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

دینی مدارس کے بارے میں ہونے والا یہ اجلاس انتہائی مفید، موثر، مثبت اور نتیجہ خیز رہا اللہ کرے کہ اس سے وابستہ امیدیں حقیقت میں تبدیل ہوں۔ اور فیصلوں پر خلوص نیت کے ساتھ فوری عمل ہو۔

مرتب: مفتی ذاکر حسن نعمانی*

احرام میرا پاسپورٹ، لبیک میرا طیارہ، ٹانگیں میرا کرایہ

حرمین شریفین کا انوکھا سفر اور عشق و عقیدت کی ایک لازوال داستان

افغانستان کے ایک سینتیس (37) سالہ چھ فٹ لمبے مضبوط، توانا جسم کے مالک پہلوان حاجی شجاع خان ولد ملیا خان کے افغانستان سے بیت اللہ تک پیدل ایمان افروز، دشوار اور عجیب و غریب سفر کی روداد۔

تعارف

حاجی شجاع خان قوم اور پیشہ کے لحاظ سے کوچیاں (بھیڑ بکریاں چرانے والا) سے تعلق رکھتے ہیں، عمر 37 سال ہے، اور زندگی خیموں میں گزرتی ہے، انتہائی غریب ہیں، روئے زمین پر اس کا گھر نہیں، سردیاں قندھار میں اور گرمیاں غزنی میں گزارتا ہے، لمبے، مضبوط اور قابل رشک جسم کا مالک ہے، امیر المؤمنین ملا عمر کی موجودگی میں پہلوانی کے مظاہروں میں کئی کشتیاں لڑ چکا ہے، عصری تعلیم اور دینی علوم سے عاری ایک پکا اور سچا مضبوط ایمان ویقین والا مسلمان ہے۔ 2014ء میں افغانستان سے بیت اللہ تک توکلا علی اللہ حج کی نیت سے بغیر پاسپورٹ، ویزا، سواری اور زادِ راہ کے سفر کیا۔ بقول حاجی شجاع کے احرام میرا پاسپورٹ، لبیک میرا طیارہ، ٹانگیں میرا کرایہ تھا۔

نوٹ: حاجی شجاع کے اس پیدل سفر کی صحیح اور معتبر ذرائع سے تصدیق ہو چکی ہے، بلکہ اب بات تواتر تک پہنچ چکی ہے۔ حاجی شجاع میرے ایک مقتدی جناب قاضی احمد گل صاحب کے ہاں علاج کے سلسلہ میں حیات آباد پشاور تشریف لائے تھے۔ امریکی بمبار جہاز کی بمباری سے ان کی ایک ٹانگ میں کچھ زخم آئے تھے جس کی وجہ سے اب بھی پاؤں میں معمولی اور ہلکی سی لنگڑاہٹ ہے۔ ہماری مسجد تکبیر فیز 4 حیات آباد میں میرے پیچھے کئی دن تک جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھیں، اور بار بار ان کے میزبان کے گھر ان کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ حاجی شجاع کے پیدل سفرِ حج کے بارے میں سن چکا تھا لیکن اللہ نے کیا کہ ملاقاتوں کا خوب موقع ملا۔ اور انہوں نے اپنے پیدل سفرِ حج کی ایمان ویقین سے بھرپور اور روح پرور

---

* استاذ حدیث جامعہ عثمانیہ پشاور

داستان پشتو زبان میں خود سنائی (ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بھی ٹپکتے تھے، جس کو میں نے قلم بند کر دیا۔)

داستان سفر

حاجی شجاع خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتا اس لیے تحریر خود بندے کی ہے لیکن آپ یوں سمجھیں کہ حاجی شجاع خود اپنی آپ بیتی لکھ رہا ہے۔

حج کا خیال

میں پہلے مالدار تھا، پھر غربت نے گھیر لیا، جب کسی نئے حاجی کے ساتھ ملاقات ہوتی تو دلی تمنا ہوتی کہ حج کروں، جب کسی حاجی سے زمزم کا پانی پیتا تو دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا کہ اے اللہ مجھے حج کرادے، راتوں کو خواب میں دیکھتا کہ احرام باندھ کر طواف کر رہا ہوں اور لبیک مکمل پڑھتا، لبیک، اللھم لبیک ،لبیک لاشریك لبیك،ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك...... میں نے خواب میں سیکھی ہے ورنہ مجھے تلبیہ نہیں آتا تھا۔ تین سال اس قسم کے خواب دیکھتا رہا۔ چوتھے سال پھر اس طرح کا خواب دیکھا اور دوران نیند چارپائی سے نیچے گر پڑا، بیوی نے پوچھا کیا بات ہے تو میں نے کہا مت پوچھو، اٹھا نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رو رو کر دعا کی کہ اے اللہ مجھے اپنے گھر بلالے۔ اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ حج کروں گا حالانکہ قرضدار تھا، مال بھی نہیں تھا، قندہار سے چل کر غزنی پہنچا، اوقاف کے نمائندے سے بات کی کہ جس طرح بھی ہو مجھے حج کرادو، میرے پاس صرف 1200 افغانی روپے ہیں۔ اس نمائندہ نے کہا تم پر حج فرض نہیں، واپس چلے جاؤ، اگر واقعی جانا ہے تو چار ہزار ڈالر لاؤ، میرے دل سے اس نمائندہ کے لیے بددعا نکلی اور میں نے کہا کہ اللہ کرے تو کسی کے ہاتھوں مارا جائے، چنانچہ چار ماہ بعد اس کو کسی نے قتل کر دیا۔ میں مایوس ہو کر قندہار اپنے گھر (خیمہ) واپس آیا، رو رہا تھا، بالکل بے اختیار تھا، قندہار تک مجھ سے کسی نے کرایہ نہیں لیا، میرے پاس 1200 افغانی روپے تھے، گھر رات گزار کر صبح بازار گیا، کباڑ میں دو جوڑے چپل، اور دو جوڑے احرام خریدا، اب صرف سو روپے میرے پاس رہ گئے، ظہر کے وقت مسجد آیا، گاؤں والوں سے کہا مجھے معاف کرنا میں حج کے لیے جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا تو حج پر نہیں جا رہا ویسے ہی شیخی بگھار رہے ہو۔ صبح کے وقت گھر والوں سے اجازت لے کر نکلا، ایک گاڑی والے نے ہرات کے اڈے تک پہنچایا، میرے پاس صرف سو روپیہ تھا اور رو رہا تھا، ہرات تک ایک آدمی نے کرایہ دیا اور کھانا بھی کھلایا۔ اور اس نے ایران کے بارڈر اسلام قلعہ تک پہنچایا، وہاں رات گزاری، لوگوں نے کہا نہ جاؤ، مر جاؤ گے، شیعہ تجھے گولی مار دیں گے، صبح ناشتہ کیا، پھر حمام میں غسل کیا، سر گنجا کیا، ناخن کاٹے،

احرام باندھا، حمام والے نے کہا تو پاگل تو نہیں ،احرام کس لیے باندھ لیا۔میں نے کہا میں پاگل نہیں ،حج کے لیے جارہا ہوں ۔ پھر مسجد گیا دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی کہ اے اللہ تو نے مجھے خواب میں تلبیہ سکھایا ہے ،احرام میرا پاسپورٹ، لبیک میرا طیارہ اور پاؤں میرا کرایہ ہے ،اس کے علاوہ میرے پاس کچھ بھی نہیں اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے ضرور حج کراؤ،اور اگر حج نہیں کراتے تو مجھے راستے سے گھر واپس زندہ نہ لوٹانا۔

روانگی

ایران بارڈر پر چھ چوکیاں ہیں ،تین افغانی چوکیاں اور تین ایرانی چوکیاں ۔بغیر پاسپورٹ اورویزا کے یہ چوکیاں کراس کرنا ایک دشوار اور ناممکن مرحلہ تھا۔ایک بڑا ٹریلہ آہستہ آہستہ جارہا تھا ،لبیک کہتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا ،کسی نے پوچھا تک نہیں ۔ ایران کے ایک تھانہ کے قریب پولیس والے نے پوچھا کیوں رو رہے ہو، میں نے کہا کوئی رنج وغم نہیں ، حج کے لیے جارہا ہوں ،اس نے چائے اور بسکٹ کے ساتھ میری تواضع کی اور پاسپورٹ وغیرہ کا نہیں پوچھا اور کہا کہ میرے لیے دعا کرنا ۔حالانکہ پولیس والا شیعہ تھا۔راستے میں ایک موٹر والے نے کہا مجھے کرایہ دو میں نے کہا میرا کرایہ میرے پاؤں ہیں ،چنانچہ اس نے ایک گھنٹہ کی مسافت طے کرائی اور کرایہ بھی نہیں لیا اور ساتھ ساتھ میری باتوں پر ہنستا بھی رہا۔آگے مشہد تک پیدل گیارہ دن تک پہاڑی سفر طے کیا ،پھر پہاڑوں سے ایک سڑک کی طرف آیا ،مشہد سے تہران تک ایک ہزار کلومیٹر ایک ماہ میں طے کیا۔ راستے میں گشت کرنے والی پولیس ملتی لیکن ان کی طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہوئی ۔ گاؤں کی مسجد میں ٹھہرتا تھا لوگ کھانے پینے کا بندوبست کردیتے ۔جب راستہ معلوم نہ ہوتا کہ کس طرف جاؤں ،تو کسی مسجد کے محراب کو دیکھ کر قبلہ کی جانب روانہ ہو جاتا۔یعنی قبلہ رخ سفر جاری رہتا۔ ایک جگہ ایران کی پہاڑیوں میں فوجیوں نے پکڑ لیا کہ ہم تجھے افغانستان بھیجتے ہیں ،تو جاسوس ہے اور مجھے تین دن تک جیل میں رکھا ،تین دن تک میں نے نہ کھانا کھایا اور نہ پانی کا ایک گھونٹ پیا ،حالانکہ وہ مجھے کھانا پانی دیتے تھے ،میں نوافل پڑھ کر دعا مانگتا کہ اے اللہ! ان کی قیدوبند سے چھٹکارا دلادے ۔جب میں نے دعا کی تو اس فوجی پر ایسا اثر ہوا کہ پسینہ سے شرابور ہوگیا ،اور میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ نے مجھ پر کوئی تسخیری عمل کیا ہے ،کہنے لگا کہ کھانا کھاؤ گے تو آزاد کردوں گا ورنہ بند پڑے رہو۔وہاں پولیس تھانہ کے افسر نے کہا اس کو غسل کراؤ، میرا احرام دھلوایا ،مجھے گوشت کھلایا ،اور انہوں نے معافی مانگی ،پھر مجھے رہا کردیا ،آگے چلا تو ایک پہاڑی پر چڑھا ،سخت سردی تھی ،پوری رات وہاں گزاری ،اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ،اللہ تعالیٰ نے سلادیا ،جب جاگا تو دھوپ نکل آئی تھی ۔راستہ دشوار تھا ،ایک پہاڑی نالے سے نیچے اترا ، پاؤں کی انگلی کا ناخن نکل گیا ،پہاڑ کے دامن میں ایک گاؤں تھا

،وہاں کے لڑکوں نے جب مجھے احرام کی حالت میں دیکھا تو سب بھاگ گئے کہ یہ تو کوئی بلا ہے، وہ لڑکے اپنے حیوانات بھی چھوڑ گئے تھے۔ (حاجی شجاع کی شکل وصورت اور خوبصورت قدوقامت پھر احرام کی حالت میں ایسے خطرناک پہاڑ سے نمودار ہونا واقعی اچھنبے کی بات تھی۔) چنانچہ اس گاؤں کے سب لوگ نکل آئے ان کا مولوی ان کے آگے تھا اس نے کہا تو افغانی نہیں تو خضر علیہ السلام ہے، اس خطرناک پہاڑ میں سردی اور درندوں کی وجہ سے کوئی بھی ٹھہر نہیں سکتا۔ ہمارے لیے بھی دعا مانگو، اور ہمیں ولایت سے حصہ عطا کرو۔ مجھے کھانا کھلایا اب تو سب گاؤں والے آگئے۔ میں نے ہر ایک کی کمر پر تھپکی دی اور ساتھ کہتا رہا کہ تم کو حصہ دے دیا، وہاں سے ایک آدمی مجھے موٹر میں بٹھا کر پکی سڑک تک لایا۔ اس سڑک پر سات آٹھ دن تک سفر کیا اور عراق کے بارڈر پر پہنچ گیا۔ وہاں رات گزاری، ایک آدمی نے کہا کہ میں تجھے بارڈر سے گزاردوں گا لیکن وہاں داعش والے موجود ہیں تجھے ماردیں گے۔ اس نے مجھے راستہ دکھلایا، میں نے چلنا شروع کیا، تین چار گھنٹے سفر طے کرنے کے بعد داعش حکومت نے مجھے پکڑ لیا، مجھ سے پہلے دو بندوں کو گرفتار کر چکے تھے۔

مجھے گاڑی کی اگلی سیٹ پر بٹھایا اور بقیہ دو کو پچھلی سیٹ پر۔ کسی کمرہ کی طرف لے گئے، وہ عربی بولتے تھے، مجھے عربی نہیں آتی تھی۔ ان کے ساتھ تین دن گزارے۔ مجھے کہنے لگے تو ملا عمر ہے، کبھی کہتے تو اسامہ ہے، یا تو ان کا نمائندہ ہے، پوچھتے تو پٹھان ہے۔ بالآخر داعش والے فارسی ترجمان لائے۔ اس کو میں نے کہا کہ میں اپنے خواب کے مطابق حج کرنے جارہا ہوں، انہوں نے جب میری باتیں سنی تو سب مجھے چومنے لگے اور گلے لگایا اور خوب آؤ بھگت شروع کردی۔ مجھے کہنے لگے ہمارے ساتھ رہو، تیری شادی کرادیں گے، ہم جنگ لڑیں گے آپ ہمارے لیے صرف دعائیں مانگو۔ میں نے کہا میں حج کرنے جارہا ہوں اور وہاں اہل اسلام کے لیے دعائیں مانگوں گا، پھر انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو کویت بارڈر تک پہنچادیں گے، اس لیے کہ عراق گورنمنٹ آپ کو جانے نہیں دے گی۔ مجھے گاڑی میں بٹھایا اور ایک دن کی مسافت طے کی اور کہا کہ سامنے والے پہاڑ سے کویت کا بارڈر شروع ہوتا ہے وہاں سے میں نے دس دن تک پیدل سفر طے کیا اور کویت بارڈر پہنچا۔ وہاں رات گزاری۔ صبح پھر چل پڑا۔ اس راستہ پر کچھ عورتیں کھیتوں کی طرف جارہی تھیں، میں تلبیہ پڑھ رہا تھا، ایک عورت نے کھانے کو کاجو دیے۔ کویت بارڈر پر سب لوگوں سے ضروری کاغذات کے بارے میں تفتیش ہورہی تھی اور میں لبیک کہتا ہوا بارڈر سے گزر گیا۔ بازار پہنچا ایک عرب سے ملاقات ہوئی، اس نے گوشت اور چاول کھلائے، اس طرح کویت میں دس دن سفر کرتا رہا۔ ایک شہر پہنچا اس میں ایک ہی قسم کی بلڈنگیں تھیں، میرے پاؤں سوجھ گئے

تھے، چپل پھٹ گئے تھے، ایک بلڈنگ بن رہی تھی وہاں ایک افغانی کام کررہا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو پٹھان ہے، اس نے کہا ہاں، چنانچہ ہم دونوں روپڑے، پھر مجھ سے پوچھا کیا ماجرا ہے، میں نے کہا حج کرنے جارہا ہوں، اس افغانی نے اپنے بقیہ ساتھیوں کو بلایا۔ ایک دوسرے کی ملاقات کے ساتھ سب کو بڑی خوشی ہوئی، انہوں نے اس بلڈنگ کے مالک اور عرب شیخ کو اطلاع کردی۔ وہ اپنی گاڑی لے کر آگیا، ساتھ انجینئر بھی تھا۔ وہ عرب شیخ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ گھر کی عورتوں نے میری بڑی خدمت کی، وہاں میں نے غسل کیا، ان کی مستورات نے میرے پاؤں سے کانٹے نکالے۔ پھر شیخ نے ترجمان کے ذریعہ پوچھا میں نے کہا میں حج کے لیے جارہا ہوں، اس نے مجھے کہا ہمارے ہاں ٹھہر جاؤ۔ افغانستان میں میں آپ کے لیے گھر بنادوں گا، تیرا قرضہ اتار دوں گا، اپنی جائیداد میں تجھے حصہ دے دوں گا۔ میں نے کہا مجھے اگر کوئی پوری سلطنت بھی دے دیں میں لینے کو تیار نہیں۔ میری آرزو صرف حج ہے، مجھے صرف سمندر سے جدہ تک پار کرادو۔ عرب شیخ نے کہا کہ میرا اگر پورا سرمایہ بھی خرچ ہوجائے میں تمہیں ضرور کعبہ تک پہنچاؤں گا۔ میں نے اس کے ساتھ آٹھ راتیں گزاریں، نویں رات کو ایک آدمی کو رقم دے کر میرے ساتھ کیا اور اس کی ڈیوٹی لگادی کہ اس کو خانہ کعبہ تک پہنچانا ہے۔ اس ذمہ دار آدمی کے ساتھ میں نے چار راتیں گزاریں، میری تصاویر بنائیں، اور سعودی عرب جانے کے لیے مجید رحمٰن نام سے ایک کارڈ بنایا۔ میرے لیے مجید رحمٰن نام سیکھنا اور یاد رکھنا بھی مشکل تھا۔ بہر حال میں نے سمندر میں چھوٹی کشتی میں تقریباً تین گھنٹے سفر کیا، آگے ایک موٹر میں سوار ہوئے، پھر ایک موٹر بدلی۔ میرا ساتھی مجھے کہتا کہ مجید رحمٰن یاد رکھنا۔ میں نے کہا میرے لیے مجید رحمٰن نام سیکھنا بھی مشکل ہے۔ ہاں لبیک میری موٹر ہے، جب چیک پوسٹ آتی تو میں تلبیہ پڑھنا شروع کردیتا، جس کی وجہ سے ہماری گاڑی کو کوئی بھی نہیں روکتا تھا۔ ہم نے پوری رات گاڑی میں سفر کیا، اچانک صبح دس بجے مسجد الحرام کے سامنے ہماری گاڑی رکی، میں فوراً کعبہ شریف کی طرف بھاگا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دے رہا تھا کہ ٹھہر جاؤ، رقم لو، میرے پاؤں اور گھٹنے میں درد تھا، لیکن اس دن میرا درد کافور ہوگیا۔ میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا اور سیدھا کعبہ تک دارفتگی، اور جنون کی حالت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بیت اللہ کو اپنی دونوں بانہوں میں لے کر ایسا بغل گیر ہوا گویا بیت اللہ کی کمر کی کولی بھرلی۔ (سامنے گلاس پڑا ہوا تھا کہنے لگا جیسے اس گلاس کو ہاتھوں میں لے لوں) پھر طواف کیا اس کے بعد سعی کی عمرہ سے فارغ ہوا تو سامان کی تلاش میں بیت اللہ کے داخلے والے دروازہ کی طرف آیا تو پتہ چلا کہ سامان والا بکس غائب ہے اب میں صرف ایک احرام میں تھا باقی میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ پیسہ نہ سامان۔ پورے آٹھ دن تک صرف زمزم پیتا رہا۔ اس کے علاوہ کچھ کھایا پیا نہیں اور اپنے پاؤں کے زخموں

پر زمزم ڈالتا رہتا تھا۔ آٹھ دن کے بعد کوئٹہ کا ایک آدمی ملا۔ کہنے لگا تیرے پاؤں سوجھ گئے ہیں اور کئی دنوں سے احرام میں پھر رہے ہو، میں نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، وہ مجھے اپنے ساتھ لے گیا، کپڑے دیے، موبائل دیا، چپل دیے اور دو سوریال۔ اب میں نے سکھ کا سانس لیا اور اپنی اہلیہ کو فون کیا کہ میں کعبہ میں موجود ہوں، گھر سے نکلے ہوئے چار ماہ بیت گئے تھے، اس کے بعد بیت اللہ میں پانچ مہینے گزارے۔ اس دوران میں نے سینتالیس (47) عمرے کیے، روزانہ پندرہ طواف کرتا تھا، پھر آہستہ آہستہ طواف کم کردیے کیونکہ حجاج کی تعداد بڑھ رہی تھی، یہ تمام عمرے اور طواف میں نے حضور ﷺ اور پوری امت کے ایصال ثواب کے لیے کیے ہیں۔ ۱۰ رمضان کے بعد افغانستان اور پاکستان کے لوگ آنا شروع ہوگئے، انہوں نے میری مدد کی اس کے بعد آج تک میں نے غربت نہیں دیکھی بڑے بڑے علماء میری عزت کرتے ہیں۔

بیت اللہ میں دسواں دن تھا ایک عرب شیخ سے ملاقات ہوگئی وہ مجھے اپنے گھر لے گیا، ایک کمرہ دے دیا، تین وقت کا کھانا دیتا تھا، گھر کی مستورات میری خدمت کرتی تھیں۔ ان مستورات نے مجھے چند سورتیں بھی یاد کرائیں لیکن نفس اور شیطان کے اغواسے ڈرا اور غیرت نے گوارا نہ کیا لہٰذا ان کے گھر کو ترک کردیا۔

واقعہ

رمضان میں میزاب رحمت کے نیچے حطیم میں کھڑا تھا، بیوی کا فون آیا کہ چھوٹی بیٹی سخت بیمار ہے، مر رہی ہے اور آٹھ دن سے کچھ کھایا پیا بھی نہیں، میں نے کہا کسی سے قرضہ لو، علاج کراؤ، لیکن لوگوں نے کہا کہ آپ کا خاوند ہمیں قرضہ واپس نہیں کرے گا، کسی نے قرضہ نہیں دیا۔ حطیم کے اندر میں نے دعا کی اللہ میرا طبیب تو ہے، میرے پاس بچی کے علاج کا خرچہ نہیں، میں نے افطار کیا، نماز پڑھی تو حاجی غفار، حاجی محمد انور اور حاجی اللہ نظر (یہ تینوں ان کے جاننے والے تھے) میرے پاس آئے، حالانکہ ان کو میری مشکلات کا پتہ نہیں تھا، مجھ سے کہنے لگے، آپ کو گھر میں جتنی رقم کی ضرورت ہے ہم بھیج دیں گے، چنانچہ چار سو پچاس ڈالر حوالہ کے ذریعہ ہمارے گھر افغانستان بھیج دیے، صبح کے وقت گھر سے فون آیا کہ بچی صحت یاب ہوچکی ہے اور ایک کلو دہی بھی کھا چکی ہے، میری بیٹی کو اس وقت شفا ملی پھر آج تک ڈاکٹر کی ضرورت نہیں پڑی۔

مدینہ منورہ کی حاضری

حج کے چوتھے دن رات بارہ بجے مدینہ منورہ کے لیے بس تیار کھڑی تھی، میرے پاس پیسے نہیں تھے، تھوڑا بہت سامان جو کچھ تھا، اس عرب شیخ کے گھر چھوڑ دیا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پنجابی حاجی ہے اس نے مجھے سوریال دیے، میں بس میں سوار ہوکر مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ ظہر کے قریب روضہ اقدس پر صلوۃ

وسلام پیش کرتے وقت بے خود ہو کر گر پڑا، کسی شخص نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگا کہ میں دو ماہ سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں یہ کوئی افغانی تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا تھا میرا حلیہ دیکھ کر مجھے پہچان لیا۔ پہلے اس کے ساتھ میری کوئی جان پہچان نہیں تھی ۔ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔ اپنی گاڑی میں مجھے مدینہ منورہ کے تمام متبرک آثار کی زیارت کرائی ، روزانہ عشاء کے وقت مجھے اپنے ساتھ لے جاتے ، چودہ دن میں نے اس کے ساتھ گزارے۔

مدینہ منورہ میں خواب

(مجھے حاجی شجاع نے ایک خواب سنایا اور کہنے لگا کہ یہ خواب آج تک میں نے کسی کو نہیں سنایا، نعمانی)

میں جتنا عرصہ مدینہ منورہ میں رہا ساری رات ریاض الجنۃ میں نوافل میں گزار دیتا۔ پولیس کی طرف سے مجھ پر کوئی روک ٹوک نہیں تھی بلکہ شرطہ کہتا ہمارے لیے دعا مانگو۔ میں دعا کرتا کہ یارسول اللہ اب یہاں پہنچ چکا ہوں آپ کی مرضی مجھے واپس گھر بھیجتے ہو یا یہاں ٹھہراتے ہو اس دوران خواب دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور شخص کے ساتھ تشریف لائے اور مجھے کہا سامنے والا دامن اٹھاؤ اور میری بائیں پستان کے نیچے ہاتھ رکھا اور فرمایا: یااللہ یااللہ کہو میں نے ورد شروع کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ، آپ کا گھر خالی ہے (آپ کے بچے بالکل چھوٹے ہیں، نعمانی) اور مجھے کہا کہ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے دم کی ، تین بیماریاں بتلائیں جن میں سے دو مجھے یاد ہیں یرقان اور خسرہ ۔ تیسری بیماری کا نام بھول گیا ہوں۔ چنانچہ افغانستان میں ایک جگہ خسرہ کی بیماری پھیل گئی ، میں نے چند گھرانوں کو دم کیا وہ لوگ خسرہ سے محفوظ رہے۔ یرقان کے ایک مریض کو دم کیا ہے وہ بھی ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے یہ دم کسی پر نہیں آزمایا (آپ فاتحہ ، سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھ کر دم کرتے ہیں ، میں نے کہا آپ یرقان کے مریضوں کو دم کیا کریں ، لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ ذاکر حسن)

ہمارے پوچھنے پر حاجی شجاع نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا:

"آپ نے لنگی باندھی تھی ، سر مبارک کی مانگ نکلی ہوئی تھی ، دونوں بھوئیں بیچ میں ملی ہوئی تھیں ، ڈاڑھی بہت زیادہ لمبی نہیں تھی ، ڈاڑھی کالی تھی ، کچھ بال سفید تھے ، قد درمیانہ تھا ، ہاتھ ذرا لمبے تھے ، میں نے دل میں کہا کہ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدرے لمبے ہوتے (حاجی شجاع خود لمبا ، قد آور ، مضبوط نوجوان ہے ، ذاکر حسن)

جب خواب سے بیدار ہوا تو احرام باندھا اور کعبہ کی طرف روانہ ہوا۔ کوئی ضروری کاغذ اور ورقہ میرے ساتھ نہیں تھا کسی نے مجھے روکا نہیں ، عمرہ کیا ، عشاء کی نماز پڑھی اور اس عرب شیخ کے گھر پہنچ گیا۔ کعبہ شریف کے جوار میں پھر پندرہ دن قیام رہا۔

وطن واپسی

جدہ سے ایک افغانی جس کی جدہ میں دکان تھی کا فون آیا کہ گھر جاؤ گے یا نہیں۔ حالانکہ میں اس کو نہیں جانتا تھا۔ پتہ نہیں میرا فون نمبر اس کو کس نے دیا تھا، میں نے کہا میرے ساتھ کاغذات نہیں ہیں وہ آیا اور مجھے جدہ لے گیا۔ وہاں سے افغانستان کے سفارت خانے مجھے لے گیا۔ ان حضرات کو میرے بارے میں افغانستان کی اخباری اطلاعات سے پتہ چل گیا تھا۔ جتنی دیر میں آدمی ایک کپ چائے پیتا ہے اتنی دیر میں میرے ضروری کاغذات بنا کر مجھے دے دیے۔ پھر عرب جوازات کی طرف مجھے بھیج دیا۔ ایک عرب میرے انتظار میں تھا، مجھے اپنی کرسی پر بٹھایا، میری تصاویر لیں، بطاقہ لیا۔ سب لوگ انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے اور میرا کام آرام اور عزت سے کر دیا۔ تھوڑی دیر میں میرے کاغذات بن گئے۔ پھر مجھے اس نے سوریال کھانے کے لیے اکراماً دیے۔ اسناد درست کرنے کے بعد دوبارہ کعبہ آیا۔ پھر کعبہ میں طواف کرتا تھا۔ جمعرات کے دن میزاب رحمت کے نیچے بیٹھتا تھا۔ بوقت اشراق ایک آدمی کا فون آیا، افغانی تھا، حاجی نعیم قوم نیازی تھا۔ جدہ سے فون کیا، کہاں ہو میں نے کہا میزاب رحمت کے نیچے بیٹھا ہوں۔ مجھے کہا گھر کیوں نہیں جاتے، میں نے کہا جہاز میں جگہ نہیں، تین ہفتے تک، اس نے کہا، افغان اوقاف والوں نے فون کیا ہے اور مجھے کہا کہ جدہ ائیرپورٹ جاؤ، وہ ترازو کے ساتھ عینک لگی ہوئی آدمی ہے وہ سیٹ کا بندوبست کر دے گا۔ وہ عرب جس کے پاس رہائش پذیر تھا اس نے اپنی گاڑی میں جدہ میں اس افغان کے حوالہ کر دیا۔ افغانی نے کہا جہاز میں جگہ نہیں تین ہفتہ تک۔ میں نے کہا آپ مجھے وزن والے ترازو تک لے چلو، وہاں پہنچا، ایک ازبک نے پوچھا اور کہا آپ وہ آدمی ہیں، جہاز پر سامان بھیجنے والا بند پٹہ روانہ کیا، اور سب سے مجھے آگے کر دیا۔ میرا سامان بھیج دیا۔ اور ٹکٹ او کے کر دیا، پھر کہا کہ کیا کم ہے، میں نے کہا زمزم کا پانی اور اس نے پانی بھی دے دیا، ائیرپورٹ کی مسجد میں نوافل پڑھے، ایک صاحب نے چائے پلائی اور بس میں بٹھا کر جہاز تک لایا۔ جہاز کی بزنس کلاس میں پہلی سیٹ مجھے دے دی گئی۔ طیارہ روانہ ہوا، جب کھانا لگایا گیا تو مجھے وہ کھانا دیا گیا جو جہاز کے پائلٹ کو دیا جاتا ہے۔ صبح سات بجے کابل پہنچا۔ جب جہاز اترا، تو دیکھا کہ حکومتی نمائندے استقبال کے لیے کھڑے ہیں، آوازیں شروع ہوئیں کہ حاجی شجاع کون ہے، میں نے کہا میں ہوں۔ میرا سامان انہوں نے اٹھا کر مجھے سرکاری گاڑی میں بٹھایا اور مبارک باد دی۔ پھر کہا کہ اب چلو ٹیلی وژن کے ذریعہ آپ کے یادگار حج کا پروگرام چلائیں۔ میں نے کہا میں نے حج شہرت کی خاطر نہیں کیا۔ بلکہ رضاء الٰہی کے لیے کیا ہے۔ پہلے تو آپ نے مجھے حج پر بھیجنے کے لیے انکار کیا تھا۔ اور اب میری تشہیر کرتے ہو، پھر مجھے دعا کے لیے کہا، میں نے دعا کر دی۔ پھر اپنے ایک دوست حاجی عبدالمجید کی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر گیا، دوسرے دوست (بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

مولانا حامد الحق حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

دارالعلوم کے شب و روز

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ وغیرہ کی دارالعلوم آمد: شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ تقریب مشاہیر کے سلسلے میں ۳۰/ اگست کو حضرت مہتمم صاحب کی دعوت پر جامعہ حقانیہ تشریف لائے تقریباً دو دن دارالعلوم حقانیہ میں قیام فرمایا، پہلے دن عصر کے وقت حضرت مہتمم صاحب اور دیگر علماء کی معیت میں حضرت امداد اللہ مہاجر مکی پیر کے دادا پیر حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ (عرف سنگر بابا) کے مزار پر تشریف لے گئے۔ دوسرے دن مہتمم صاحب کی نئی تصنیف ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ مؤتمر المصنفین کی نئی کتاب ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سینکڑوں علماء کرام و ہزاروں طلبہ کرام اور ارباب ذوق نے شرکت کی۔ جس کی تفصیل آپ شروع کے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

قبائلی وفد کی حضرت مہتمم سے ملاقات: شمالی وزیرستان کے اتمان زئی قبیلہ کے مشران سرکردہ عمائدین کا گرینڈ جرگہ چیف آف وزیرستان ملک شاہ نواز خان کی قیادت میں اور ضلعی امیر مولانا عبدالحئی حقانی کی سرپرستی میں جامعہ حقانیہ تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کی اور آئی ڈی پیز کے حوالے سے اپنے مسائل سے آگاہ کیا۔ حضرت مہتمم صاحب نے ان کے مسائل کے حل کی یقین دہانی کرائی اور کچھ دنوں بعد قبائلی وفد کی مولانا سید یوسف شاہ کی قیادت میں گورنر کے پی کے سے ملاقات کروائی۔ گورنر نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

۷/ ستمبر یوم ختم نبوت کانفرنس میں مہتمم صاحب خطاب: دارالعلوم کی مجلس تعلیمی کا اجلاس منعقد ہوا، اجلاس میں تمام اساتذہ اور عملے نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ۷/ ستمبر بانی دارالعلوم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے یوم وفات بھی ہے اور یوم ختم نبوت بھی، لہٰذا اس حوالے سے دارالعلوم میں یوم ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اسی فیصلے کے پیش نظر ۷/ ستمبر کو بعد از نماز مغرب دارالعلوم کی مسجد میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس سے حضرت مہتمم صاحب نے تحریک ختم نبوت کے پس منظر، پارلیمنٹ کا فیصلہ، اکابرین کی خدمات اور بعد میں قادیانیت آرڈیننس وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اس تمام تحریک میں حضرت مولانا عبدالحقؒ کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ کانفرنس کی اختتامی دعا حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے فرمائی۔

فضلائے چارسدہ کا اجلاس: دارالعلوم حقانیہ کی زیر تعمیر جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے حوالے سے

فضلائے دارالعلوم حقانیہ چارسدہ کا اجلاس منعقد ۱۰ ستمبر کو تحصیل جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں شرکت کے لئے دارالعلوم کے شیوخ اور مدرسین میں سے حضرت مولانا مہتمم صاحب ،حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب (دیربابا)، شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب، مولانا سید یوسف شاہ، مولانا سعید الرحمٰن،مولانا عرفان الحق ،مولانا اسرار ابن مدنی،مولانا محمود الحسن ،مولانا سید احمد شاہ تشریف لے گئے۔ اجلاس سے قبل جامعہ حسن بن علیؓ کے مہتمم مفتی حمید اللہ صاحب نے مہمانوں کو پرتکلف ظہرانہ دیا اور شیوخ سے اپنی جامعہ کے مجوزہ بلڈنگ کی افتتاحی دعا کرائی۔تقریب میں دارالعلوم کے قدیم وجدید فضلاء سمیت عالم مجلس ختم نبوت کے رفقاء نے خوب محنت کی۔تقریب میں قدیم فضلاء میں سے مولانا غلام صادق ،مولانا گوہر شاہ، مولانا پیر حزب اللہ جان، مولانا میاں آیاز، مولانا ہاشم خان حقانی، مولانا شوکت علی حقانی، مولانا زبیر جان حقانی، قاضی محمد طیب حقانی وغیرہ نے شرکت کی اور تمام تحصیلوں کی سطح پر کمیٹیاں بنا کر چندہ مہم تیز کرنے کا تہیہ کیا۔تقریب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی دفتر چارسدہ میں مولانا حزب اللہ جان، مولانا نجیب الاسلام، مولانا عبدالوہاب وغیرہ کی طرف سے تمام شیوخ کو عصرانہ دیا گیا۔

☆ ۱۲ ارستمبر: جماعت اسلامی کے سابق امیر جناب سید منور حسن صاحب دارالعلوم تشریف لائے ،مولانا مدظلہ سے مفصل تبادلہ خیال کیا اور دارالعلوم کا تفصیلی دورہ کیا۔ جناب منور حسن صاحب نے مولانا مدظلہ سے فرمایا کہ دینی مدارس، تمام مکاتب فکر اور دینی قوتوں کو دفاع مدارس کیلئے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے اور دفاع پاکستان کونسل کی طرح وسیع بنیاد پر دفاع مدارس دینیہ کونسل تشکیل دی جائے۔

☆ ۱۴ ارستمبر: عالمی ادارہ صحت ، یونیسف کے عالمی نمائندے ،صوبائی وزیر صحت جناب شہرام ترکئی کی معیت میں ایک بھاری وفد نے دارالعلوم کا دورہ کیا ،حضرت مہتمم صاحب نے تفصیلی ملاقات کی۔ وفد مولانا مدظلہ کے درس ترمذی میں بھی شرکت کی، وفد کے سرکردہ ارکان اور صوبائی وزیر صحت ترکئی نے طلبہ سے بھی خطاب کیا۔

☆ ۱۵ ارستمبر: جرمن سفارتکار برائے کلچر...... نے دارالعلوم آکر حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کی، مولانا حافظ راشد الحق نے انہیں دارالعلوم کا معائنہ کرایا۔ اسی دن شام کو برطانیہ سے آئے ہوئے بی بی سی کے نمائندہ خصوصی مسٹر اووِن بینیٹ جونز، مسٹر رچرڈ اور مس بشریٰ کی معیت میں مولانا سمیع الحق سے دارالعلوم دیوبند اور دیوبندیت کے موضوع پر طویل انٹرویو کیا۔ وفد نے ایک ہفتہ قبل بھارت میں دارالعلوم دیوبند کا بھی دورہ کیا تھا۔

مولانا عبید اللہ شاہ ہزاروی کی وفات : دارالعلوم کے قدیم مخلص وفا شعار فاضل مولانا سید عبید اللہ شاہ حقانی ،خطیب مسجد دارالعلوم اسلام آباد کا وصال ہوگیا، مرحوم نے عمر بھر دین کی اشاعت تدریس اور دعوت وجہاد میں صرف کی، اسلام آباد دینی ادارہ قائم کیا ،تدفین ان کے علاقہ بٹگرام ہزارہ میں ہوئی، مولانا محمد یوسف شاہ اور مولانا عرفان الحق نے حضرت مولانا سمیع الحق کی نمائندگی کی۔ ☆ ۱۲ ارگست ۲۰۱۵ء کو شیخ الحدیث قدس سرہ کے ماموں زاد بھائی جناب نصر اللہ خان صاحب انتقال فرما گئے۔تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

ادارہ

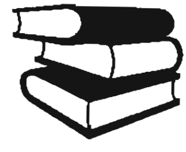

تعارف وتبصرہ کتب

● د مولانا شیر حسن تذکرہ...... مؤلف مولانا امان اللہ ثابت حقانی

ضخامت ۱۸۰...... ناشر مکتبہ رشیدیہ صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور

امت مسلمہ کا بیش بہا قیمتی سرمایہ یقیناً وہ سراپا علم وعمل شخصیات ہیں جو علماً وعملاً کتاب وسنت کی علمی مرادات کی صحیح ترجمان بنتی رہی ہیں۔ یہی وہ شخصیات ہیں جو قافلہ علم وتحقیق، دین وملت کے پاسدار اور مت کے عقائد کے مظہر عوام اور خواص کے قلوب کے مزکی ہر وقت میں ثابت ہورہے ہیں۔

ان تابندہ وتابان ستاروں میں مولانا شیر حسن دولت زئی بھی ہے جو جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری کے تلمیذ رشید تھے گمنامی کے عالم میں اپنی زندگی کے لمحات گزار دی ان کے علمی تحقیقی زندگی پردہ اخفاء میں رہی اور لوگوں کے آنکھوں سے اوجھل رہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''دمولانا شیر حسن تذکرہ'' انہی کے خانوادے کے فرد فرید اور روشن چراغ مولانا امان اللہ ثابت حقانی کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے بڑی محنت، شوق ولطف اور لگن کے ساتھ مولانا شیر حسن صاحب قدس سرہٗ کے مساعی جمیلہ سے پردہ خفاء ہٹا دیا اور ان کی سوانح اور بعض علمی افادات کو ایک اچھے اسلوب کے ساتھ اپنی مادری زبان سے پشتو میں پیش کرکے منصہ شہود پر لائے، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل عالم دین کی یہ کاوش قابل صدر شک کارنامہ ہے۔ انہوں نے اسکو دو حصوں میں ترتیب دی ہے ایک حصہ میں مولانا شیر حسنؒ کے سوانحی تذکرہ، علمی کارنامے، اساتذہ کے تذکرے اور دوسری حصہ میں ان کے علمی افادات کو شگفتہ اسلوب میں پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کی اس سعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔

● رشتہ داری کا خیال رکھئے......مؤلف مولانا بشارت الٰہی

معاونت مولانا خلیل الرحمٰن۔ ضخامت ۲۷ اصفحات...... ناشر: مکتبہ بیت العلم فدا منزل نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

اسلام دین فطرت ہے فطرت کا کوئی بھی ایسا جائز تقاضا نہیں جس کی تکمیل دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے نہ ہوسکتی ہو۔ انفرادی و اجتماعی زندگی میں شریعت اسلامیہ کے سارے احکامات پر عمل کرنے سے ہمارے گھر، محلے، شہر اور گاؤں جنت کا نمونہ پیش کرسکتے ہیں۔

اسلام نے رشتہ داری کے حقوق کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور آپ کے مثالی عمل سے ان کے حقوق کی نوعیت اور ان کی اسلوب ادائیگی واضح ہو جاتی ہے زیر تبصرہ کتاب ''رشتہ داری کا خیال رکھے''۔ رشتہ داری اور رشتہ داری کے حقوق کی ادائیگی کی اس اہمیت کی بنا پر بیت العلم ٹرسٹ کے شعبہ تصنیف کے رکن مولانا بشارت الٰہی نے مولانا حکیم سید عبدالحیٔ (سابق ناظم ندوۃ العلماء) کے رسالہ ''اصلاح'' میں مزید اضافے کر کے اسکو پایہ تکمیل تک پہنچایا اس دور میں کہ ہر کسی کو اپنی حقوق کے حصول کی فکر لاحق ہے مگر دوسروں کے حقوق کی کوئی فکر نہیں، ان حالات کے پیش نظر اس کتاب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دینا چاہیے مصنف نے بڑی عرق ریزی سے اس موضوع کا احاطہ کیا ہوا ہے جس میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں صلہ رحمی اور رشتہ داری کے فوائد اور فضائل اس انداز میں بیان کیے گئے ہیں کہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان اس کا مطالعہ کرنے کے بعد رشتہ داروں کے حقوق میں کوتاہی کرے امید ہے اس کاوش کو محبت کی نظروں دیکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف اور احباب بیت العلم ٹرسٹ کی اس کتاب کو اپنے دربار عالی میں شرف قبولیت عطاء فرمائیں۔

- **آب زمزم کے فضائل اور برکات...... مؤلف مولانا روح اللہ نقشبندی**

ضخامت ۲۰۰ صفحات...... ناشر بیت العلم ٹرسٹ ST-9E بلاک ۸ گلشن اقبال کراچی

اسلام کا ہر مسئلہ اپنی حقانیت کی دلیل خود ہے غیر مسلم اقوام کے لئے اپنی جگہ پر ہر مسئلہ ایک عیاں چیلنج ہے۔ زمزم کے ظہور کا اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے ۲۵۷۲ سال قبل ہوا چنانچہ زمزم اس وقت سے لیکر تا ایں دم بہہ رہا ہے اور تا قیامت بہتا ہی رہے گا۔ اعتقاد و تجربات کی بنا پر مسلمانوں کا ایمان ہے کہ آب زمزم میں ہر مرض کی شفاء موجود ہے آب زمزم بنیادی طور پر پینے کا پانی ہے اس سے زیادہ مصفّٰی، مقطر، شفاف پاکیزہ اور صحت بخش پینے کا پانی کرہ ارض پر موجود نہیں ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''آب زمزم کے فضائل و برکات'' جس میں زمزم شریف کے فضائل فوائد، برکات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور اسمائے زمزم کا خوب تحقیقی انداز میں تذکرہ کیا ہے اور اس کی مدح پر بہترین اشعار ترجمہ کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ بارہ ابواب پر مشتمل یہ کتاب مسلمانوں خصوصاً زائرین حرمین کیلئے بیش بہا نعمت اور قیمتی مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے اور مؤلف کے لئے دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا ذریعہ بنائے آمین۔

موتمر المصنفین کی نئی علمی ، ادبی اور اصلاحی پیشکش

خوشخبری

دارالعلوم کے گزشتہ ۶۷ سالہ دور میں جن مشاہیر علم وادب اور ارباب فکر ونظر علماء ومحدثین، صوفیائے کرام، مشائخ عظام واکابرین امت، نامور اہل قلم، دانشور ومصنفین، مذہبی وسیاسی زعماء نے دارالعلوم حقانیہ کے منبر ومحراب سے جو خطبات فرمائے ہیں، ان کا مجموعہ

منبر حقانیہ سے

خطبات مشاہیر

کے نام سے ہزاروں صفحات پر مشتمل دس ضخیم جلدوں میں

یہ ذخیرہ دارالعلوم کے سڑسٹھ (۶۷) سالہ دور پر محیط ہے علم وعمل، معارف وحکم، دعوت وجہاد، حکمرانی وسیاست اور تصوف وارشاد کا یہ بحر ذخار تشنہ گان علم وحکمت کیلئے ایک عظیم نعمت ثابت ہوگا۔

جمع ترتیب وتدوین

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

ملنے کا پتہ

موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ 0333 9102368

Regd No.P-90 Monthly "AL-HAQ" Akora Khattak

(پرشکوہ مجوزہ ماڈل) عظیم الشان تعمیری منصوبہ

جامع مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

زیر تعمیر جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (برلب جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک)

مسلم کمرشل بینک جہانگیرہ۔ آن لائن اکاؤنٹ نمبر
01124020100011026

1 لاکھ فٹ کورڈ ایریا۔ 3 منزلہ مسجد۔ کشادہ ہال۔ گیلریاں

وسیع صحن، تین اطراف سے برآمدے۔ بیسمنٹ میں دارالحفظ والتجوید کا قیام

الگ سیکشن برائے نماز خواتین

تخمینہ لاگت 20 تا 25 کروڑ

آئیں ہم سب مل کر صدقہ جاریہ کے اس عظیم الشان عمل میں شامل ہو کر

آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کر کے جنت میں اپنا گھر ابھی سے بنوائیں۔